اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

از

افاضات قطب دائرہ ولایت حضرت مولانا میر محمد حیات صاحب

قدس سرہ

کتاب المسمی بہ

مصباح الحیات

بحسن اہتمام

اردو پبلشنگ ہاؤز نیو مارکٹ

بنگلور سٹی

برقی اردو پریس بنگلور



کروں ابتدا میں بحمدِ خدا — عدم سے ہمیں اس نے پیدا کیا

ہیں برحق محمدؐ خدا کے رسول — کرے حکم ان کا دل و جاں قبول

کہا ہم کو دے کر خدا زندگی — پہچانو مجھے اور کرو بندگی

خدا جب کہے تم پہچانو کہا — تو سکھنا عقائد کا واجب ہوا

عقائد نہیں جس کے تئیں یاد ہے — جہنم میں گھر اس کا آباد ہے

خصوصًا یہ ہے بات ماں باپ پر — کہ جب ہوش میں آوے اپنا پسر

ہے لازم سکھانا عقائد اسے — بھی راہِ ہدایت دکھانا اسے

تو کلمہ سے پہلے زباں کھولدے — یہ دو بات ہیں اس کے تئیں بولدے

دو عالم کا پیدا کرنہار ہے — نہ اس کو شریک و مددگار ہے

ازل میں اتھا اور نہ تھے کوئی ساتھ — ہے فانی جہاں اسکی باقی ہے ذات

کتاباں سے ہیں چار مشہور تر — زبور حق نے بھیجا ہے داؤدؑ پر
دیا حق نے توریت موسیٰؑ کے تئیں — بھی انجیل بھیجا ہے عیسیٰؑ کے تئیں
محمدؐ پہ قرآں کو نازل کیا — بھی قرآں کو سب میں فضیلت دیا
بشر سے رسولاں بشر کے اوپر — روانہ کیا ہے خدا امت بسر
او معصوم اور مقبول هیں — کبھو او نبوّت سے معزول نیں
یقیں معجزے حق نے انکو دیا — ہے برحق کرامات ہر اولیا
اسی کے ارادے سے سب کام ہے — سبھی نیک و بد کفر اسلام ہے
بدی پر نہ ہرگز ہے اس کی رضا — اگرچہ یہ ہے سب بحکم قضا
نہ مجبور بندہ نہ مختار ہے — میانہ پنا یہاں سزاوار ہے
مدبّر دو عالم کا ہے وہ صمد — شریعت سے معلوم ہو نیک و بد
ہے برحق قیامت کا آنا یقیں — علامات بھی اس کے اے پاک دیں
یقیں گور میں ہے سوال و جواب — ہے نیکوں کو راحت بدوں کو عذاب
مرے بعد ہر اک اُٹھے آن ہیں — کہا ہے خدا دیکھ قرآن میں
ہے برحق ترازو سُنو نیک نام — جو نیکی بدی اس میں تولے تمام
سنو جس کی نیکی گراں بار ہے — نہیں اس کے تئیں رنج و آزار ہے
بھی دیویں گے نامہ عمل سب کے تئیں — سیدھے ہاتھ میں نیک کو بد کو نیں
رکھیگا خدا پُل کو دوزخ اوپر — ہے برحق سبھوں کو ہو اس پر گذر



نمازوں کو ہرگز نکو چھوڑ دے ‏— نکو حکم سے حق کے مُنہ موڑ لے

نمازوں کے تئیں وقت پر کر ادا ‏— بھی روزے کو ہرگز کبھو تو نہ کھا

کبھو عالموں کی اہانت نہ کر ‏— بھی قرآن کو سیکھ کر نکو جا بِسر

یتیموں کا ناحق نکو مال کھا ‏— کبھی اپنے ماں باپ کو مت ستا

حرم بیچ مکّے کے اے نیک نام ‏— بدی کا تُو ہرگز نہ کر کوئی کام

غریبوں کو ہرگز ارے مت ستا ‏— بھی ہرگز نکو گوشت کھا خوک کا

بھی ناحق کسی کا نکو خُون کر ‏— زِنا اور لواطت سے ہو دُور تر

نکو کر کمی ناپ اور تول میں ‏— نکو کر دغا تُو کبھی مول میں

بھی چوری نہ کر اور نکو بیاج کھا ‏— بھی جاندار کو آگ میں مت جلا

بھی ہرگز نکو کر تُو وضع حمل ‏— کسی پر تُو جادو کا مت کر عمل

نکو کیف کھا اور چغلی نہ کر ‏— بھی ہرگز نکو کھا قسم جھوٹ پر

گواہی کو ہرگز چھپا لے نکو ‏— بھی جھوٹی گواہی کبھو دے نکو

تُو مومن سے ناحق نکو جنگ کر ‏— بھی رشوت کو ہرگز نکو کھا پسر

تُو گالی زنِ پارسا کو نہ دے ‏— نہ دو چند کافر سے مُنہ پھیر لے

جُدائی نکو مرد عورت میں لا ‏— بھی ان دو میں ہرگز بُرائی نہ بھا

نہ کرنا ستم مرد عورت اُوپر ‏— بھی عورت کو لازم ہے سُن سر بسر

رہے رات دن اُس کے فرمان میں ‏— رکھے حکم اس کا دل و جان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سراج العقائد

سنو فرض دوسرا نمازاں کے تئیں
بھی رمضان کے تئیں ہیں روزے رکھیں
ادا کر زکوٰتاں اگر مال ہے
بھی حج جا جو بالغ اقبال ہے

در بیان چہار مذہب سنت و جماعت

ہیں برحق سنو مذہباں چار ہیں
جو سنت جماعت کے اسکے ہیں
ہے بیشک امام حنیفہ ولی
دگر شافعی مالکی حنبلی

در بیان اقسام وضو

در بیان عقیدہ

کہو دل سے ایمان لایا ہوں میں	خدا ایک ہے نہیں شریک اسکے تئیں
صفاتاں پر اور اس کے سب نام پر	بھی ایمان لایا ہوں احکام پر
فرشتوں پر ایمان لایا ہوں میں	فرشتے گناہوں سے معصوم ہیں
کتابوں پہ ایمان لایا ہوں میں	قدیم ہے صفت اس کی پایا ہوں میں
رسولوں پہ ایمان لایا ہوں میں	جو معصوم اور اسکے مقبول ہیں
بھی ایمان لایا قیامت اوپر	اٹھیں گے مرے بعد جن و بشر
بھی نیکی بدی حق سے جانا ہوں میں	ہے برحق بدی پر رضا اسکے تئیں
ہیں افضل نبیاں سے محمدؐ رسول	جو کچھ وہ کہا ہے کیا میں قبول
سب اصحاب میں چار ہیں یک ولی	ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ علیؓ

در بیان پنج فرض بنائے اسلام

سنو فرض و واجب سو ہے حکم رب	ہے سنت نبیؐ سے بھی ہے مستحب
سنو فرض اسلام کے پانچ ہیں	پڑھو خوب معنے سے کلمے کے تئیں
نہیں کوئی لائق مگر ہے خدا	عبادت کے لینے وہی ہے سدا
ہے برحق محمد خدا کے رسولؐ	کرو اسکے تئیں جان و دل سے قبول

در بیان فرائض وضو

در بیان سنت وضو

اگر جب پاک عورت بحیض و نفاس
ہوا غسل ہیں پر شرع وقت میں
وہ پانچوں نمازوں میں نہانا ہے
دربیان غسل واجب و سنت
ہوا میت کے تئیں غسل واجب ہو
بھی کافر جنب ہیں مسلمان ہو
سنو غسل سنت کو سارے بکہ تو
جمعہ اور عیدین و احرام ہے
بھی سنت ہوا غسل عرفے کے دن
جو عرفہ و احرام حاجی پہ ہے

تو کر غرغرہ بعد مسواک کر	بھی پانی کو لے ناک میں پاک کر
ہر اعضا کے تئیں خوب دھو تین بار	تو کر مسح کانوں کو اے کامگار
خلال اپنی ڈاڑھی کے تئیں خوب کر	بھی انگلیاں کو تہت پاؤں کی مت بسر

دربیان مستحب ہائے وضو

سنو مستحب یہ وضو بیچ ہیں	ہے دھونا پیاپے ہر اعضا کے تئیں
ہے لازم بجا مسح سر کا تمام	تو کر مسح گردن کو اے نیکنام
بھی سیدھے راہ سے کرے ابتدا	بھی ترتیب کو اسمیں لاوے بجا

دربیان شکنندۂ وضو

سنو ایسے کاماں سے جاوے وضو	رواں ہو اگر پیپ ہو یا لہو
بھی ہووے جو کچھ راہ دو سے عیاں	بھی دیوانگی اور قے پر وہاں
بھی ہو کر برہنہ اگر مرد و زن	جو باہم لگاویں بدن سے بدن
جو تکیہ لگا کر رہے کوئی سو	رہے ہوش کھو یا رہے مست ہو

دربیان سبب غسل کہ پنج است

سبب غسل کے پانچ ہیں سُن تمام	جنابت ہو دونوں پہ اور احتلام

دربیان فرائض غسل
سنو غسل میں فرض ہیں تین ہیں
سر سے غرغرہ لے پانی کے تئیں
بھی پانی کو لے ناک میں بعد ازاں
بدن پر کرے اپنے پانی رواں
دربیان سنتہا ہے غسل
سنو غسل میں سنتاں پانچ ہیں

دربیان حیض و نفاس

دربیان نجاست

نجاست لگے جب تجھے اک درم	ہُوا تجھ پہ واجب ہے دھونا ہم
ہے سُنّت اگر اس سے کچھ کم جو ہو	ہے کم اس سے بھی مستحب ہے کہو

در بیانِ اوصافِ آب

سنو خوب تم ہے مزہ رنگ و بو	جو پانی کو یہ تین اوصاف ہو
تغیّر اگر تین میں جب ہُوا	سُنو تم وضو اُس سے نہیں ہے روا
تغیّر اگر تین سے ایک ہو	وضو غسل اس سے روا ہو

در بیانِ آبِ مطلق و مقید و جاری

سنو آبِ مطلق کا یہ ہے بیاں	بیاں وار تم پر کروں میں عیاں
ہُوا اس کو حد چوک چالیس ہاتھ	لئے پر نہ ہو خاک پانی کے ساتھ
اگر اس سے کم ہو سن لے نیک خو	ہو پانی گھڑے بیچ جوں ہو بہو
سنو حد جاری کا یہ ہے یہاں	گرے اس میں کچرا ہے وہ رواں

در بیانِ نجاستِ چاہ و طہارتِ آں

گری چاہ میں خون ہو یا شراب	سنی ہو اگر پیپ ہو یا پیشاب
کوئی جانور ہو حلال و حرام	گرے اُن کا گو اور گوبر تمام

در بیانِ فرائضِ تیمم

در بیان واجبات نماز

اگر میل پر تجکو پانی ہووا	سنو بھائی جاں ہو تیمم روا

در بیان مسح موزہ و مدت آں

وضو کر کے موزہ پہن اے پسر	کہے فرض ہے مسح موزے اوپر
وضو دور ہو جیسے یہ دور ہو	بھی نکلے قدم یا رہے چور ہو
سنو مدت مسح موزوں کے تیں	مسافر کے تیں تین رات ہیں
مقیموں کو مدت ہے یکرا تدن	ولے جب سے جاوے وضو تب سے گن

در بیان اذان و اقامت

ہے سنت اذاں اور اقامت کہے	ہو گھر میں اگر یا مسافر رہے
قرض فرض ہو یا اگر ہو ادا	اذاں اور اقامت سے کر ابتدا
سنو عورتوں پر یہ سنت نہیں	مسافر اچھے یا رہے ہر کہیں

در بیان فرائض نماز

سنو فرض تیرہ نمازوں میں ہیں	کرو وقت پر دل سے نیت کے تیں
رکھو جائے پاک اور جامہ بدن	پھرانا کہے موںھ کو قبلے کدن
بھی تکبیر اور ستر عورت تمام	سنو بھائی جاں اسکا احکام نام

در بیان سنتہائے نماز

جس قدر ہے آدمی کو عقل و ہوش / اس قدر گفتار کا ہے اس میں جوش

آدمی کو آدمیت کی خبر / ہے اُسی کی عقل اور گفتار پر

مصطفیٰ[ع] ایسا کہے اے نیکذات / جو رہا خاموش او پایا نجات

آدمی نیچے زباں کے ہے نہاں / جب کرے گا بات او ہووے عیاں

اس زباں سے آدمی ہو نامور / اس زباں سے آدمی ہو بے وقر

یاد رکھ تو یہ سخن ہے خوب سُن / ترجمہ سو جان و دل کا ہے سخن

یہ ادب تقریر کا ہے مختصر / ہو سخن ہر اک کے لائق اے پسر

کر سخن ایسا کہ اس پر ہو دلیل / تب نہ ہوگا روبرو اسکے ذلیل

برمحل کہنا سخن اے نیک خو / نا ظرافت نہ کنایت اس میں ہو

یا تامل کر سخن ہو مختصر / ہو مگر با مصلحت اور وقت پر

کر سخن اے بھائیجاں انداز سے / ہنس نکو مت مُسکرا ہمراز سے

ہو کسی سے جب کہ تیرے پر خطاب / دے جواب مختصر ہو با صواب

بھی سخن میں تو سخن ہرگز نہ کر / ہو اگر کس سے خطا تو درگذر

ہے زباں انداز سے کر گفتگو / گر نہیں تجکو زباں خاموش ہو

در بیان آدابیکہ بر میزبان است

آپ فرمائے رسولِ محترم / جن کیا مہماں پر اپنے کرم

تہنیت کے ہیں یہ آداب اے پسر ۔ تو سیہ جامہ کو مت جا پہن کر
دوپہر کو جانکو اور وقتِ شام ۔ کر خوشی کا اس کے آگے تو کلام
پہن جامہ پاک یا رنگین لباس ۔ بھی نکو رکھ دل کے تئیں ہرگز اداس
ذکر غم کا کر نکو اے نیک دیں ۔ ہو نکو ہرگز وہاں چیں بر جبیں
بول اس کو یہ مبارک تجھ کو ہو ۔ حق میں اس کے کر دعا اے نیکخو

در بیان آدابِ عیادتِ مریض

بیمار پرسی

مصطفیٰ ایسا کہے اے خوب رو ۔ جن تسلّی جا دیا بیمار کو
ہے وہ میرا دوست مقبولِ خدا ۔ نا ہے جنّت میں میرے سے جدا
یہ ہے آدابِ عیادت نیک خو ۔ دوست ہو یا آشنا بیمار ہو
وقتِ فرصت پاک جامہ پہن کر ۔ دے خوشی سے اس کو صحت کی خبر
اسکے آگے مختصر ایسا کہے ۔ خرمی جس بات سے اس کو رہے
لاغری اور رنج کا مت کر بیاں ۔ اور غمگیں ہو نکو ھرگز وہاں
کر دوا میں اس کے کوشش نیکذات ۔ بھی دعا کر حق میں اس کے دل کے سات
کچھ خطا بیمار سے ہووے اگر ۔ دل سے اپنے اس خطا سے درگذر

در بیان آدابِ تعزیت

ماتم پرستی

تعزیت کا یہ ادب ہے سن تمام ۔ دوپہر اور شب کو مت جا نیک نام

در بیان آدابِ خفتن

در بیان آدابِ بیدار شدن

جب محمدؐ کی اطاعت نہ کرے

در بیان معراج نبی محمدؐ علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ اللہ وردِ جاں ہے دمبدم
اللہ اللہ سچ توئی معبود ہے
اللہ اللہ اول و آخر توئی
اب بحقِ مصطفیٰؐ اور اسمِ ذات
مصطفیٰؐ پر جان میرا ہے نثار

او کیا موجود ہم سب تھے عدم
اللہ اللہ سچ توئی موجود ہے
اللہ اللہ باطن و ظاہر توئی
تو لے جا آخر مجھے ایماں کے سات
آل اور اصحاب پر بھی بار بار

دربیان فضائل احوال محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہے یہ احوالِ نبیؐ اے نیک نام
ہے حدیثاں اور کتاباں میں بیاں
سات پیڑی اس کی بخشی جائیگی
آخرت میں اس کو ہے جنت مقام
رنج اور تکلیف اُس کی دور ہو

فرض ہے رکھ یاد اس کو صبح و شام
جن کریگا اس کے تئیں تعویذ جاں
رحمتِ حق اُس پہ ہر دم آئے گی
آگ ہووے اسپہ دوزخ کی حرام
اس کا سینہ نور سے معمور ہو

دربیان فضائل محمد نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

کئی فریباں ہیں جہاں میں کر حذر
تھا کتابوں میں محمدؐ کا بیاں

حق دیا قرآن میں ایسی خبر
ہیں نکالے اس بیاں کو کافراں

دربیان فضائل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دربیان ظہور خلقت محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام

گنجِ مخفی میں تھا ہیں پاکذات ۔ دو جہاں سے کوئی نہیں تھا جبر سات
جب محبت میں محمدؐ سے لیا ۔ سب سے اول اس کے تیں پیدا کیا
سب سے افضل وہ ہے میر بعدِ ازل ۔ اسکی خاطر ہیں کیا پیدا جہاں
نا اگر ہوتا محمدؐ کا ظہور ۔ نا چمکتا ذات پر عالم کے نور

در بیان باعثِ نورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سن خدا کی ذات میں ہیں دو کمال ۔ ایک ذاتی اور صفاتی بے مثال
دو جہاں سے ہے غنی ربّ الودود ۔ ہے اُسی کی ذات سے اس کا وجود
ہیں صفاتاں بے نہایت بیقصور ۔ ہے جہاں کی ذات پر اُنکا ظہور
تھا ازل میں حق تعالیٰ بے نشاں ۔ جب ارادہ وہ کیا ہونا عیاں
تب تجلّی اک کیا اپنے اُوپر ۔ بھی کیا تفصیل سے وہ اک نظر
نورِ احمدؐ اُس تجلّی کا ہے نام ۔ دو جہان تفصیل ہے اس کی تمام

در بیان ظہور نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جب کہ احمدؐ کا ہوا ظاہر میں نور ۔ رب کیا یوں نور سے سب کا ظہور
سن حقیقت دو جہاں کی ہے عدم ۔ آئینہ اس کو بنایا رب بہم
اس میں دیکھا آپ کو قدرت سے نور ۔ کر دیا غیرت سے اُس کو چور چور

در بیان تصرف نورِ محمدی علیہ السلام

در بیان ہدایت نبی علیہ السلام

در بیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جبرئیلؑ اس رات کو آ کر بہم	ہیں لگائے سر پہ کعبہ کے علم
سرنگوں ہو گئے بُتاں اس رات کو	سب ملے ہیں بت پرستاں رات کو

در بیانِ ولادت نبی علیہ السلام

آمنہ جب حاملہ ہوئے نور سے	گھر ہوا روشن زیادہ طور سے
حور دینے آ دلاسا دلبری	اُس کی کرتے رات دن خدمت گری
جب کہ نو مہینے ہیں گذرے اس اُپر	لا رکھے ہیں حور سب قدموں پہ سر
کئی ہزاراں حور تھے اس کے حضور	تھے فرشتے صف بصف نزدیک دور
وقت آیا جب تولد کا قریب	یک تجلی نور کی ہوئی اے حبیب
ڈوب گئے تھے روشنی میں دو جہاں	ہو گیا تھا سر سے معنے خود عیاں
صبح دم ظاہر ہوا او بے نظیر	تھی ربیع الاول کی دوسری روز پیر
جب ہوئے مکے میں پیدا مصطفےٰ	دی ثوبیہ دودھ ان کو باصفا
بعد ازاں حضرت حلیمہ نیک نام	ہیں پلائے دودھ انکو صبح و شام

در بیان انتقال مادر و پدر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

باپ حضرت مصطفےٰؐ کے مر گئے	جب دو مہینے کے حمل میں وہ رہے
جبکہ گذرے مصطفےٰؐ پر چار سال	کر گئیں بی آمنہؓ بھی انتقال

در بیان ذکر حوار نبوت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

در بیان بعثت نبی علیہ السلام

تھا جمال پاک حضرت بے مثال
قدرتِ حق حُسن سے ظاہر باکمال
قد میانہ رُخ پہ چہرہ آفتاب
پُر تجلی تھی کشادہ تھی پیشانی ماہتاب
تھی وہاں اک نقطۂ انوار حق
خوشنما باریک ابرو خط دراز
آنکھ دونوں تھی سیہ اور دلنواز
گرد داڑھی تھی رسول اللہؐ کی
ناک نازک اور انگلیاں خوب رو
ناک حضرت مصطفیٰؐ کی تھی بلند
تھا کشادہ نرم سینہ ہوش مند
اس مبارک پاک سینے کے اوپر
ناف تک باریک تھا خط صاف تر
درمیاں تھا دونوں شانوں نبیؐ کے
بھائیجاں مہر نبوت کا نشاں

مصطفیٰؐ یہ بات سُن کر خوش ہوئے
قوم کو یوں حق طرف دعوت کیئے

تُم کہو کلمہ شہادت کا بہم
ہوئیں گے تُم مالکِ عرب و عجم

تُم اٹھے نابود اب موجود ہیں
درحقیقت جز خُدا کے کوئی نہیں

دربیانِ معراج نبی علیہ السلام

یہ بیان معراج کا ہے باصفا
چھ اُوپر چالیس کے تھے مُصطفیٰؐ

حکمِ حق سے آئے جبرئیلِ امیں
ساتھ لائے اک براقِ نازنیں

مُصطفیٰؐ سُن حکمِ رب کا شاد ہو
گئے بدن سے راتکو کعبہ سے او

مسجدِ اقصیٰ کو پہنچے بے قرار
وہاں براقِ نازنیں پر ہو سوار

طے کیئے یکدم میں ساتوں آسماں
عرش و کرسی چھوڑ کر گئے لامکاں

چشمِ سر سے رب کو دیکھے مُصطفیٰؐ
پھر کے آئے گھر کو اپنے مصطفیٰؐ

دربیانِ غزواتِ نبی علیہ السلام

مُصطفیٰؐ کو حکمِ ہجرت جب ہُوا
آ دیئے ہیں کافراں ان کو ایذا

مُحکم رب کا یوں ہُوا سالار پر
اے محمدؐ کافروں سے جنگ کر

تب کیئے ہیں جنگ حضرت مصطفیٰؐ
بیس پر ہیں سات جنگ لے باصفا

دربیانِ جمال نبی علیہ السلام

دربیانِ حسن خلق حضرت نبی علیہ السلام

مصطفیٰؐ کا خلق سُن اے نیکنام
تھا موافق حکم قرآں کے تمام
باتحمل باحیا اور باوفا
باقناعت باسخا باصبر و رضا
تھے سخی اور تھی شجاعت باکمال
تھیں یہ صفتاں مصطفیٰؐ میں اعتدال

دربیانِ عباداتِ نبی علیہ السلام

اسمائے حسنیٰ تھی عبادت بانیاز
رات دن تھا ان کے روزہ وہ نماز
[illegible]

دربیانِ معجزاتِ نبی علیہ السلام

[illegible]

در بیان ازواج نبی علیہ السلام

در بیان اولاد نبی علیہ السلام

معجزے ہیں کس کو دو تین اور چار
مصطفیٰؐ کے معجزے ہیں بے شمار

بولتا ہوں میں تجھے اب ایک دو
چاند دو ٹکڑے ہوا اسمان پو

کئی ہزاراں دل کے تیں زندہ کئے
کئی ہزاراں جان کو بندہ کئے

جس کو آنکھاں نیں تھے اور پاؤں ہات
ایسے لاکھوں کو دئے ہیں وہ نجات

مصطفیٰؐ کا معجزہ قرآن ہے
تا قیامت اس کے تیں آمان ہے

یک نہر او انگلیاں سے انکی ہوئی رواں
شیر ہیں سیری سے کھائے کئی جواں

آکے رویا نخلِ خرما زار زار
ہوئی گواہی نخلِ بن سے آشکار

آ گئے ہیں انکے تیں سجدہ بتاں
ہوئی گواہی سنگریزوں سے عیاں

در بیان نسب نامۂ نبی علیہ السلام

مصطفیٰؐ تھے ہاشمی اور تھے قریش
بھی قریشوں سے انھے سب انکے خویش

ہے خلیل اللہؑ سے انکا حسب
ہے ذبیح اللہؑ سے انکا نسب

سن ابوالقاسم محمدؐ کا ہے نام
باپ عبداللہ ان کے نیک نام

باپ عبداللہ کے مطلب ہے جان
ان کے تیں فرزند ہاشم کے پہچان

نام ان کے باپ کا عبد المناف
آمنہ کے سن نسب نامہ کو صاف

مصطفیٰؐ کے نام نانا کا وہب
آمنہ ماں انکی ہیں عالی نسب

ان کی نانی ہیں رقیہ نامور
ان کی دادی فاطمہ بنت عمر

وہ نکاح میں آئی ہیں بوالعاص کی
فاطمہؓ تھی جان وو ان سیں شاہ کی
وہ نکاح میں آئی اسد اللہ کی

در بیان اولادِ فاطمہؓ

بیبیاں کی فاطمہؓ خاتون ہیں
تین فرزند تین دختر انکے تیں

در بیان اولادِ حسین رضی اللہ عنہ

ہیں علیؓ تک ایک کے ایک نورِ عین	نورِ چشمِ فاطمہؓ حسنؓ و حسینؓ
عابدینؒ و باقرؒ و جعفر ولی	کاظم و موسیٰ رضا حضرت نقی
ہیں نقی اور عسکری مہدی امام	ہے ابوالقاسم محمدؐ ان کا نام

در بیان اعمام و عمات نبی علیہ السلام

یہ چچایاں ہیں نبیؐ کے نامدار	حارثؓ و عباسؓ حمزہؓ بھی ضرارؓ
بولہب، عیذاقؒ و بوطالب زبیرؓ	قثم کعبہ بھی مجل مقسوم بغیر
چھ پھوپیاں حضرت نبیؐ کی اے سلیم	ہے صفیہ عاتکہ اُمِّ حلیم
بھائی جاں ہے مبرہ امیمہ رومی	دین کی رکھتے اتھے یہ پیروی

در بیان وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جب ہوئے بیمار حضرت مصطفیٰؐ	یوں کہے جبریلؑ ان کے پاس جا
عزرائیلؑ آکر کھڑے ہیں در اوپر	ہیں تمھارے حکم کے وہ منتظر
تب کہے جبریلؑ کو اے نیک فال	لا سناؤ تم میری اُمت کا حال
جبرئیلؑ آکر کہے اے مصطفیٰؐ	اس طرح سے تم کو فرمایا خدا
دیؤں گا جنت تیری امت کے تئیں	تو چلے آ منتظر تیرا ہوں میں
لے کے رخصت آئے عزرائیل جب	اور کہے یوں مصطفیٰؐ سے باادب

در بیان رویت نبی علیہ السلام

در بیان خلفائے نبی علیہ السلام

سنو عصر میں چار مغرب میں تین ہیں
عشا میں ہوئے چار اے پاک بین
سنو واجب الوتر بھی تین ہیں
ہے واجب ادا تم سنو اے متین

در بیان سنت رکعت ہائے نماز

سنت کے رکعت پہ پڑھ لیں راتب تین وقت
بھی دو صبح کے ... [illegible]
بھی یہ سنت ہیں ... [illegible]

در بیان اوقات نماز

نمازوں کے وقتاں سنو پانچ ہیں
... [illegible]

اگر منفرد ہو یہ دونوں کہے
بھی تکبیر ہیں انتقالات کے
کریں دیر تسبیح و قومہ کے بیچ
کہیں تین تسبیح کریں جب سجود

سنو بھی نظر سجدہ گہہ میں رہے
کہیں تین تسبیح رکوعات کے
وہی دیر ہو بھائی جلسہ کے بیچ
پڑھے آخری میں دعا اور درود

در بیان ستر عورت

چھپانا بدن کا کہوں تجکو صاف
بدن سب چھپانا ہے بی بی کے تئیں
کنیزک کے تئیں حکم ہے مرد کا

کہ ہے زیر زانو سے تا زیر ناف
کفِ دست منہ اور قدم اسکے نئیں
مگر پیٹ اور پیٹھ رکھنا چھپا

در بیان ہیئت نمازِ زن

بندھے عورتاں وقت تکبیر ساتھ
رکوع اور سجدے میں ہے یہ عمل
سنو قاعدہ بیچ اے باشرف

جو کاندھے تلک لا کے سینہ پہ ہاتھ
ملا نا کرے ران و بازو و بغل
نکالے قدم ہر دو سیدھی طرف

در بیان حساب فرض رکعت ہائے نماز

فریضہ رکعت کے تئیں کر شمار
ہو دو صبح میں ظہر کے بیچ چار

عشا صبح صادق تلک بعد از اں
... [illegible]

در بیان سجدہ سہو

... سجدہ سہو کا بیان ...
... [illegible]

در بیان مفسدات نماز

نمازاں میں کھاوے کوئی چیز ہو
... [illegible]

کرے آہ یا واہ یا سو رہے	بھی لاحول یرحمک اللہ کہے
نمازوں میں سن کر محمد کا نام	بقصد جواب اس پہ بھیجے سلام
دعا خیر کی سن کے اے نیک خو	کہے گا اگر اس پہ آمین ہو
کہے حمد اللہ سن خوش خبر	بغیر از سبب کے کھنکارے اگر
نمازوں کے اندر رہے گا بگاڑ	کھجاوے اگر رکن میں تین بار
بھی دیوے کسی کو جواب سلام	ہو ترک فریضہ سنو نیک نام

دربیان جماعت

جماعت سے مت دور ہو رات دن	جمعہ میں جماعت کے تیں فرض گن
بھی پانچوں نماز اور عیدین میں	کہے ان میں واجب جماعت کے تیں
بھی سنت تراویح میں باادب	سنو وتر میں اس کے ہو مستحب

دربیان وجوب جمعہ

وجوب جمعہ سن سبھے یاد ہو	رہے شہر اور مرد آزاد ہو
بلوغ اور عاقل صحیح ہو بدن	رکھے آنکھ اور پاؤں کو ہو امن

دربیان ادائے جمعہ

دربیان نماز مسافر

دربیان نماز بیمار

دربیان نماز تراویح

دربیان نماز عیدین

نمازِ جنازہ پہ تکبیر ہے چار بار
ہے فرضِ کفایہ یہ سُنت نہ مار
درود و ثنا اور دعا ہے تمام
پھر بعد ازاں اس کے ہے دینا سلام

در بیانِ کفن

ہے مسنون بھائی جان مرد کو سہ کفن
ازار و لفافہ بھی اور پیرہن
[illegible]
[illegible]

بھی دوسری رکعت کو لاتا شروع	سہ تکبیر کے بعد جانا رکوع
دو عیدوں میں سُنّت ہے خطبہ تمام	ہے واجب دوگانہ سنو نیک نام

در بیانِ فطرہ

بھی فطرہ ہے واجب سُن اے نیک خو	ہو گندم اگر نصف صاع تجھ پہ ہو
مگر جَو و خرمہ سے اک صاع لے	تو ہر ایک سے ایسا غریبوں کو دے

دو سو تیتر تولے کا ایک صاع ہوتا ہے

در بیانِ قربانی

بھی عید الضحیٰ بیچ اے ارجمند	جو واجب ہے دے یک سے یک گوسفند
وِ یا سات مردم سے یہ بات لے	تو ایک اونٹ دے تو ایک بیل دے

در بیانِ تکبیراتِ تشریق

بھی واجب ہوا کر ادا اسکے تئیں	جو تکبیرِ تشریق تیویس ہیں
شروع صبح عرفہ سے کر اختیار	پڑھے فرض کے بعد ازاں ایک بار
نمازوں میں تیویس اے نیک نام	کرے عصر تک تیرھویں کے تمام

در بیانِ نمازِ جنازہ

در بیانِ روزہ کہ فرض

[illegible]

در بیانِ مستحب و نفل

[illegible]

بھی نذر و کفارہ کو واجب سمجھ
[illegible]

در بیانِ واجبی روزہ

[illegible]

در بیانِ شرائط روزہ

[illegible]

در بیان واجبات حج

در بیان زکوٰۃ مال

گھڑی پنچ باقی رہے شب ضرور بھی افطار کے بعد کرنا نماز	سنو بھائی اس وقت کرنا سحور رکھو اسکے تئیں یاد اے دلنواز

در بیان کفارۂ روزہ

اگر کوئی کھایا پیا دن کے تئیں دو مہینے کے روزے پیاپے رہے انہیں ساٹھ مسکیں کو دینا طعام	یا عورت سے اپنی ملا دن کے تئیں کفارہ میں روزہ کے ایسا کہے و یا ایک آزاد کرنا غلام

در بیان روزۂ حرام

سنو بھائی جاں پانچ روزے حرام کہے روز عید الفطر ایک دن	کہوں اسکی تفصیل میں اب تمام بھی ذی الحج کی دسویں سے دن چار گن

در بیان شرائط حج

ہُوا فرض حج عمر میں ایک بار رہے خرچ رہ اور صحیح ہو بدن	سنو بھائی جاں حج کی شرطیں ہیں چار بھی آزاد ہو اور رہ کا امن

در بیان فرائض حج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ ذکرِ حق ایمان ہے	مصطفٰے کا نعت میرا جان ہے
مصطفٰے کے واسطے اے پاکذات	تو لے جا آخر مجھے ایمان کے ساتھ
مصطفٰے پر ہو درود اں بے شمار	آل اور اصحاب پر ہو بار بار

در بیان بنائے اسلام

پانچ فرضاں ہیں بنا اسلام کے	بول کلمہ اس کے معنے کام کے
کر نمازاں پانچوں وقتاں جان کے	تیس روزے رکھ سدا رمضان کے
مال تیرے پاس ہووے دے زکوٰۃ	فرض ہے کعبے کو جا راحت کے ساتھ
نار کھے گا یاد اتنا کوئی ایک	آہ اس کی ہے مسلمانی میں شک

در بیان احکامِ نکاح

تین فرضاں ہیں نکاح میں کرادا	دو گواہ اور مہر ایجاب و رضا
ہے نکاح کے بیچ واجب اک کفیل	زن کی خاموشی اجابت کی دلیل
مہر کمتر سب کہے ہیں دس درم	نیں ہے جائز اک درم ہو اس سے کم

در بیان احکامِ نکاح

اے برادر ہیں یہ سب ناتے حرام	اپنی ماں اور اُس سے اُوپر ہو تمام
اپنی دادی اور اوپر اس سے ہو	اپنی بیٹی اور فروتر اُس سے ہو

اپنے فرزنداں کی جو اولاد ہیں

در بیان احکامِ رضاع

در بیان احکامِ طلاق

در بیان احکامِ ظہار و کفارہ آں

در بیان احکامِ عدت

در بیان احکام آزادی

در بیان احکام قسم و کفارہ آں

بعد ہے طلاق کے عدت کے دن	یعنے زن پر تین پاکی فرض گن
ہے یہ عدت مرد پاوے جب وفات	چار مہینے روز دس اے نیک ذات
اُس کا آدھا ہے کنیزک پر عمل	حاملہ کو مدت وضع حمل

در بیان حضانت

یعنے بچے کو پرورش کرنا

سُن جدائی مرد و زن میں ہو اگر	اس کو دختر یا اچھے اُس کو پسر
ماں کنے رہنا پسر ہے سات سال	عالماں ایسا کہے دختر کا حال
اور اچھے بالغ ہووے تک ماں کے پاس	باپ دینا خرچ اوران کا لباس

در بیان احکام عِنّین

یعنے سست جو باکرہ پر قادر نہ ہو ۱۲

سُن تو عِنّی کے بیاں میں مختصر	ہے یہ واجب حکم حاکم کے اُوپر
یعنے مہلت اُس کو دینا ایک سال	اُس پہ بھی باقی رہے ہے اول کا حال
زن نہ ہوئے اس سے راضی جب سدا	ہے یہ واجب اُن کو کر دینا جُدا

در بیان نفقۂ مادر و پدر و زن و ذوی الارحام

زن کو دینا ہے یہ واجب مرد پر	خرچ دینا اور کسوت ایک گھر
ہیں فقیراں یا تونگر مال کے	خرچ دینا اس کو لائق حال کے
باپ ماں کا خرچ بھی واجب کہے	اپنی دادی اور نانی بھی رہے

آہ کوئی پیوے گر سیندھی شراب	بھنگ ڈر گو بجا جو کچھ ہیں ایسے باب
اُس کے اوپر دو گواہاں کوئی ہو	یا کرے یک بار کا اقرار او
اُس کو ستر تازیانے مارنا	اُس نہج سے ہوش ہر دم بارنا

دربیانِ احکامِ قذف

یعنی گالی دینا

کوئی دیوے کس کے تیں گالی اگر	اُس پہ گذرے دو گواہاں معتبر
یا کرے اقرار جن گالی دیا	حکم ستر مار کا اُس پر ہوا
اُس سے ان بخشالیا تقصیر ہے	بھائی جن نیں اس اُوپر تعزیر ہے

دربیان موجب تعزیرِ زن

حکم بن شوہر کے زن گھر چھوڑ کر	جائیگی تو اس کا حق نیں مرد پر
نا کرے غسل جنابت کا ادا	اور نہ مانے حکم شوہر کا سدا
یا کرے گی ترک روزہ اور نماز	اسکے تیں تعزیر دینا ہے جواز

دربیان احکامِ وزدی

جو چُراوے دس درم شرعی اگر	اس پہ ہونا دو گواہاں معتبر
یا رجوع ہو اور اگر اقرار ساتھ	ہے جُدا پہنچے سے کرنا اس کا ہاتھ

مال کو دیکھے کوئی بیچے گر کہیں
اس کے بیچ لینا ٹھہرا جائز نہیں
تین دن تک ہے روا شرط خیار
تین میں اور دین میں ہووے قرار
دیکھنے کا شرط ہے بھی تین دن
تین دن کے بعد باطل اس کو گن

دربیان احکام بیع فاسد

بیچنا مردار اور سیندی شراب
بھنگ گانجی نیں روا دیکھو کتاب
جل میں مچھلی اور ہوا میں جانور
نیں روا ہے بیچنا اس طور پر

دربیان احکام ربوا یعنی سود

ربا کہا ہے بیاج کا کھانا حرام
ہے روا اس طور پر ایک نام
جنس سے گر جنس بیوے ہو وزن
نا ہو مہلت نا ہو زیادہ اسکدن
دے کے گندم گر زیادہ جو دیا
ہے یہ جائز جو ترت اس کو دیا

دربیان احکام بیع سلم

[illegible]

دربیان احکام شرکت

مختصر کرتا ہوں شرکت کا بیاں	مال دو کا ہو برابر بھائی جان
دو جنے مل کے کریں سودا اگر	فائدے میں ہیں برابر یک دگر
نا برابر مال ہووے اس کا مال	فائدہ ویسا ہے جیسا اُس کا مال
ایک کا ہو مال دوسرے کا عمل	فائدے میں ہیں برابر بے خلل

دربیان احکام وقف

وقف اپنی چیز کا چاہے اگر	دل سے اپنا بولنا ہے وقت پر
وقف اس سے اپنے دل کو کر دیا	وقف اُس کے فائدہ کو کر دیا

دربیان احکام بیع وتخالف آں

کوئی زمیں بیچ درختاں اس میں ہو	اس خریدی بیچ سب آئے ہیں وہ
نیں زراعت کی زمیں پر حکم او	ہاں مگر لینے میں جب اقرار ہو
راس کو ناماپ کر بیچے اناج	یا نہ تولے ہے یہ جائز دو رواج
جب رہے ہے قیمت کا دو میں شک اگر	جن گذارے دو گواہ اور معتبر

دربیان احکام خیار رویت و خیار شرط

کوئی خریدے مال کو نا دیکھ کر	ہے روا اس کو پھرا دے او اگر

دربیان احکام ضمانت و حوالہ

کوئی ضامن بیچ میں کسی کے مال کا
[illegible]

دربیان احکام قضا

[illegible]

کہ بیچنے کی ایک شئے نہ دیکھ کر خریدی اور پھر اس کو دیکھا تو پسند نہ آئی اب خریدار کو اختیار ہے [illegible]

کھاوے قاضی مال رشوت کا اگر	بھائی جاں نہیں حکم اس کا معتبر

در بیان احکام گواہی

کوئی شئے ہے آنکھ سے دیکھی اگر	فرض ہے دینا گواہی وقت پر
شاہداں حدِّ زنا میں چار ہو	اور قذف تعزیر میں دو مرد ہو
ہو نکاح یا ہو وصی مال و رہن	مرد دو یا مرد ایک ہونا دو زن

در بیان احکام وکیل

ہے روا لینا ضرورت پر وکیل	مدّعی جاوے سفر یا ہو علیل
زن اگر ہے مدعی لینا گواہ	گرچہ اپنے گھر میں او نیں ہے علیل

در بیان احکام دعویٰ

مدّعی وہ ہے جو کوئی دعویٰ کرے	خصم وہ ہے جس کے اوپر دعویٰ کرے
وقت دعویٰ کے بیاں کرنا ہے کھول	شکل و صورت چیز کی مقدار و حول
ہے اگر دعویٰ زمیں کا باسند	او بیاں کرنا ہے اس کا چار حد
مدّعی شاہداں لاوے بہم	ہے کھلانا خصم کو اس کے قسم

در بیان احکام اقرارِ مریض

وقت آخر کوئی کیا اقرار دام	دام دوسرا اس پہ ہونا لیوے نام

در بیان احکام امانت

در بیان احکام رہن و اجارہ

در بیان احکام لباس

مرد پر انگشتری ان کی حرام

در بیان احکام قصاص و عفو

در بیان احکام شفعہ

در بیان احکام ذبح

کوئی کاٹے کس کی انگلی پاؤں ہات	ویسی اس کو ہے سزا اے نیک ذات
جو کیا پاتا ہے ویسا کوئی ہو	ہاں مگر نہیں مرد و زن میں حکم او

در بیان احکام ہبہ[1]

سات جاگا پر ہبہ پھرتا نہیں	یا درکھ اس کو بیاں کرتا ہوں نہیں
کوئی زمین بخش دیا یا باغ و گھر	یا دیا دُبلا ہو تازہ جانور
یا اگر دونوں سے کوئی ایک مرے	یا اگر بدلے میں شے لیتا ہے
یا اگر بخشے آپس میں مرد و زن	اس کو بخشے یا اونے دوسرے کدن
یا ذوی الارحام بخشے یک دگر	یا فنا او مال ہو جاوے اگر

در بیان احکام بلوغ

یہ نشانیاں ہیں بلوغت کی تمام	مرد کو انزال ہو یا احتلام
یا اٹھارہ سال گذرے اُس اوپر	پسال بارہ مدت سے ادنیٰ مگر
حیض دیکھے زن حمل یا احتلام	نو برس سے سال سترہ تک تمام

در بیان احکام غصب

کوئی زبردستی لیوے مال کو	پہنچنا حاکم سے ہے اس کے حال کو
ہے دلانا مال اس کو قید کر	مال نہیں تو اس کی قیمت سر بسر

[1] یعنی اپنی کوئی شے کسی کو بخش دینا

در بیان کلمۂ کفر

در بیان خاتمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اب بحق مصطفیٰ اے نیک ذات	تو لے جا آخر مجھے ایمان کے سات

در بیان احکام مدارج الفرائض

رب فرائض کا بیان قرآن میں	یوں کہا ہے یاد رکھ تو جان میں
مصطفیٰ اس باب میں فرمائے ہیں	فرض ہے سکھنا سکھانا اسکے تئیں
عالماں ایسا کہے ہیں بھی امام	چار درجے ہیں فرائض کے تمام
اول ہے اس مال سے دینا کفن	مال سے بھی اس کے تئیں کرنا دفن
دوسرا باقی رہا سو مال و زر	دام اس کا کر ادا ہو اس اوپر
تین حصہ کر کے باقی زر سدا	ایک حصہ میں وصیت کر ادا
چاروان باقی رہا سو مال و زر	وارثاں لینا ہے یوں تقسیم کر

در بیان مراتب اقسام ورثہ

تین قسموں کے اوپر ہیں وارثاں	اول اصحاب فرائض بھائیجاں
بعد ان کے یاد رکھ عصبات ہیں	ان سے باقی جو رہا سو انکے تئیں
نا ہو اصحاب فرائض سے اگر	پہنچتا ہے انکے تئیں سب مال و زر
نا اچھے عصبات باقی زر تمام	اس کو ہو آزاد میت کا غلام
نا رہے عصبات سے نسبی اگر	یا نہ ہو عصبات سے صلبی دگر

مر گئی زن اس کے تئیں اولاد نئیں
اس کا ہے آدھا مال سے شوہر کے تئیں
گر اچھے کوئی اس کو دختر یا پسر
یا پسر سے ہوئے فرزندان اگر
پاؤ حصّہ مال کا شوہر کا ہے

ششم از اصحاب فرائض زن است

اس سے زائد اس کو نہیں ملتا ہے
پاؤ حصّہ مال ہے عورت کے تئیں
گر نہیں کوئی اس کے تئیں اولاد نئیں

سوم از اصحاب فرائض مادر است

نا اچھے فرزند جب میّت کے تئیں	یا پسر سے اسکے تئیں اولاد نئیں
بہن اور بھائی سے اسکو نا رہے	ماں کو دینا تیسرا حصّہ کہے
گر انہوں سے کوئی اک بیت سے ہو	ماں کو چھ حصّوں سے اک دینا کہو

مسئلہ

باپ ماں میّت کو ہے اور زن اگر	زن کا حصّہ جا کے جو ہے مال و زر
خوب جانو تین حصّہ اس میں ہو	ماں کو ایک اور باپ کو دینا ہے دو
باپ ماں شوہر رہے میّت کے تئیں	اس نہج سے جان حصّہ ان کے تئیں

چہارم از اصحاب فرائض جدّہ صحیحہ است

چھ سے ایک حصّہ ہوا دادی کے تئیں	گر حقیقی دادیاں دو چار ہیں
ہے اسی میں سب کو حصّہ اے پسر	یعنے لینا سب برابر بانٹ کر

مسئلہ

جب اچھے نزدیک کی دادی اگر	دور کی دادی کو نہیں کچھ مت پسر
بھائی جاں میّت کے تئیں جب ماں رہے	دادیاں کو کچھ نہیں ملتا کہے

پنجم از اصحاب فرائض شوہر است

ہفتم از اصحاب فرائض دختر است

شرح الفرائض

مسئلہ

ہشتم از اصحاب فرائض دختر پسر است

یازدہم و دوازدہم از اصحاب فرائض خواہر و برادر مادری بیست

[illegible]

گر اچھے میت کو دختر بھائیاں	اور میت کو پسر ہے دختراں
اس کو آدھا مال ہے جو کچھ لہے	پوتریاں کو چھ سے ایک حصہ کہے

نہم از اصحاب فرائض خواہر مادری و پدری بیست

کوئی سگی دختر سے جب میت کو نیں	بھان پدری مادری ہو اسکے تئیں
خوب جانو اس کو آدھا مال ہے	جو سگی دختر کا اس کا حال ہے
گر وہ خواہر مادری پدری لہے	یا زیادہ دو سے ہووے یوں کہے
تین حصے کرکے دینا ان کو دو	یا اگر بھائیاں سے کوئی جب انکو ہو
ہیں دو حصے جان بھائیوں کے نصیب	ایک حصہ ہووے بھانوں کے حبیب

دہم از اصحاب فرائض خواہر پدری بیست

بھان پدری ایک جب میت کو ہو	اس کو نسبت پوترے کی ہے کہو
بھان پدری مادری ہونے اُپر	چھ سے ایک حصہ ہوا ہے بے خطر
بھان پدری مادری جب دو لہے	بھان پدری کو نہیں حصہ کہے

مسئلہ

جب اچھے میت کو دختر یا پسر	یا پسر سے اس کو دختر ہو اگر
خواہراں ہوتی ہیں عصبہ بھائیاں	اس طرح سے لکھ گئے ہیں عالماں

باب پنجم در بیان عصبات

اب بیان عصبات کا سن بھائیاں

[illegible]

ہے چچایاں باپ کے اے دوستاں	جدِ میّت کے چچایاں بعد ازاں
ہے یہی ترتیب پر تفصیل وار	جو رہے باقی کے سارے دوستدار

مسئلہ

حاملہ عورت ہو میّت کی اگر	یک پسر کا حصّہ رکھنا مت بسر
ہووے آدھا مال جس عورت کے تیں	یا دو حصّے تین حصّے میں سے ہیں
ہووے عصبہ اور ہمیشہ بھائی سات	اس کے غیر از کوئی نہ ہووے نیکذات

مسئلہ

ہوئے فرزنداں زناں سے بھائیجاں	یا کئے گئے ہووے فرزنداں لعاں
ماں سے او میراث پاتے ہیں تمام	باپ سے میراث نہیں انکو مدام

نکتہ

اک زن اور اس کے تئیں اولاد ہیں	مرد یک اولاد ہے بھی اسکے تئیں
جب نکاح اس مرد و زن میں ہو اگر	اس سے پیدا ہووے فرزنداں دگر
یہ آپس میں مادری پدری تمام	حال ان دونوں کا سن اے نیکنام
باپ کی اولاد پدری ان کو ہیں	ماں طرف کی مادری سے ان کے تئیں

در بیان ذوی الارحام

ہیں ذوی الارحام تیرے وارثاں	مختصر ان کا بیاں سن بھائیجاں

یوں کہے ہیں آپ ختم المرسلیں
اور خدا کا دوست ہے ہیں اس کے تئیں
اے برادر سخت بد ہے جاہلی
علم سیکھ ہو دو جہاں میں نیک نام
علم سیکھ جا کر خدا کے واسطے
ہو خدا بھی خوش اور اس سے مصطفےٰ

جو کرے تحصیل جا کر علم دیں
دوستوں سے دوست تر رکھتا ہوں میں
علم سیکھنے بیچ مت کر کاہلی
ہو تجھے جنت میں بالاتر مقام
علم سیکھ تو مصطفےٰ کے واسطے
اس سے زائد کیا کہوں اے باصفا

در بیان محبت

دیکھ قرآں بیچ فرمایا خدا
تو عدم تھا میں دیا تجھ کو وجود
کیسے کیسے تجھ پہ میں احسان کیا
ایک دل ہے تجھے ایک دوست بس
دے مجھے دل اور کسی کو دے نکو
جائے دل میں ایک ہے نہیں جائے دو
اب مجھے تو چھوڑ کر مت جا کہاں
ایک دن آنا ہے میرے روبرو
مصطفےٰ ایسا کہے اپنے نیکنام

میں محبت کے لئے پیدا کیا
اور فرشتوں سے دلایا ہوں سجود
ایک دل دے کر تجھے انسان کیا
دل مجھے دے غیر کی مت کر ہوس
غیر کی الفت کو ہرگز لے نکو
نا رہوں میں غیر اس کے بیچ ہو
نا ملے گا دو جہاں میں کہیں اماں
تو نکو اس وقت پر ہو زرد رو
جز خدا کے ہے محبت سب حرام

در بیان ذکر حق

شکر کر جنت کے اندر جاویگا
نعمت دیدارِ حق تو پاوے گا
خاصگاں میں شکر میں صبح و شام
شکر کر تو پاوے گا نعمت مدام
کیسے کیسے ہم پہ احسانات کیا
تن دیا اور دل دیا اور جان جو پایا
اور کیا موجود ہم سب تھے عدم
بھائی جاں کر شکر حق کا دمبدم
ناز ہے گا فقر و فاقہ میں سدا
اور ہے میرا دوست بقول خدا
رات دن جو شکر میں مشغول ہے
بھی کہا ہے مصطفیٰؐ ایسا کہ

جو خدا کی یاد میں مشغول ہے — وہ خدا کا دوست نز مقبول ہے
اللہ اللہ یاد کر تو دم بدم — اللہ اللہ بول تو ہر ہر قدم
اللہ اللہ بولتا تو سو رہو — اللہ اللہ بولتا بیدار ہو
اللہ اللہ خاصگوں کی بندگی — اللہ اللہ واصلوں کی زندگی
اللہ اللہ یا خفی و یا جلی — اللہ اللہ جو کہے گا ہے ولی
اللہ اللہ سے تجھے دیدار ہو — مصطفےٰؐ کا خاص تو دلدار ہے
اللہ اللہ بول تو ہر صبح و شام — آخرت میں پائے گا دار السلام

در بیانِ رضائے حق

فرض ہے حق کی رضا رکھ جانیں — حق کہا ہے دیکھ جا قرآن بہ
بھی رضا میں آپ فرمایا رسولؐ — دوستوں سے حق کرے اس کو قبول
ہے رضا سے جان و دل کو زندگی — ہے رضا سے عارفوں کو بندگی
بے رضا ہو تجھ کو دیدارِ خدا — دو جہاں میں پاوے گا تو مرحبا
جو رضا میں ہے خدا کے صبح و شام — اس کو جنت بیچ ہے بالا مقام

در بیانِ شکرِ حق

شکر حق کا فرض ہے اے خوبرو — دیکھ قرآن بیچ آیا واشکروا

در بیان شرم و غیرت

بھائی جاں تو اس میں جا دیکھ لے
شرم و غیرت فرض ہے مت چھوڑ دے
اس بیان میں مصطفیٰؐ فرما دیا
عین یہ ایمان ہے شرم و حیا
بھائی جاں تو چھوڑ مت شرم و حیا
شرم و غیرت ہے طریق انبیاءؑ

در بیان وفا

نیک نیت نیک دل میں ہے مدام

رات دن رکھ نیک نیت نیک دل

تو خدا اور مصطفیٰ کا دوست

در بیان سخاوت

سخاوت میں اے ... شفیع المذنبین

... شفیع العالمین

سخی دو جہاں میں رجیند

سخی دوجہاں میں ...

سخاوت ... حاصل ہے

سخاوت ... جنت میں

سخاوت ... نظر

... مقبول رب

سخاوت ... سب

باوفا ہو پائے جنت مقام	باوفا پر آتش دوزخ حرام
باوفا ہو، باوفا ہو، باوفا	تجھ سے راضی ہو خدا اور مصطفیٰ[۱]

در بیان احسان

حق کہا قرآن میں اے بھائیجاں	محسناں ہیں خاص میرے دوستاں
حق کہا ہے سُن یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْن	رات دن احسان کر اے نیک دیں
مصطفیٰ[۱] احسان میں ایسا کہے	رات دن احسان جو کرتا رہے
ہے او مقبولِ خدا اور دوستدار	دوست میرا اُس کو ہے دار القرار
لُطف و احساں اولیاء کا کام ہے	دو جہاں میں نیک ان کا نام ہے
ناتواں پر جن کیا احسان ایک	سب گند سے پاک او ہونا ہے نیک
بھائی جان احسان کر احسان کر	ہو خدا اور مصطفیٰ[۱] کا دوست تر

در بیان حُسنِ نیت

حق کہا قرآن میں اے نامور	نیتوں پر سب کی ہے میری نظر
نیک نیت جس کے دل میں ہے مدام	دوست میرا اس کا ہے جنت مقام
بھی محمدؐ اس بیان میں یوں کہے	نیک نیت جس کے تیں دل میں رہے
اور مقرب بارگاہِ خاص ہے	سب عمل میں اس کے تیں اخلاص ہے

در بیان تواضع

یوں کہا ہے ہو تواضع جس کے تیں

دوست تر رکھتا ہوں ...

دوستاں سے حق ...

کر تواضع رات دن ...

دو جہاں میں نام ...

در بیان قناعت

حق کہا رکھتا ہوں جس کو دوست تر

... قناعت اس پر

... قناعت ...

... دوستاں

دوستاں میں حق تعالیٰ ...

کیا قناعت نعمتِ حق خاص ہے — اور پچھانے جس کے تئیں اخلاص ہے

جس کے تئیں ہووے قناعت دمبدم — خاصگاں میں وہ ہوا ثابت قدم

بھائیجاں جس کو قناعت ہو اگر — اس کو ہے یاقوت کا جنت میں گھر

رات اور دن ہے قناعت جس کے تئیں — ناز و نعمت آخرت میں اس کو ہیں

انبیا کو بھی قناعت صبح و شام — اولیاء کو ہے قناعت والسلام

در بیان صبوری

دیکھ جا قرآن میں میں کیا کہوں — رب کہا میں صابروں کے ساتھ ہوں

بھی کہا قرآن میں حق بار بار — صابراں ہیں خاص میرے دوستدار

کر صبوری رات دن اے نیک دیں — رب کہا ہے نِعمَ اَجرُ الصّابِرِین

مصطفیٰؐ ایسا کہے اے دوستاں — پاس میرے دوست تر ہیں صابراں

کر صبوری پائے گا تو مال و زر — کر صبوری پائے گا جنت میں گھر

خاصگاں کو ہے صبوری صبح و شام — صابراں پر رحمتِ حق ہے مدام

بھائیجاں تو کر صبوری اختیار — ہو خدا کا اور نبیؐ کا دوستدار

در بیان توکل گوید

یوں کہا قرآن میں رب الجلیل — بندگوں کی حاجتوں کا ہوں کفیل

کر توکل ہو خدا کا تو حبیب

کر توکل ہو تجھے جنت نصیب

کر توکل ہو تو مقبول خدا

اولیا کو تھا توکل صبح و شام

در بیان غروری

در بیان بخیلی

در بیان دروغ

سرکسی کا ظلم سے بالا ہوا	دو جہاں میں اس کا منہ کالا ہوا
اس بلا کی حب دل میں دے نکو	یہ بلا ہے ساتھ اپنے لے نکو
ہو رہا ہے عدل اور انصاف پر	دوست حق کا وہ ہوا ہے خاص پر

در بیان کینہ

بھائیجاں تو صاف رکھ سینے کے تئیں	کس سے مت رکھ دل منے کینے کے تئیں
جن رکھا ہے دل میں کینہ خوار ہے	آخرت میں سخت خوار و زار ہے
جن رکھا ہے دل میں کینہ اور جفا	اس سے نیں راضی خدا اور مصطفیٰؐ
نا رکھے گا دل میں جب کینہ کے تئیں	تب لگاوے مصطفیٰؐ سینہ کے تئیں
جن رکھا سینے کو اپنے پاک کر	ہے خدا کا اور نبیؐ کا دوست تر

در بیان غیبت

حق کہا غیبت کیا جن خوار ہے	بے حیا اور وہ مردار ہے
آپ فرمائے ہیں یوں خیر البشرؐ	کیا ہی غیبت ہے زنا سے سخت تر
کس کی غیبت کر نکو اے ناصواب	آخرت میں پائے گا رنج و عذاب
زندگی غیبت میں ہرگز کھو نکو	آخرت میں سخت رسوا ہو نکو
کس کی غیبت میں زباں مت کھول دے	یہ ہے رہ جاتی بلا مت مول لے
کر نکو غیبت کسی کی ہے فضول	نیں خدا ہے اس سے خوش اور نہ رسول
جو رہا غیبت کو دل سے دور کر	ہو گیا او خاصگاں میں اے پسر

در بیان طمع

در بیان مذمت دنیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام شد تاج النصائح

مصطفےٰؐ پر ہو درود دل اور سلام
بھائیاں تاج النصائح ہوئی تمام

دو جہاں نابود حق موجود ہے
جز خدا کے کوئی نہیں موجود ہے

جب ہُوا دو اور اس سے ایک ولی
ترک دو ہے ایک خفی دوسرا جلی

بول دے باقی رہی ہے ایک بات
اس بیان طول کو بس کر چُپات

نا کرے توبہ اگر ہیہات ہے
بھائیاں اب وقت تم پاس ہے

نیں کسی کو نام سے ان کے خبر	نیں جہاں ہیں حال کا اُن کے اثر
آہ دُنیا کیا بلا ہے کیا بلا	اُس بلا پر تُو نکو ہو مُبتلا
اس بلا کو چھوڑ دے اے نیکدین	جب کہیں گے سو مُصطفےٰ آسوآفرین

در بیان توبہ

جان توبہ فرض ہے کر دم بدم	تُو رکھے اس وقت جنّت میں قدم
حق کہا قرآن میں کئی جائے پر	جن کیا توبہ گناہاں دیکھ کر
میں عفو کرتا ہُوں اس کے سب گناہ	دو جہاں میں اس کے تئیں ہیں ہُوں پناہ
بھی رسولِ ہاشمیؐ ایسا کہے	جن گناہاں دیکھ کر روتا رہے
دوست میرا جانتا ہُوں اسکے تئیں	ناز و نعمت اس کو جنّت بیچ ہیں
کیا ہے توبہ دل میں ہو شرمندگی	خاصگاں کو خاص ہے یہ بندگی
دل میں توبہ جو کرے گا رات دن	بھائی جاں تُو واصلوں میں اس کو گِن
ہے وظیفہ جس کو توبہ صُبح و شام	آخرت میں ہے اُسے دارالسّلام
جن کیا توبہ سے اپنا دل صفا	ہے او مقبولِ خُدا اور مُصطفےٰ
وقت ہے اب رائگاں تو کھو نکو	کر کے حسرت گور میں تُو رو نکو
مُردگاں ہیں گور میں بس بے قرار	بولتے ہیں سینہ اپنا مار مار
رہ گئے ہم خاک میں ہو کر غریب	آہ توبہ بن رہے ہم بے نصیب
ایک دن دُنیا میں پاویں ہم مقام	نا کریں توبہ کے غیر از کوئی کام

یا الٰہی یا رحیمی یا کریم
یا قدیمی یا حکیمی یا علیم

مصطفےٰؐ کے واسطے تم کو ہے اب
نیک بخت اور توفیق ادب

جان میری مصطفےٰؐ پر ہے فدا
آل اور اصحاب پر اُن کے فدا

در بیان فضیلت آداب

سب ادب کے دو جہاں میں ہیں رواں — باپ ماں کی ہو سکے جوں بے اعتنا

بھائی جاں انسان اور حیوان بیں — فرض ہے آداب کا رکھے جان میں

ہے خصوصاً بات یہ ماں باپ پر — ہوش میں جس وقت پر آوے پسر

یہ ادب اس کو سکھانا ہے مدام — باپ ماں اس کے رہیں گے نیک نام

بھائی جاں بیٹوں کو لازم جس قدر — اس قدر آداب ہیں یہ مختصر

در بیان آداب حق تعالیٰ

بھائی جاں سن یہ ہے آداب خدا — یاد رکھنا فرض ہے اک پر سدا

دو جہاں سے ہو جو کچھ حمد و ثنا — جز خدا کے کس کو نہیں ہے جاننا

حق تعالیٰ پاک ہے اور باشرف — عیب و نقصان بوجھنا اپنی طرف

در بیان آداب رسول علیہ السلام

بھائی سن مصطفیٰ کا یہ ادب — ہیں محمد مصطفیٰ محبوب رب

انبیاء ہیں مصطفیٰ کے نائباں — بیخ وہ ہے شاخ اس کی دو جہاں

ہے فضیلت دو جہاں پر اسکے تئیں — اسکا ثانی خاصگوں میں کوئی نہیں

نام سنتے دل سے اپنے شاد ہو — پڑھ درود اں چھوڑ کر سب گفتگو

دل میں رکھیے تو آرزو دیدار کی — دل سے لے تو پیروی سالار کی

در بیان آداب اصحاب مصطفیٰ

نام لے تو نظم سے تو اے پسر
جان ان کو دوستوں سے دوست تر
ان کے حق میں بدگماں ہرگز نہ ہو
ان کے حق میں فہم سے کر گفتگو
ان کے حق میں اک زباں ہو اک دل
جب قیامت میں نہ ہووے تو خجل
ہیں یہی چاروں اماموں کا ادب
بعد اس آداب کے رکھ یاد اب

در بیان آداب حضوری و معنوی

بھائی جاں تو دیکھ جا قرآن بیچ

تیسری ہے یہ بلا اے نیک خو / جائیگا دُنیا سے بے ایمان ہو

اب ادب اُستاد کا سُن اے پسر / بولتا ہُوں میں تجھے کر مختصر

باپ ماں ہے اسکو بہتر جان تُو / تن کو پالے باپ ماں او ہوش کو

جائیگا اُستاد کے جب رُوبرو / کر سلام اور ہاتھ اپنے باندھ تُو

غائبانہ روبرو ہو یک زباں / رنج و غم میں ہو شریک اے بھائیجاں

کام کوئی اُستاد فرمائے اگر / چھوڑ کر سب کام کو او کام کر

جبکہ ہو اُستاد کو اپنے ملال / بے اجازت کر نکو اس پر سوال

مال و تن سے اسکی کر خدمت گری / آخرت میں پائیگا سو بہتری

عیب اس کا یا خطا آوے نظر / کس کے اُوپر اس کے تئیں ظاہر نہ کر

قصد جانے پر ہے اُستاد کو / لا کے رکھ نعلین اُس کے رُوبرو

سُن ہمیشہ حق میں انکے اے پسر / صدقِ دل سے تُو دُعائے خیر کر

جن دُعا استاد کی دل سے لیا / حق تعالیٰ اس کے تئیں عالِم کیا

ہے یہی آداب مرشد سُن تمام / اس سے اول یاد رکھ اے نیکنام

در بیانِ آداب پدر و بزرگان دیگر

رب کہا قرآن میں اے نیک نام / دل سے کر ماں باپ کی خدمت مدام

اُن پہ ہرگز کر نکو سختی کی بات / انکو خُوش رکھ پائیگا جب تُو نجات

رنج و راحت بیچ اس کے سات ہو	اس کی غمخواری میں تو دن رات ہو
کوئی شئے بے اذن شوہر دے نکو	رنج و خاطر بیچ اس کے لے نکو
اور کہے جو کچھ کہ لا دل سے بجا	کام کر ہے جس میں شوہر کی رضا
گھر میں آوے جبکہ او اے خوبرو	چھوڑ کر سب کام کو جا روبرو
کس پہ ظاہر کر نکو اس کی خطا	تو بنا کر آپ کو اس کو بتا
رات دن حق میں اس کے کر دعا	سب کہیں گے آفریں اور مرحبا

در بیان آداب زوجہ بہ زوج

عورتاں کے حق میں سن اے باصفا	آپ فرمائے محمد مصطفیٰ
یہ غریباں ہیں تمہارے ہاتھ میں	مت ستاؤ انکے تئیں کس بات میں
ان کو راضی جو رکھے گا صبح و شام	پائے گا جنت میں او بالا مقام
ہے یہ عورت کا ادب تیرے اوپر	پیار سے رکھ اس کے اوپر تو نظر
زندگی کر عزت و غیرت کے ساتھ	اس سے ہرگز کر نکو غیبت کی بات
یا کبھو تقصیر اس سے ہو اگر	دے نصیحت اس خطا سے درگذر
آخرت کے فائدے جو کچھ کہ ہیں	اے برادر تو سکھا دے اس کے تئیں
اس کو گالی دے نکو اے نیک خو	اور زیادہ عیب جو اس کا نہ ہو
کس کے گھر کو اس کو جانے دے نکو	فاحشہ کو گھر میں آنے دے نکو

در بیان آداب سلطان و وزیران و امیران

بول بہت او جاہل کس کے روبرو
بھی وزیراں اور امیراں کا ادب

در بیان آداب آشنا و علماء

اور دنیا بیچ تو غمخوار ہو
آخرت کے کام میں تو یار ہو

در بیان آداب رفتار و نشست و برخاست

در بیان آداب رفتن مجلس

یا بھی یہ مجلس کا ادب سن حق شناس
تا پہن کر مجلس کو جاؤ بر لباس
دور سے مجلس پہ کر اول نظر
دوست کے نزدیک جا کر لے مقام

ایک دل ہو غائبانہ اور حضور	بدگماں اور عیب جوئی ہو دُور
کام جو کچھ اس کو نامنظور ہو	بھائیجاں اس کام سے تُو دُور ہو
گر خطا اس سے کبھو ہو درگذر	حق میں اس کے تُو دُعائے خیر کر
عالموں کا بھی یہی ہے سُن ادب	اے برادر مت بسر رکھ یاد اب

در بیان آداب ہمسایہ

بھائی جاں تُو دیکھ جا قُرآن میں	جس سے ہمسایہ ہو خوش ہر آن میں
ہو خُدا سے اس پہ رحمت کی نظر	ہے اُسے یاقوت کا جنّت میں گھر
مصطفیٰ اس باب میں ایسا کہے	جس سے ہمسایہ ہمیشہ خوش رہے
جائے گا جنّت کے اندر سرخرو	بھی رہیں گے حُور اس کے روبرو
یہ ادب ہمسایہ کا ہے مختصر	آخرت کے فائدہ کی دے خبر
بھی خوشی سے اس کی ہو حاجت روا	ہو اگر بیمار اس کی کر دوا
اس کو زحمت دے نکو ہرگز کبھو	کوئی خطا گر اس سے ہووے کر عفو

در بیان آداب لباس

یاد رکھ ہر ملک میں اے حق شناس	پہن جیسا ہو بزرگوں کا لباس
یعنے وہاں کے عالماں اور فاضلاں	پہنتے ہیں پہن ویسا بھائیجاں
خوب تر پہنو بدستورِ عرب	مختصر ہے یاد رکھ تو یہ ادب

در بیان آداب سلام

در بیان آداب استقبال

ہیں خلیفے چار ؓ ہیں برحق علیؓ	باحیا و باشجاعت ہیں ولی
آئی جنت کی بشارت اسکے تئیں	چار ہیں یہ چھ سناؤں تجکو میں
بوعبیدہؓ، عبدالرحمنؓ و سعیدؓ	ہے زبیرؓ و سعدؓ و طلحہؓ اے حمید

در بیان تعظیم آلِ نبی علیہ السلام

دیکھ تو آلِ نبی کی شان میں	حق تعالیٰ کیا کہا قرآن میں
اے برادر ہے حدیثوں میں بیاں	فرض تعظیم اُن کی ہے بر مومناں
جو محبت آل کی دل سے کیا	خُوب جانو ہو گیا وہ اولیاء

در بیان تعظیم ازواجِ نبی علیہ السلام

عورتاں حضرت نبیؐ کی نیک نام	سُن یہ ماواں مومناں کی ہیں تمام
اُن کی ہے تعظیم واجب بھائیجاں	دیکھ جا قرآن میں ان کا بیاں
مصطفےؐ ایسا کہے ہیں نیک ذات	جو رکھا تعظیم انکی دل کے سات
آگ دوزخ کی رہے اس پر حرام	آخرت میں اس کو ہے جنت مقام

در بیان تعظیم صحابۂ نبی علیہ السلام

مصطفےؐ کے ہیں صحابوں کا بیاں	اُن کی ہے تعظیم واجب مومناں

در بیان نسب نامہ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

در بیان فضیلت درود خواندن

میں ہوں ظاہر اور باطن بھی ہوں
میں ہوں اول اور آخر بھی ہوں
اس لئے پیدا کیا میں نے تجھے
کون ہوں تا تو پہچانے مجھے
[illegible]
میں دیا میں جان دیا انسان کیا
تو عدم تھا ایک نطفہ سے وجود
اب کہا انسان کی یوں شان میں
وحی کہا کہ یاد ای جان میں

پڑھ درود اں مصطفےٰ پر اے پسر	ہووے تیرا خاتمہ ایمان پر
جو درود اں اُن پہ بھیجے با صفا	اس کے حامی ہیں محمد مصطفےٰ
پڑھ درود اں مصطفےٰ پر اے حیات	پائیگا تُو رحمتِ حق اور نجات
بھائی احوالِ نبی اب ہوئی تمام	مصطفےٰ پر ہو درود اں اور سلام

تمام شد احوال النبی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا الٰہی یا الٰہی یا رحیم	یا حلیمی یا حلیمی یا کریم
اب بحق مصطفےٰ اور فاطمہؓ	تو ہمارا خیر سے کر خاتمہ
مصطفےٰ پر جان میرا ہے نثار	آل اور اصحاب پر بھی بار بار

در بیان ایمان

دل سے اب ایمان یوں لا یا ہوں میں	ایک ہے رب نہیں شریک ہے اسکے تیں
اس کے ناماں اور صفاتاں پاک ہیں	ہیں فرشتے اور کتاباں اس کے تیں
نیک اور بد حق سے ہے جانا ہوں میں	رب ہے راضی نیک سے اور بد سے نہیں
بعد مرنے کے اُٹھیں گے انس و جن	ہے قیامت سب کے اوپر ایک دن
مصطفےٰ افضل نبیاں کی ہیں رسول	دل سے اپنے میں کیا سب کو قبول
مصطفےٰ کے یار افضل ہیں ولی	بوبکرؓ، عثمانؓ، فاروقؓ و علیؓ

در بیان موجب خلقت انسان

در بیان ظہور علامات پیش از نزول موت

بائیں پہ احوال قیامت اے حبیب
باخبر ہو وقت آیا عنقریب
موت سے کئی روز آگے اے پسر

[illegible]

در بیان [illegible]

چھوڑ کر جاتا ہے تو اب یہ جہاں
اس جہاں سے پھر کے آتا ہے کہاں

تو یہاں سے جائے گا کلمہ کے سات
راحتاں ہیں اور تجھکو ہے نجات

آخرت کا ہے تجھے توشہ اگر
کام آئے آج تیرا ہے سفر

نیک تیرا ہے عمل سب خیر ہے
نعمتاں ہیں اور تجکو سیر ہے

آج تو توبہ سے ہے جاتا اگر
ہے تجھے یاقوت کا جنت میں گھر

آج کے دن ہے تجھے آوارگی
ہے یتیمی بے کسی بے چارگی

آج کے دن کوئی نیں آتے ہیں کام
دیکھ لے اب حال تیرا والسلام

در بیان گفتن قابض ارواح پیش از قبض روح

قابض ارواح یوں میت کے تئیں
بولتا ہے آج تیرا کوئی نیں

آج کے دن گور تیرا گھر ہوا
وارثوں کی ملک تیرا زر ہوا

تھا غنی تو آج کیا محتاج ہے
سب متاع زندگی تاراج ہے

ہو گئے ہیں آج فرزنداں یتیم
مہرباں نیں کوئی تیرا جز رحیم

آج کا دن کیا ہوا ہے ناتواں
مال تیرا دوست تیرے ہیں کہاں

کون دیوے اب دلاسا دلبری
نا کریں گے گور میں کوئی یاوری

سر پہ تیرے آج خواری ہے گدا
نیں ہے والی کوئی تیرا جز خدا

نیک ہیں تو آئیں گے خدمت میں حور
راحتاں ہیں نعمتاں ہیں اور سرور

در بیان حالت سکرات

بولتے یعقوبؑ دل میں سوز ہے — ہائے کیا سکرات کا اک روز ہے

یاد کر سکرات کو بے اختیار — رات دن تھے آہ یوسف زار زار

آہ کیا ایوبؑ کی زاری کہوں — رات دن جاری تھا آنکھوں سے خوں

آہ وزاری یہ اٹھی یونسؑ کے تئیں — ہائے ایسا وقت نہیں دنیا میں کہیں

تھا سلیمانؑ کو یہ غم دن رات کا — ہائے مجھ کو خوف ہے سکرات کا

کیا کہوں میں حالِ موسیٰؑ بھائیجاں — رات دن آنکھوں سے تھا پانی رواں

بولتے الیاسؑ یوں کیا وقت ہے — ہائے دن سکرات کا کیا سخت ہے

بولتے رو رو کے ہارونؑ سربسر — ہائے کیسا روز ہے او سخت تر

حالِ عیسیٰؑ کیوں کروں میں اب بیاں — آنکھ سے تھا رات دن پانی رواں

مصطفےٰؐ یوں بولتے با درد وسوز — ہائے کیا سکرات کا ہے سخت روز

ہائے کیسا سخت دن ہے اوکبل — خوف سے آتی ہے اب چھاتی ابل

ناخدا پیدا مجھے کرتا اگر — ہائے یہ دن نا کبھو آتا نظر

انبیا کا حال تھا یہ بھائی جاں — اولیاء کا حال کیا بولوں بیاں

رات دن تھی آہ وزاری ان کے تئیں — ہائے ایسا سخت دن دنیا میں نیں

کیا ہمارا حال ہو انصاف کر — ہیں ہمیں اس روز سے اب بے خبر

ہائے کیا سکرات کا ہے ابتدا — مختصر دو بات اس کی سن گدا

بیکلی ہوتی ہے اپنی جان پر — آگ پر بھنتا ہے کوئی اپنا جگر

در بیان نزع روح از بدن

وقت خروج روح

اس طرح کھاتا ہے تن سوزش و تاب

سیخ کھاتا آگ پر ہے جوں کباب

یوں گراں ہوتا ہے سینہ بھائیجاں

تن پہ میرے پیرہن ہے سوکفن | ہائے ہائے آج میں ہوں بیوطن

ہائے کیا شامِ غریباں آج ہے | ہاں کیا صبحِ یتیماں آج ہے

ہائے ہائے گور اب خانہ ہوا | جائے میری ہائے ویرانہ ہوا

کیا گذرتا گور میں ہے حال آج | سر پہ میرے ہائے کیا آتا ہے آج

دوست میرے ہوگئے مجھ سے جدا | نیں ہے میرا کوئی وسیلہ جز خدا

ہائے ہائے میں ہوا مسکین غریب | ہے یتیمی بے کسی میرے نصیب

ناکریں گے یاد مجھ کو دوستاں | نا رہے گا گور کا میری نشاں

ہائے ہائے میں خطا کیسی کیا | میں خدا کی راہ میں میں کچھ دیا

ہائے کرتا میں خدا کی بندگی | آج نا ہوتی مجھے شرمندگی

بھائی جان اپنا کیا تو پائے گا | نیں چھڑانے گور میں کوئی آئیگا

دربیان تسلّی نمودن بہ فرزنداں

دیکھ میت طفلگاں کا پیٹنا | بولتا ہے اُن کو سمجھا اور منا

پیار کر کر بھی لگا سب کو گلے | بولتا ہے اے پیارے ہم چلے

اے یتیماں تم دکھیارے ہونکو | حق تمھارا ہے تمھیں اب رونکو

آج تم پر ہے یتیمی بے کسی | کوئی والی نیں تمھارا اور وصی

ہائے ہائے کیا یتیماں ہوگئے | ہائے ہائے کیا غریباں ہوگئے

دربیان وداع نمودن میت بہ فرزنداں

ہائے کیسی ہے جُدائیٔ الوداع
آج تم پر بے کسی ہے الوداع
ہائے ہائے اے غریباں الوداع
وقتِ فرصت نہیں رہا ہے الوداع

کیا جُدائی آج آئی الوداع
نہیں تمھارا کوئی واعی الوداع
ہائے ہائے بے نصیباں الوداع
دیو مجکو اب رضا ہے الوداع

در بیان آمدن ندا از آسمان بہ میت

آسماں سے اس کو آیا ہے ندا
تجھ پری کو ایک پہنا کر کفن
ہائے ہائے تجھ سری کے حور کو
تجھ سری کے چاند کو کر دردناک
ہے تیرا گلبدن اور سرو قد
ہائے کیسا تو انتھا یک آفتاب
تو انتھا دل کے چمن کا ہائے پھول
ہائے کیسا کیا انتھا تو نُور تن
ہائے کیسا لعل تھا یاقوت تھا
کیا چھپایا سر کفن کے چاک میں
ہائے کیسا تھا چراغِ خاندان

آج تیرا کوئی نہیں ہے جز خُدا
کیا چھپائے خاک میں نازک بدن
سب چلے ہیں کر حوالے گور کو
کس قدر لادے ہیں نازک تن پہ خاک
کیوں رہے گا خاک تیرا ہے لحد
ہائے کیسا تو انتھا یک ماہتاب
کیا پڑی ہے آج تجھ پہ خاک دُھول
ہائے کیسا تن پہ تیرے ہے کفن
جان کو باتوں سے تیری قوت تھا
چاند صُورت سو رہا کیا خاک میں
آج تجکو گل کیا بادِ خزاں

در بیان گفتن موت بہ میت

موت جا کر بولتی میت کے ساتھ — کیا سبب روتا ہے تو مل مل کے ہاتھ

تجکو نیں تھی آج کے دن کی خبر — آہ و زاری آج کی ہے بے اثر

نیں خبر تھی مر گئے ہیں انبیا — نیں خبر تھی مر گئے ہیں اولیا

چاند صورت کے ہزاروں آفتاب — بادشاہاں اور امیراں بے حساب

ہائے ہائے کئی ہزاروں خوبرو — تھی انھوں کے دل میں کیا کیا آرزو

کیسے کیسے نوجواں اور سرو قد — ہائے ہیں ہاتھوں سے میرے او لحد

کیا سبب ہے تو جان کر انجان تھا — کیا خطا کیسی کیا نادان تھا

در بیان ندا کردن گور بہ میت

بولتی یوں گور اس کو اے کُبل — کاہے کو روتا ہے اپنے ہاتھ مل

کاہے کو بے فائدہ اب رو دیا — ہائے کیسا وقت اپنا کھو دیا

نیں گیا تھا ہائے گورستان پر — نیں کیا تھا تو مزاروں پر نظر

نیں خبر تھے انبیا اور اولیا — بادشاہاں نامور بے انتہا

ہائے ہائے خاک میں سب گل گئے — خاک میں سب خاک ہو کر مل گئے

نیں رہا ہے نام اُن کا اور نشاں — گم ہوئے ہیں خانماں اور خانداں

نیں کسی کو نام سے ان کے خبر — نیں جہاں میں حال کا اُن کے اثر

تن دیا میں جاں دیا ایمان دیا — کیسے کیسے تجھ پہ احساناں کیا

تو عدم تھا میں دیا تجکو وجود — اور فرشتوں سے دلایا میں سجود

کیا اتھا تو کیا ہوا رکھنا ہے یاد — مہر میری لاکھ ماں سے ہے زیاد

کیا گناہ کیسے کیا ہے تو عظیم — رونکو میں مہرباں ہوں اور رحیم

جیسے ماں بچوں کے اوپر مہرباں — ہوں زیادہ اس سے تجھ پر مہرباں

دیکھ رب کی مہربانی بھائیجاں — کھونکو تو عمر اپنی رائگاں

در بیان نصیحت کردن ارواح دوستاں را

مردگاں آتے ہیں سن اس بات کو — گھر کو اپنے شب جمعہ رات کو

بولتے ہیں سب کے تئیں ہو زار زار — زندگی کا کچھ نہیں ہے اعتبار

عمر اپنی رائگاں تم کھونکو — آخرت میں سخت رسوا ہونکو

ہم اگر کرتے خدا کی بندگی — ہم کو ہوتی نہ کبھو شرمندگی

محنتوں سے زر کو ہم پیدا کئے — رائگاں آخر کے تئیں ہم کو دئے

ہم خدا کی راہ میں دیتے اگر — آج ہوتی ہم پہ رحمت کی نظر

ہوگئی ہم سے خطا اے دوستو — تم کبھو اس بات سے غافل نہ ہو

تم خدا کے واسطے نیکی کرو — مصطفیٰؐ کے واسطے نیکی کرو

وقت اب ہے چھوڑ دو بدچال کو — دیکھ لو آخر ہمارے حال کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تو ہمارا ہے وسیلہ ہم کو بس — تجھ بغیر از کوئی نیں فریاد رس

تجھے ہمیں نابود نیں ہے ہم کو بود — پائے ہم سب نور سے تیرے وجود

نیں ہے تجھ بن رحمۃ للعالمیں — کر شفاعت یا شفیع المذنبیں

دیکھ کر امّت کے تئیں ہو بیقرار — سر برہنہ پا برہنہ زار زار

جیسا ماں کا پیار ہے بچوں اوپر — اس طرح سے سب کے تئیں وہ پیار کر

آہ و زاری سے کہیں گے رحمتی — امّتی یا امّتی یا امّتی

امّتی تم غم نہ دے اب ہونکو — ہیں تمہارا ہوں وسیلہ رو نکو

پیار میرا باپ ماں سے ہے زیاد — امّتی یا امّتی رکھتا ہوں یاد

دیکھ کر روتا ہوں تم کو زار زار — ہونکو اے امّتی تم بے قرار

آنکھ سب کی پونچھ اپنے ہاتھ سے — کر تسلّی سب کے تئیں سب بات سے

پیار کر کے بھی لگا سب کو گلے — سر برہنہ عرش کے جا کر تلے

یوں کہیں گے کر کے سجدہ تب نبیؐ — بخش دے امّت کو میری یا ربی

امّتاں کی کر شفاعت مصطفےٰؐ — امّتاں کو حوض کوثر پر لے جا

اپنے ہاتھوں سے نہلاویں سب کے تئیں — اپنے ہاتھوں سے پلاویں سب کے تئیں

آئیں گے جنّت میں سب کو ساتھ لے — امّتاں کا ہاتھ اپنے ہاتھ لے

جس قدر ہے جس کے تئیں علم و عمل — اس قدر ہے اس کو جنّت میں محل

راحتاں ہیں کئی طرح کی راحتاں — نعمتاں ہیں کئی طرح کی نعمتاں

در بیان خصوصیت شفاعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

در بیان اثبات شفاعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

ایک سو معراج ہے اے نیک نام — دوسرا ہے سو شفاعت کا مقام

در بیان ناصب لواء حمد رسول مقبول علیہ السلام

ہے محمدؐ کے علم کا حمد نام — دیکھ کر محشر میں اس کو خاص و عام
یوں کہیں گے جائے یہ محمود ہے — یہ محمدؐ کے لئے مقصود ہے
انبیاء سایہ میں اس کے آئیں گے — سب شفاعت مصطفیٰؐ سے پائیں گے

در بیان شفاعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

حشر کا دن ہوئیگا جب آشکار — انبیاء رونے لگیں گے زار زار
اولیا کی آہ و زاری کا بیاں — نیں کہا جاتا ہے سن اے بھائیجاں
آئیگا خورشید نیزے خاص پر — نا کرے گا کس کے اوپر کوئی نظر
یوں چلے تن سے پسینہ چوکدن — اُسمیں غوطہ کھائیں گے سب مرد و زن
چو طرف سے سب فرشتے گھیر کر — آ گھیریں گے سب کو کر زیر و زبر
تخت رب کا بھائیجاں اس آن میں — لا رکھیں گے حشر کے میدان میں
حق تعالیٰ آئے گا انصاف پر — ہوئیگا ہر اک کا ظاہر خیر و شر
یک طرف میزان کا ہووے ہجوم — یک طرف سے ہو عمل نامہ کی دھوم
یکطرف سے ہو جہنّم کا خروش — یکطرف سے پُل کا ہووے بسکہ جوش

ہو گئے ہم بیکساں خوار و ذلیل
نہیں وسیلہ کوئی تجھ بن اے خلیلؑ

آہ روکر یوں کہیں گے کیا کروں
تم سری کا میں پریشان حال ہوں

ہائے کیسا آج میں ہوں بے حواس
جاؤ تم روتے ہوئے موسیٰؑ کے پاس

وائے ویلا آہ کرتے سب جنے
آئیں گے روتے ہوئے موسیٰؑ کنے

آہ وزاری سے کہیں گے اسکے تئیں
بیکساں ہیں بے سر و ساماں ہیں

آہ کرتے کانپتے ہیں ہم تمام
آہ وزاری کی مچی ہے دھوم دھام

ہم یتیماں دل جلے ہیں اور جگر
آج کا دن تو کرم کی کر نظر

آہ موسیٰؑ یوں کہیں گے سب کے تئیں
حال اپنا دیکھ کر روتا ہوں میں

کس طرح مانگوں شفاعت رب کنے
جاؤ عیسےٰؑ پاس مل کر سب جنے

آہ وزاری سے پھرینگے سب جنے
آئیں گے روتے ہوئے عیسیٰؑ کنے

آہ و زاری سے کہیں گے اس کے تئیں
آج تجھ بن کوئی وسیلہ ہم کو نہیں

سب دکھیارے اور بچارے ہیں غریب
ہو گیا ہے رنج و غم ان کے نصیب

ہم یتیماں بے امن ہیں بے وطن
رنج و غم سے دیوے ہمارے تئیں امن

یوں کہیں گے سب کی دلداری کے سات
نام رے سے تم کو ہووے گی نجات

اب محمدؐ پاس جاؤ مل تمام
ہے محمدؐ کو شفاعت کا مقام

ہے وسیلہ آج او ہم سب کے تئیں
اس کے غیر از کوئی وسیلہ ہم کو نہیں

ہیں محمدؐ فخر تاج مرسلاں
ہیں محمدؐ خاتم پیغمبراں

در بیان احوال جنت

اہل جنت نوجواں ہیں مرد و زن
ماہ صورت نیک خو نازک بدن
جائیں عالم ان کی انگلی کا اگر چھلے کا نور
ہے نور ہوئی چاند و سور
راحتیں پائیں نہیں غم ہے کسی کو
دل جو کچھ چاہے سو حاضر ہے تمام
حور و غلماں اچھے ہیں باندی غلام

در بیان مراتب اہل جنت

اہل جنت کے سو طبقے ہیں چار
عالماں ایسا کہ تفصیل وار
پہلے اُن میں انبیاء نیک نام
منبراں پر انبیاء کو ہے مقام
دوسرا اولیاں کا طبقہ ہے
جائے اُنکی تخت پر
تیسرا طبقہ عالماں کا
کرسیاں پر اُنکی جاگہ ہے

نعمتاں ہیں جس کو جو درکار ہے	سب سے بہتر نعمتِ دیدار ہے
کب تلک یہ گفتگو بس کر حیات	مانگ رب سے یہ دُعا اب دل کے سات
رکھ مجھے اُمّت میں اسکی اے رحیم	موت دے ملّت میں اسکی اے رحیم
اب شفاعت نامہ یہاں سے ہے تمام	مصطفےٰ پر ہوں درود اور سلام

تمام شد شفاعت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ اول و آخر توئی	اللہ اللہ باطن و ظاہر توئی
اللہ اللہ غیر نہیں موجود ہے	حق توئی موجود اور معبود ہے
کیا حقیقت دوجہاں کی ہے عدم	اُن پہ چمکا جب ترا نُورِ قدم
نیست تھے سب ہوگئے ہستی نما	ہیں پینے کے جام سے ہستی نما
واسطہ اُس نُور کا ہے مصطفےٰ	مصطفےٰ پر ہو درود باصفا

در بیان اثبات رویت او تعالیٰ

دیکھ جا قرآن میں اے بھائی جاں	رب کیا دیدار کا ایسا بیاں
مومناں جنّت کے اندر آئیں گے	بے جہت دیدار رب کا پائیں گے
یعنی دیکھیں گے مجھے مومن تمام	مست بیخود رہیں گے صبح و شام
مصطفےٰ دیدار میں فرماتے ہیں	مومناں دیکھیں گے اپنے رب کے تئیں

پھر دوسرا

چار واں طبقہ ہے باقی مومناں
سو باقی اُنکی جاگہ ہے بہا ...

در بیان احوال یوم المزید

اب بیاں دیدار کا یوم المزید
روز ہے دیدار کا ...
حاجیاں اس روز ... اہل جنت ...
اپنے رب سے ... خاص و عام
اللہ اللہ ... سب ... بالا تمام

در بیان ضیافت ... حق تعالیٰ

... اللہ ... سب ...
حق تعالیٰ ... کا جب ...
مومناں

مومناں ہیں ہُوں تُمھارا میزباں   ہیں تمہیں سب آج میرے میہماں
صاحباں آکر دُھلاویں سب کے ہاتھ   لارکھیں گے نعمتاں تعظیم ساتھ
ہووینگے کھائیسے فارغ جب تمام   خلعتاں پاویں گے ہر اک خاص و عام
یعنے سب کو خلعتاں دے کر خُدا   یوں کریگا بعدازاں انکو ندا
اب رہو تُم منتظر دیدار کے   مستعد ہو دیکھنے دل دار کے

در بیان تجلّی نمودن حق تعالیٰ

رب کرے گا یک تجلّی کا ظہور   ہووےگا ہر یک بدن یک جسم نُور
جب کرے گا نُور ہر تن میں اثر   بلکہ ہر ہر بال پر لیوے گذر
نا رہے گا جب مقیّد جسم و جاں   بے جہت ہو جائے گا اور بے مکاں
یعنے سر سے پاؤں تک ہو یک بدن   ہر صفت اس طور سر تا پا بدن
ہووےگا ہر یک صفت کو یہ مقام   کیا سماعت کیا بصارت کیا کلام
جب ہُوا لائق اونے دیدار کا   دیکھنے کا تاب ہو دلدار کا

در بیان آمدن رسولؑ از حق تعالیٰ

حق تعالیٰ بعد ازاں بھیجے رسولؑ   وہ کہے گا سب کے تیں پاکر نزول
دیکھنے کا تاب بخشا ہے خُدا   حق طرف سے تُم پہ ہے اب یہ ندا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ حق کے بعد ہے نعتِ رسول ؐ — اس بیاں کو دل سے کر اپنے قبول
یاد جس کو اس قدر جب نا رہے — عالماں جب اس کے تئیں کافر کہے
چھ برس کا طفل جب ہو کہا ئیجاں — یہ سکھانا اس کے تئیں ہے باپ ماں
بول اللہ ہے ہمارا غیر نئیں — ایک وہ ہے نئیں شریک ہے اسکے تئیں
ہم عدم تھے وہ دیا ہم کو وجود — اس کے غیر از کس کے تئیں نئیں ہے سجود
وہ اتھا جب کوئی نئیں تھا اسکے سات — جو اتھا ہے آج ویسی اسکی ذات
پاک وہ ہے عیب اور نقصان سے — اور صفاتاں اسکی ہیں اس شان سے
ہیں محمد ؐ رب کے بندے اور رسول ؐ — ہیں کیا اُنکی رسالت کو قبول
ہیں فرشتے بے نہایت رب کے تئیں — سب فرشتے پاک اور معصوم ہیں
ہیں کتاباں رب کے تئیں مشہور چار — اُن میں قرآں معتبر ہے دوستدار
ہیں رسولاں رب کے تئیں سب باصفا — سب میں افضل ہیں محمد مصطفےٰ ؐ
رب نبوت ختم اُن پر کر دیا — اُن کے تئیں معراج بس حق نے دیا
آئیگی سب پر قیامت ایک دن — پھر اُٹھیں گے ایکدن سب انس و جن
نیک و بد ہے رب سے با حکمِ قضا — نیں بدی پر رب کی ہے ہرگز رضا
گور میں ہووے سوالاں اور جواب — نیک کو ہیں راحتیں بد کو عذاب
حوض و جنت دوزخ اور نامہ عمل — ہے ترازو بعد ازاں پُل ہے کبل

اور تصدیق سے بولتا ہوں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
بندے خدا کے اور پیغمبر خدا کے ہیں. اے عزیز محمد کی ثنائیں اور فضیلتیں
تمام قرآن شریف ہے. اس کی دو آیتیں یہ ہیں: قولہ تعالیٰ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں ہے محمد باپ کسی ایک کا تمہارے سے ولیکن ہے
رسول خدا کا اور تمام خاتم پیغمبراں کا قولہ تعالیٰ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اور نہیں بھیجے ہم تیرے تئیں اے محمد مگر رحمت واسطے
عالم کے قولہ تعالیٰ قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق آیا تمہارے تئیں اللہ کی طرف سے محمد اور قرآن
شریف قولہ تعالیٰ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا. فرمایا اللہ تعالیٰ تحقیق اللہ اور
فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں اوپر محمد کے اے لوگو ایمان لائے ہوئے درود اور
سلام بھیجو تم اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فصل فضیلت اور شان ہیں
اہل بیت کے مراد اہل بیت سے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور ازواج
طاہرہ پیغمبر علیہ السلام کے ہیں. اے عزیز ثنائیں اہل بیت کے
چالیس پر پانچ آیتیں ہیں اور دو سو چار حدیث مشہور ہیں -
ان میں سے دو تین آیت اور دو چار حدیث بیان کرتا ہوں - قولہ

اے عزیز جمہور صحابہ کی فضیلت اور ثنا میں سترہ روایتیں ہیں
اور دو سو پندرہ حدیث مشہور
یہاں ان میں سے دو تین آیت
اور دو چار حدیث بیان کرتا ہوں
وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے سبقت کرنے والے
وہ لوگ اول جو اول ہیں مہاجرین
اور انصار سے وہ لوگ شتابی

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا دوستی میرے اہلِ بیت کی واجب ہے اُوپر اُمّت میری کے فصل خصوصاً حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کی ثنا مین دوسو سات حدیث مشہور ہیں۔ ان میں سے تین چار حدیثیں بیان کرتا ہوں حدیث اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ هُمَا رَیْحَانَتَیَّ مِنَ الدُّنْیَا پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ دو گلِ خوشبو میرے ہیں دُنیا میں سے حدیث اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ سردارانِ جوانانِ اہلِ جنّت کے ہیں۔ حدیث هٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا بِنْتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحْبِبْ مَنْ یُّحِبُّهُمَا پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا یہ دونوں فرزند میرے ہیں اور فرزند میری بیٹی فاطمہؓ کے ہیں۔ خُداوندا دوست رکھتا ہُوں میں ان دونوں کے تئیں تو بھی ان دونوں کے تئیں دوست رکھ اور ان دونوں کے تئیں جو کوئی دوست رکھتا ہے اس کو بھی دوست رکھ۔ حدیث مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَیْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی میرے تئیں دوست رکھتا ہے اور دل سے حسنؓ اور حسینؓ کو اور علیؓ اور فاطمہؓ کو دوست رکھے میرے ساتھ جنّت میں داخل ہوگا۔ حدیث حُبُّ اِبْنَایَ وَاجِبٌ عَلٰی اُمَّتِیْ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا دوستی حسنؓ اور حسینؓ کی واجب ہے اُوپر میری اُمّت کے فصل

ہدایت پاؤگے تم۔ حدیث : مَنْ اَحَبَّ اَصْحَابِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ
اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰہَ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی دوست رکھا
اصحاب کو میرے پس تحقیق دوست رکھا میرے تئیں اور جو کوئی دوست رکھا میرے
تئیں پس تحقیق دوست رکھا اللہ تعالیٰ کو حدیث اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ رَجُلًا
مِنْ اُمَّتِیْ خَیْرًا اَلْقٰی حُبَّ اَصْحَابِیْ فِیْ قَلْبِہٖ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا
جب کرتا اللہ تعالیٰ کسی ایک اُمت سے میری خوبی چاہے تب محبت میرے اصحاب کی
اس کے دل میں ڈالتا ہے۔ حدیث حُبُّ اَصْحَابِیْ اِیْمَانٌ وَبُغْضُھُمْ
کُفْرٌ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا دوستی میرے اصحابوں کی ایمان ہے اور بغض
رکھنا ان سے کفر ہے۔ فصل اے عزیز مخصوص فضیلت بیچ حضرت
ابوبکر صدیق رض کے نو دپر چار آیت اور ایک سو گیارہ حدیث مشہور ہیں۔ ان
میں سے دو تین آیت دو چار حدیث بیان کرتا ہوں قولہ تعالیٰ وَسَیُجَنَّبُھَا
الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی فرمایا اللہ تعالیٰ نے
اے محمد دور رہے گا آتش سے ابوبکر رض جو دیتا ہے مال آپ کا پاتا ہے
پاکی اور نیک نامی۔ قولہ تعالیٰ : فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ نازل کیا اللہ
تعالیٰ نے تسلی دل کے تئیں ابوبکر رض کے۔ قولہ تعالیٰ : ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے دونوں یعنی محمد اور ابوبکر رض صدیق غار ثور کے تھے
حدیث : مَا صَبَّ اللّٰہُ شَیْئًا فِیْ صَدْرِیْ اِلَّا وَقَدْ صَبَّہٗ فِیْ

اے عزیز جب کہ ازواج نے پیغمبر علیہ السلام سے حضرت عمرؓ کے روبرو آکر
سوال کیا عمرؓ دل میں لائے عورتاں آسرے سے پردے کے گفتگو کرنا
خوب ہے اسی وقت اللہ تعالیٰ پیغمبرؐ پر یہ آیت نازل فرمایا **قولہ تعالیٰ:**
فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ پس سوال کرو تم پردے کی آڑ سے
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ البتہ پیدا کیا ہم نے آدمی
کو خاک سے۔ اے عزیز اس آیت کو سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا **فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ**
اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اللہ تعالیٰ نے موافق رائے حضرت عمرؓ کے پھر وہی آیت
نازل فرمائی۔ اے عزیز حضرت عمرؓ نے رسول علیہ السلام سے عرض کیا جو واسطے
مصلے کے مقام ابراہیمؑ بہتر ہے اسی وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى **حدیث** لَوْ كَانَ بَعْدِيْ
نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا اگر
ہوتا بعد میرے پیغمبر البتہ ہوتا عمرؓ ابن الخطاب حدیث عُمَرُ سِرَاجُ
اَهْلِ الْجَنَّةِ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا عمرؓ چراغ اہل جنت کا ہے۔
حدیث: اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ پیغمبر علیہ السلام
نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے جاری کیا حق کو اوپر زبان عمر رضی اللہ عنہ کے
حدیث اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ يَا عُمَرُ پیغمبر علیہ السلام نے
فرمایا تو میرے سے اور میں تیرے سے ہوں اے عمرؓ **حدیث:**

قَدِ اسْتَوْجَبَ النَّارَ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جنّت میں داخل کرے گا
اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے شفاعت سے عثمان رضی اللہ عنہ کی ستر ہزار
آدمی کے تئیں جو ہر ایک لائق دوزخ کے ہوں گے حدیث حُبُّ
عُثْمَانَ وَاجِبٌ عَلٰی اُمَّتِیْ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا محبّت عثمانؓ کی
واجب ہے اُوپر میری اُمّت کے **فصل** اے عزیز مخصوص فضیلت
ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک سو چالیس آیتیں اور دو سو چار حدیثیں
مشہور ہیں۔ اُن میں سے دو تین آیتیں اور دو چار حدیثیں بیان کرتا
ہُوں قولہ تعالیٰ: وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے سابقوں کا سابق محبّت اور ایمان میں رسولؐ کے
علی ابنِ طالب ہے قولہ تعالیٰ اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوا الَّذِیْنَ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوست تمہارا اللہ ہے اور رسولؐ
اس کا ہے اور وہ شخص یعنی علی ابنِ ابی طالب جو فقیر کو صدقہ دیا۔
حدیث: عَلِیٌّ بَابُ حِطَّةٍ مَنْ دَخَلَ مِنْهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ
خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ
دروازہ مغفرت کا ہے جو کوئی دروازے کے اندر آیا اور متابعت
کیا مومن ہے جو کوئی اس دروازے سے باہر گیا اور نافرمانی
کی وہ کافر ہے۔ حدیث: نَظَرُ عَلِیٍّ عِبَادَةٌ پیغمبر علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

عنہ اے عزیز جب وہ لوگ صدیقوں سے ہیں اور صالحوں سے ہیں اور مومنوں سے ہیں۔ اللہ ان سے راضی ہے وہ راضی ہیں اللہ سے۔ انکار ان آیتوں کا کفر ہے۔ حدیث: مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ پیغمبر علیہ السّلام نے فرمایا جو کوئی گالی دیا اصحاب کو میرے اُوپر اس کے لعنت خُدا کی اور ملائکہ کی تمام لوگوں کی لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ پیغمبر علیہ السّلام نے فرمایا لعنت خُدا کی اس پر ہوئے جو اصحاب کو میرے گالی دے۔ مَنْ سَبَّ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِیْ فَقَدْ حَرَّمَ شَفَاعَتِیْ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی گالی دے اصحاب کو میرے پس تحقیق شفاعت میری اُس پر حرام ہے حدیث: مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَقَدْ سَبَّنِیْ وَمَنْ سَبَّنِیْ فَقَدْ سَبَّ اللّٰہُ تعالیٰ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو گالی دے اصحاب کو میرے پس تحقیق گالی دی اس نے میرے تئیں اور جو کوئی کہ گالی دیا میرے تئیں پس تحقیق وہ گالی دیا اللہ تعالیٰ کے تئیں۔

یہ حدیثاں صحیح ہیں اور مشہور شرف الایمان ہے جو اس کا نام ہے لکھا اس کے تئیں حیات ضرور ہونی پر درود اور سلام

اختتام کتاب شرف الایمان و آغاز کتاب نجات نامہ

روزہ رکھنا زکوٰۃ دینا حج کرنا اے عزیز فرض اور واجب فرمان خدا
کا ہے سنت اور مستحب فرمان محمدؐ کا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرزند
عبداللہ کے وہ فرزند عبدالمطلب کے وہ فرزند ہاشم کے وہ فرزند عبدالمناف
کے ہیں۔ چار مذہب سنت جماعت ہیں۔ حنفی اور شافعی اور مالکی اور
حنبلی۔ اے عزیز نماز کے واسطے وضو فرض ہے۔ وضو میں چار
فرضاں ہیں۔ منہ دھونا، ہاتھ دھونا، سر کا مسح کرنا، پاؤں دھونا، ترتیب
وضو یہ ہے اول نیت وضو کی کرنا بعد دو ہاتھ منگٹاں تک دھو کر
تین بار مضمضہ یعنی کلی کرنا اور تین بار ناک میں پانی لے کر پاک کرنا، تین
بار منہ دھونا اور ہاتھ دونوں کہنیوں تک دھو کر تین تین بار پانی رواں
کر کے پاؤ سر کا مسح کرنا اور دونوں انگلیاں شہادت کی کانوں میں پھرا
کر دونوں انگوٹھے سے کان کے پیچھے مسح کر کے پیٹھ سے انگلیوں کی گردن
کا مسح کرنا کہنیوں پر ہاتھ پھرانا اور ٹخنوں تک پاؤں دھو کر خلال انگلیوں
کی کرنا۔ اے عزیز غسل چار سبب سے فرض ہوتا ہے۔ جنابت، احتلام،
حیض، نفاس، غسل میں تین فرضاں ہیں۔ غرغرہ کرنا، ناک میں
پانی لینا، تمام بدن تر کرنا، ترتیب غسل کی یہ ہے: اوّل پیشاب
کرنا، نجاست دھونا، وضو کر کے تمام بدن پر پانی پہنچانا۔
اے عزیز پانچ وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز فرض عین

واجب الوتر ہے وقت عشا کا غروب شفق سے صبح صادق تک ہے اے عزیز نماز میں تیرہ فرض ہیں اوّل سات احکام یہ ہیں کہ بدن اور کپڑا اور جگہ پاک رکھنا مرداں ناف سے زانو تک چھپانا عورتاں تمام بدن چھپانا اور نیت نماز کی کرنا اور وقت نماز کا جاننا اور منہ طرف قبلے کے کرنا ارکان یہ ہیں تکبیر تحریمہ قیام قرأت رکوع سجود قعدہ اخیر کا ہے۔ اے عزیز نماز میں چودہ واجباں اور بارہ سنتاں ہیں۔ ان دونوں کو ترتیب میں نماز کی بیان کرتا ہوں کہ یہ دستور نماز کا یاد رکھنا ہے، نماز فرض یا سنت ہووے یا واجب ہووے یا نفل الله اکبر بول کر

رکوع میں جانا رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین بار بولنا رکوع سے سر
اُٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بولنا پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ
بول کر سجدہ کرنا ہر ایک سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار بولنا سجدے
میں جاتے وقت اور سجدے سے سر اُٹھاتے وقت اُٹھتے اور بیٹھتے وقت
اَللّٰهُ اَكْبَرُ بولنا فجر اور مغرب اور عشا کی فرض اوّل کی دو رکعت میں
پکار کر پڑھنا ہے باقی تمام نماز میں آہستہ پڑھنا ہے۔ التحیات یہ ہے: اَلتَّحِيَّاتُ
لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ
وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ اے عزیز پانچ وقت کی فرض نماز پڑھنے کی ترتیب
یہ ہے اول باوضو اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بعد اس کے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بولنا بعد اس کے دو رکعت فرض فجر کی پڑھتا ہوں واسطے خدا کے اللہ اکبر بول کر ہاتھ باندھنا اگر ظہر ہے تو چار رکعت فرض ظہر کے پڑھتا ہوں واسطے خدا کے اللہ اکبر بولنا نماز [illegible] ساتھ اللہ اکبر کے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر انگوٹھے کانوں کی لو کو لگا کر اللہ اکبر ساتھ ناف کے نیچے بایاں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ رکھ کر باندھنا

ثنا نماز

بعد اس کے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بول کر الحمد کا سورہ پڑھنا آہستہ بول کر [illegible] سورہ پڑھنا بعد اس کے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین بار [illegible] سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بول کر سجدہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى [illegible] بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سورہ [illegible]

کا اور ایک سورہ دوسرا پڑھ کر اللہ اکبر بول کر رکوع میں جانا تین بار سُبحان
رَبِّیَ الْعَظِیْم بولنا، سر اُٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ۔ رَبَّنَا
لَکَ الْحَمْدُ پڑھ کر اللہ اکبر بول کر سجدہ کرنا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
تین بار بولنا۔ اللہ اکبر بول کر بھی سر اُٹھا کر اللہ اکبر بول کر سجدہ
کرنا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار بول کر بھی سر اُٹھانا سیدھا پاؤں
کھڑا کر کے بائیں پر بیٹھنا پورا التحیات پڑھ کر سیدھے بازو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اور بائیں بازو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ بولنا۔ اگر تین
رکعت فرض ہیں تو بعد دو رکعت کے التحیات عبدہٗ ورسولہٗ تک
پڑھ کر کھڑا رہنا بِسْمِ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ کا سورہ پڑھنا، رکوع
اور سجود موافق دستور کے کر کے بیٹھنا۔ پورا التحیات پڑھ کر سلام دینا
اگر چار رکعت فرض ہیں تو دو رکعت پڑھ کر باقاعدہ بیٹھ کر آدھا
التحیات پڑھ کر اُٹھ کر دو رکعت میں ایک ایک بار بسم اللہ اور الحمد للہ
کا سورہ پڑھ کر موافق دستور کے رکوع اور سجود کر کے بیٹھنا پورا التحیات
پڑھ کر سلام دینا۔ اے عزیز تمام وقتاں کی سُنّت نماز پڑھنے کی ترتیب
یہ ہے دل میں نیّت نماز کی کرنا زبان سے بولنا سنّت نماز دو رکعت
فجر کی پڑھتا ہوں واسطے خُدا کے اللہ اکبر بول کر ہاتھ باندھنا اگر ظہر
کی سُنّت ہے تو ظہر کی چار رکعت سُنّت پڑھتا ہوں واسطے خُدا کے

سلام دینا دعاء قنوت یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ
بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ
وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ
وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ
عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ جس کے تئیں یہ دعاء قنوت یاد نہیں ہے تو
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ تین بار کہے۔ اے عزیز اگر فرض نماز امام کے ساتھ پڑھے
اس نہج سے نیت باندھنا۔ فرض نماز فلانے وقت کی پڑھتا ہوں واسطے خدا کے
تابع اس امام کے اللہ اکبر بول کر ہاتھ باندھنا ثنا پڑھ کر خاموش رہنا۔
جس وقت امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے مقتدی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہے
اور تابعداری امام کی کرے۔ قعدے میں التحیات پڑھے۔ اے عزیز مرد اور عورت
کے نماز کی ترکیب میں کچھ فرق ہے مگر فرق چار بات کا ہے۔ عورتوں
کو اذان اور اقامت نہیں ہے اور رکعت باندھنے کے وقت ہاتاں کاندھے
تک اٹھا کر سینہ پر باندھنا اور سجدے میں ران اور بازو اور
بغل ملانا اور بیٹھتے وقت دونوں قدم سیدھے طرف نکالنا تمام نماز
آہستہ پڑھنا۔ اے عزیز وقت ظہر نماز جمعہ کا ہے۔ جمعہ کی نماز میں اول
چار رکعت سنت ہیں بعد دو رکعت فرض ہیں بعد چار رکعت سنت ہیں
بعد دو رکعت سنت ہیں۔ ترتیب جمعہ کی یہ ہے چار رکعت سنت نماز

جمعہ کی پڑھتا ہوں واسطے خدا
کے اللہ اکبر بول کر ہاتھ باندھنا
موافق دستور کے چار رکعت
ادا کرنا بعد اس کے ہاتھ باندھ کر
وہ خطبہ سننا بعد اس کے امام کے
ساتھ نیت باندھنا کہ ساقط کرتا
ہوں ظہر کے فرض کو ذمہ سے
یوم کے ساتھ ادا کرنے نماز جمعہ
کے تابع اس امام کے اللہ اکبر
بول کر ہاتھ باندھنا اور
ثنا پڑھ کر خاموش رہنا اور
تابعداری امام کی کرنا قعدے
میں التحیات پڑھنا بعد اس کے
چار رکعت سنت اور دو رکعت
سنت موافق دستور کے ادا کرنا
اے عزیز ترتیب روزے رکھنے
کی یہ ہے کہ نیت روزے کی
کرنا پانچ گھڑی رات باقی رہے
تب سحور کرنا صبح سے شام تک
کھانے اور پینے اور جماع سے
دور رہنا۔ مغرب کی اذان
وقت افطار کرنا۔ اے
عزیز نماز کی ترتیب
عید الفطر کی

کانوں تک اوٹھا کر چھوڑنا چوتھی بار اللہ اکبر بول کر رکوع میں جانا موافق
دستور کے ادا کرنا اور خطبہ سُننا اے عزیز عید الضحیٰ کی بھی نماز کی
یہی ترتیب ہے لیکن ہاتھ باندھتے وقت عید الفطر کی جائے عید الضحےٰ
کا نام لینا ہے۔ فطرہ ہر ایک آدمی سے دو سیر گندم دینا ہے عید الضحیٰ
میں قربانی ہر ایک آدمی سے ایک بکرا دینا ہے اور صبح سے روز عرفہ
کے تیویس[23] نماز تک ہر ایک فرض نماز کے بعد ایک بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
پڑھنا۔ اے عزیز نماز تراویح کی بیس[20] رکعت ہیں۔ رمضان میں بعد نماز عشا کے
آگے واجب وتر کے پڑھنا ہے۔ جیسے سنّت نماز کی ترتیب یہ ہے نماز تراویح
کی وہی ترتیب ہے لیکن نیّت تراویح کی کرنا ہے۔ جماعت سے پکار کر
پڑھنا سنّتِ مؤکدہ ہے۔ تسبیحاں تراویح کی یہ ہیں: چار رکعت پڑھ کر
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بولنا اور دُعا کرکے اَلْبَدْرُ مُحَمَّدٌ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
بولنا پھر چار رکعت پڑھ کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَ
صَلُّوْا عَلَیْہِ بولنا اور دُعا کرکے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقِ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

ہوئے بدن پر ڈال کر غرغرہ اور ناک میں پانی پہنچا کر وضو کرانا اور ریٹھے
لگا کر پانی سے تمام بدن دھونا، سوکھی لنگی بدن پر ڈالنا کفن پہناتے
وقت دور کرنا۔ اے عزیز کفن مرد کو تین کپڑے ہیں۔ لفافہ اور ازار یہ
دونوں سر سے قدم تک لے کر ملا کر بچھانا کفنی پانچ ہاتھ کی لے کر پھاڑ کر پہنانا
اور کفن کو خوشبو لگانا۔ اگر میت عورت ہے تو سوائے اس تین کے
سینہ بند تین ہاتھ کا دراز دو ہاتھ کا چوڑا برابر سینہ کے درمیان میں
ازار و لفافہ کے دینا اور ایک دامنی مونڈے ہاتھ کی چوڑائی دو ہاتھ
کی درازی کر سر سے دو بازو پر ڈالنا۔ اے عزیز جنازے کی نماز کی نیت
اور ترتیب یہ ہے جنازے کی نماز پڑھتا ہوں چار تکبیر کے ساتھ
واسطے خدا کے اللہ اکبر بول کر ہاتھ باندھنا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ
غَيْرُكَ پڑھ کر اللہ اکبر بولنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَتَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ رَبَّنَا اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پڑھ کر اللہ اکبر
بولنا اگر میت بالغ ہووے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا
وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا
فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اگر

رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَھْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَوْلِیَآءِ اللّٰہِ وَاَنْبِیَآءِ اللّٰہِ وَصُلَحَآءِ اللّٰہِ وَفُقَرَآءِ اللّٰہِ وَمَسٰکِیْنِ اللّٰہِ وَجَمِیْعِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فاتحہ بول کر ایک بار الحمد کا سورہ اور تین بار قل ہو اللہ اور ایک بار درود پڑھنا آخر میں بولنا اگر حلال ہے تو نذر حق تعالیٰ کی ہے ثواب اوس کا رسول علیہ السلام کو پہنچے اور اُن کے طفیل سے فلانے کی روح کو پہنچے ۔

نظم

ہوگیا ہے نجات نامہ اب
بضرورت لکھا ہے اس کو حیات
کر قبول اس کے تئیں یارب
ہو نبی پر درود اور صلوٰت

تمام شد نجات نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد خدا کے اور نعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے فقیر عرض کرتا ہے جو جس قدر حدیثاں سیکھنا اور سکھانا ہر ایک مومن پر لازم اور واجب ہے اس قدر مختصر کیا ہے تا مومن راہ ہدایت کی لیویں اور اُمید نجات کی پاویں قولہ تعالیٰ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا فرمایا ایمان لاؤ تم اللہ پر اور رسول پر اوس کے اور ایمان لاؤ تم قرآن پر جو نازل کیا ہم نے اُوپر حضرت محمد صلعم کے

اے عزیز یہ حدیث ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ... جبرئیل علیہ السلام ... یا محمد اخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ ... والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ ... فقال صدقت ... یا محمد اخبرنی عن الاسلام فقال الاسلام ان تشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا ... پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ اسلام وہ ہے کہ گواہی دیوے تو جو نہیں کوئی خدا سزاوار سجدہ لینے کے مگر اللہ ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پیغمبر خدا کے ہیں اور نماز ادا کرے اور زکوٰۃ دیوے اور روزے رمضان کے رکھے اور حج کو جاوے ... فقال صدقت ...

اس حدیث سے حقیقت ایمان کی ظاہر ہے۔ بیان میں اسلام کے چند
احادیث معتبر جو یاد کرنا اوس کا ہر ایک پر واجب ہے بطور اختصار کے
لکھتا ہوں **فصل** : کلمہ کے بیان میں قولہ تعالیٰ اُعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ
اِلٰہٍ غَیْرُہٗ فرمایا اللہ تعالیٰ نے عبادت کرو تم اللہ کی جو سوا سے
اوس کے معبود اور موجود تم کو نہیں ہے **حدیث** : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَالِصًا
دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کہ پڑھے
کلمہ خالص رہے یعنے دور رہے شرک جلی اور خفی سے داخل ہوتا ہے
جنت میں بغیر حساب کے **حدیث** : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُوْقِنًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہ کلمہ پڑھے کلمہ تصدیق دل سے وہ داخل ہوتا ہے
جنت میں **حدیث** : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّۃً غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذَنْبَہٗ وَاِنْ کَانَ مِثْلَ زَبَدِ
الْبَحْرِ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کہ پڑھے کلمہ ایک بار اللہ تعالیٰ
بخشتا ہے گناہ اوس کے اگرچہ ہوویں گناہ مانند کف دریا کے یعنے
بے شمار **فصل** ایمان کے بیان میں قولہ تعالیٰ کَتَبَ اللّٰہُ فِیْ
قُلُوْبِہِمُ الْاِیْمَانَ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے

علیہ السلام نے فرمایا قبول نہیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ نماز ایک کسی کی تمہاری
سے مگر جب حدث پہنچے وضو کرے حدیث: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاءَ عَلٰی طُھْرٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی وضو پر وضو کرے لکھتا ہے اللہ تعالےٰ
واسطے اوس کے دس نیکیاں فصل بیان میں غسل کے قولہ تعالیٰ
اِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر ہو تم حالت میں
غسل کی اپنے کو بہت پاک کرو تم حدیث: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا غسل کرنا
نصف ایمان ہے۔ فصل بیان میں نماز جماعت کے قولہ تعالیٰ وَارْکَعُوْا
مَعَ الرَّاکِعِیْنَ فرمایا اللہ تعالیٰ نے رکوع کرو تم یعنے نماز کرو تم ساتھ نماز
کرنے ہاروں کے حدیث: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ
الرَّجُلِ بِجَمَاعَۃٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوۃٍ وَّاحِدَۃٍ مِائَۃَ عِشْرِیْنَ صَلٰوۃً
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا نماز مرد کی ساتھ جماعت کے زیادہ ہے
یعنے زیادہ ثواب ہے تنہا پڑھنے پر ایک سو بیس نماز کے حدیث:
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجَمَاعَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَ
مَا فِیْھَا پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا نماز جماعت سے پڑھنا رحمت ہے اور
بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے فصل: بیان میں روز جمعہ کے

علیہ السلام نے فرمایا جس پر
زکوٰۃ واجب ہو اگر ادا نہ کرے
پس وہ ملعون ہے اور وہ ملعون
دوزخ میں ہے فصل زنا
اور حرام کے بیان میں قولہ تعالیٰ
اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ
مِّنْھُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے اگر مرد یا عورت
زنا کرے تو درے مارو سو درے
کرے سنگسار کرو حدیث قَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنَّظَرُ اِلَی النِّسَاءِ
الْاَجْنَبِیَّۃِ مِنْ ذُنُوْبِ الْکَبَائِرِ پیغمبر علیہ
السلام نے فرمایا دیکھنا بیگانی عورت
کو گناہ کبیرہ ہے حدیث قَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زِنَا وَاحِدَۃٍ
یُحْبِطُ عَمَلَ سَبْعِیْنَ سَنَۃً پیغمبر
علیہ السلام نے فرمایا ایک زنا اور
حرام کرنا خراب کرتا ہے عبادت
کو ستر برس کا حدیث قَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

خراب کیا حدیث : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ شَیْءٍ
عَلَمٌ وَ عَلَمُ الْاِیْمَانِ الصَّلٰوۃُ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واسطے
ہر چیز کے ایک نشانی ہے اور نشانی ایمان کی نماز ہے۔ حدیث: قَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی نماز کو ترک کرے عمدًا تحقیق وہ شخص
کافر ہوتا ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَافَرْقَ بَیْنَ الْاِسْلَامِ
وَالْکُفْرِ اِلَّا الصَّلٰوۃُ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہے فرق درمیان
اسلام اور کفر کے مگر فرق ہے نماز کا حدیث : تَارِکُ الصَّلٰوۃِ مَلْعُوْنٌ
یعنی چھوڑنے والا نماز کا ملعون ہے۔ فصل دربیان زکوٰۃ قَوْلُہٗ تَعَالٰی
وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دو تم زکوٰۃ کے تئیں حدیث: قَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلزَّکٰوۃُ طُہُوْرُ الْاِیْمَانِ پیغمبر علیہ السلام نے
فرمایا زکوٰۃ دینا پاکی اور درستی ایمان کی ہے حدیث: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ وَلَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَا زَکٰوۃَ
لَہٗ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہے ایمان اوس کو جو نماز نہیں پڑھتا
ہے اور نہیں ہے نماز اُس کو جو زکوٰۃ مال کا نہیں دیتا ہے حدیث :
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَبَتْ عَلَیْہِ الزَّکٰوۃُ فَلَمْ
یَدْفَعْ فَھُوَ مَلْعُوْنٌ وَالْمَلْعُوْنُ فِی النَّارِ پیغمبر

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَّ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو چیز مست کرنے والی ہے خمر ہے اور جو چیز مست کرتی ہے حرام ہے حدیث: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ الْخَمْرُ وَالْاِیْمَانُ فِیْ جَوْفِ امْرَءٍ اَبَدًا پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا نہیں جمع ہوتا ہے نشہ اور ایمان دل میں آدمی کے ہرگز فصل بیان میں توبہ کے قولہ تعالیٰ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ فرمایا اللہ توبہ کرو تم طرف اللہ کے دل سے اپنے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا توبہ کرنے والا گناہ سے ایسا ہے جو گناہ نہیں کیا ہے حدیث: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ شَیْءٍ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ شَابٍّ تَائِبٍ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہے کوئی چیز دوست بہت نزدیک اللہ تعالیٰ کے جوان توبہ کرنے والے سے حدیث: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُوْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا: توبہ کرو تم طرف پروردگار تمہارے کے آگے مرنے سے فصل: بیان میں والدین کے قولہ تعالیٰ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا فرمایا اللہ تعالیٰ نے نیکی کرو تم ماں اور باپ کے حق میں حدیث: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِضَی اللّٰہِ فِیْ رِضَی الْوَالِدَیْنِ سَخَطُ اللّٰہِ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدَیْنِ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا

فرمایا مجھے فقر سے ہے یعنی بزرگی
حدیث: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا غیبت
کرنا بدتر ہے زنا سے حدیث:
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنِ اسْتَغْفَرَ بَعْدَ الذَّنْبِ غَفَرَ
اللّٰہُ لَہٗ فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے
جو کوئی استغفار پڑھے بعد گناہ
کے بخشتا ہے اللہ تعالیٰ

ذِکرُ اللّٰہِ پیغمبر علیہ السّلام نے فرمایا بہترین ذکر خدا کا ہے یعنی جو ہر دم اللہ
کہتا رہے تمامی حال میں حدیث : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلَّی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ عَلَیْہِ عَشْرَ
صَلٰوۃٍ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی اوپر میرے درود ایک بار بھیجے
اوس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے اوس کے درود دس بار بھیجتے ہیں۔ حدیث
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ
عَلٰی اُمَّتِیْ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا بزرگی عالم کی اوپر عابد کے ایسی ہے
جیسا بزرگی میری اوپر امت میری کے حدیث : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلَّمَ حَرْفًا فَھُوَ مَوْلَاہُ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا
جو کوئی سکھایا ایک حرف پس وہ مولیٰ اس کا ہے۔ حدیث : قَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَۃُ تَرُدُّ الْبَلَآءَ وَتَزِیْدُ الْعُمُرَ پیغمبر
علیہ السلام نے فرمایا خیرات دینا بلا کے تئیں دور کرتا ہے اور زیادہ کرتا ہے
عمر کے تئیں قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِنْ
اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ وَبُغْضُ الْفُقَرَآءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْفَرَاعِنَۃِ پیغمبر
علیہ السلام نے فرمایا دوست رکھنا فقیر کو اخلاق سے پیغمبروں کے
ہے اور دشمنی رکھنا فقیر سے اخلاق سے فرعونیاں کے ہے حدیث :
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ پیغمبر علیہ السلام نے

تمھارے سے ساتھ سلام کے پس وہ بہتر ہے ساتھ رحمت
اللہ تعالیٰ اور شفاعت رسولؐ اوس کے

نظم

ہوگئی اب یہاں حدیث شریف	ہے لکھا اس کے تئیں حیات نجیف
نورالاسلام ہے جو اس کا نام	ہو نبی پر درود اور سلام

تمام شد نورالاسلام - شروع ہدایت نامہ

سوالاں عیسائی کے اور جواباں محمدی کے ہیں حوالہ سطر اور
کتاب سبب اختصار کے ترک کیا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک روز عیسائی اور محمدی ایک جائے بیٹھے تھے گفتگو میں عیسائی نے
محمدی سے کہا کہ میرے چند سوال ہیں اگر اس کا جواب دو تو میں تمھارا
دین برحق جانوں گا لیکن جواب مختصر ہووے۔ محمدی نے کہا میں
حاضر ہوں سوال کرو۔ عیسائی نے سوال کیا کہ تم لوگوں نے محمدؐ کو نبی کیوں کر
جانا اور اونکی نبوت پر دلیل کیا ہے۔ جواب: محمدؐ نے دعویٰ پیغمبری
کا کیئے اور موافق دعوے کے اپنے معجزے دکھلائے جو دعویٰ پیغمبری کا کرے

جو شاہنامہ کمال پختگی میں ہے اوسکو بھی کلام خدا کا کہنا چاہیئے جواب
ذرا چشمِ انصاف سے دیکھو دیوانِ حافظ کے کلام کی پختگی شاہنامہ
سے بڑھ کر ہے اور دیوانِ حافظ کے کلام کی پختگی سے بوستان کی زیادہ
پختگی ہے جب باہم تعارض ہووے وہ کلام مخلوق کا ہے۔
قرآن کا معارض کون ہے بتلاؤ یہ دل جلی باتیں ہیں۔ سوال:
تمھارے نبی کی خبر اگلی کتابوں میں نہیں ہے۔ جواب: حق
تعالیٰ اگلی کتابوں میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے آنے کی خبر دیا ہے چنانچہ یوحنا کی انجیل میں لکھا ہے جو عیسیٰ
علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا تھا جو میرے پیچھے فارقلیط
آوے گا فارقلیط سے مراد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے
ہے تم روح اقدس سے مراد رکھتے ہو یہ غیر تحقیق ہے۔ سوال حق تعالیٰ
نے ہر ایک نبی کو ایک عورت مقرر کی ہے جیسا کہ آدم علیہ السلام
نے سوائے ایک عورت کے دوسری نہیں کیئے ہیں تمھارے نبی کو
نو عورتیں تھیں، اس لئے ان کی پاکیزگی ثابت نہیں ہوتی ہے جواب
چشمِ انصاف سے نظر کرو جو تمھاری کتاب میں لکھا ہے کہ داؤدؑ
علیہ السلام کو نود پر نو عورتیں تھیں اور سلیمان پیغمبرؑ کی تین سو عورتیں
تھیں۔ وہ عیسیٰؑ کے دادا ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ اور جب انھوں نے

جو بی بی سارا کی اولاد سے تھے وہ عیسیٰ علیہ السلام کے دادا ہوتے
ہیں زلیخا کے ذریعہ ہیں پس صورت میں اون کی نبوت میں کیا
نقص پیدا ہوا ہے سو تھوڑا تامل کرئے تو صاف معلوم ہوتا ہے **سوال**
عیسیٰ علیہ السلام نے بہت مردوں کو زندہ کیا اور بیماروں کو شفا بخشا
اور اندھوں کو بینا کیا تمھارے نبی کو یہ مرتبہ کہاں ہے **جواب**
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتیوں میں سے
محبوب سبحانی اور معین الدین وغیرہ نے بہت سے مردوں کو زندہ کیا ہے
اور مادر زاد اندھوں کو بینائی دی اور لنج کو ہاتھ پاؤں بخشے غور سے
دیکھو جب امتوں سے اونکی ایسی ایسی کرامتیں ظاہر ہوں تو محمد صلعم
کا مرتبہ کیا ہوگا تھوڑا غور کریں تو صاف معلوم ہوجاوے **سوال**
عیسیٰ علیہ السلام بعد مرنے کے تیسرے دن کو زندہ ہوئے ہیں راست
کہو ایسا کون ہوا ہے **جواب**: حمید الدین ایک امتیوں سے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے جب مرکر چالیس دن گزرے ایک بڑھیا
اون کی قبر پر پہنچ کر بولی کہ ایسا کامل آدمی جمعہ کو چھوڑ کر اتوار کو
مرا ہے۔ حمید الدین قبر سے نکل کر اوس بوڑھی سے کہے سچ کہتی ہے
میں جمعہ کو مروں گا یہاں تھوڑا غور کرنا چاہئے۔ **سوال**: عیسیٰ علیہ السلام
نے گہوارے میں سوال وجواب کیا ہے یہ مرتبہ دوسرے کو کہاں ہے؟

سوال: قرآن میں لکھا ہے عورت کو طلاق دینا درست ہے ہماری انجیل سے ثابت ہے جو مسیح نے ایک مرد کے لئے ایک عورت کا حکم دیا ہے اور اوسکو سوائے زنا کے سبب طلاق دینا روا نہیں رکھا ہے اگر طلاق دینا موافق مرضی خدا کے ہوتا تو خدائے تعالیٰ آدمؑ کو حکم فرماتا دو چار عورتاں کرو اور طلاق دو جواب غور سے دیکھو ابراہیمؑ کو دو عورت تھیں اور داؤد علیہ السلام کو نو دیر نو اور سلیمان علیہ السلام کو تین سو عورت تھیں۔ یہ بات اگلی کتابوں میں لکھی ہے پس ایک عورت ہوتے ہوئے دوسری کرنا خلاف مرضی خدا کے ہے تو ابراہیم علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام نافرمان خدا کے ٹھہرتے ہیں نعوذ باللہ منہا سوال سے تمہارے جواز ہونا طلاق کا سبب سے زنا کے ثابت ہوتا ہے تھوڑا غور کیجئے سوال بعضے احکام قرآن کے اگلی کتابوں کے برابر ہونے کو سبب کیا ہے؟

جواب: زبور کے احکام کے برابر توریت کے احکام جمیع وجوہ میں ہیں تو توریت کا بھیجنا بے فائدہ ہوتا ہے تو نظر کرو خدا کے کام بغیر مصلحت کے نہیں ہیں خدا تعالیٰ حکیم مطلق ہے ہر ایک کام موافق وقت کی مصلحت پر جاری کرتا ہے جیسا کہ طبیب غذا اور دوا موافق مزاج ہر ایک بیمار کے حکم کرتا ہے۔ تمام کو ایک غذا اور ایک دوا دینا نہیں ہے تھوڑا غور کیا چاہیئے

۹ رسالت رسول بر قول محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وبالغ فرض است و بدون درستی ایمان هیچ طاعت سود نه مید هد

بسر منت یہ سخن رکھ جان کے بیچ	کہا حق آمنوا قرآن کے بیچ
کہ یعنے تم خدا پر لاؤ ایمان	محمد مصطفےٰ پر لاؤ ایمان
کرو وحدانیت پر حق کی تصدیق	ہمیں ہے فعل وہ فاعل ہے تحقیق

قوله تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا وعملوا الصالحات قوله تعالیٰ لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتلک حدود اللہ وللکافرین عذاب الیم

محمد کی رسالت پر بھی اے یار	کرو تصدیق دل اور لب سے اقرار
قبول اس سے اوامر اور نواہی	حدود اللہ بھی ہے دے گواہی
ہے دوزخ کافراں کو آخرت بیچ	کہ نیں ایمان لائے ہیں جگت بیچ
خبر ایمان کی اول دیا حق	بیان بندگی بعد از کیا حق
عقائد فرض اول مومناں پر	ہے اس کے بعد ازاں طاعت برادر
بنایا حق تعالیٰ ہم کو انسان	لجانا ہے جتن کر دل ہیں ایمان
عقائد سے کرو ایمان حاصل	ہو بعد از بندگی کے بیچ کامل
عبادت بے پہچانت نیں ہے مقبول	عقائد یاد کر ہرگز نکو بھول
عقائد نا رکھے گر یاد انسان	پہچانو تم کہ او نیں ہے مسلمان

بداں کہ ایمان اقرار و تصدیق است بر وحدانیت او تعالیٰ

سخن میرا تمھیں تحقیق مانو	اٹھا یہ مرد سو جبریل جانو
خدا کے حکم سے آیا وہ اس آن	تمھارے تیں سکھانے دین ایمان
محمد کے کہے پر دل سے اے یار	کرو تصدیق تم اور اوس پر اقرار
یہ مجمل ہے تو رکھ تفصیل کو یاد	تیرا دل نور سے ہوویگا آباد

بدیں طریق اجمال ایمان آوردن بر ہر مومن مسلمان فرض است

کہو اول تمھیں اے بھائی انجان	کہ میں لایا خدا پر دل سے ایمان
بھی حق سے جو ہوا جو کچھ کہ آیا	مراد اوسکی جو کچھ ہے اس پہ لایا
رسول اللہ پر ایمان لایا	رسول اللہ سے جو کچھ کہ آیا
مراد اوسکی جو کچھ ہے اوس کے اوپر	بھی آیا کاملاں سے جو سراسر
خدا سے جو رسول اللہ پائے	ہمارے واسطے جو کچھ کہ لائے
خدا سے جو ہوا ہے ان کو فرمان	کہ میں لایا ہوں اوس پر دل سے ایمان

اول کلمۂ طیب خواندن و معنی آں بر ہر مومن فہمیدن فرض است

پڑھو کلمہ سنو اوس کے معانی	کرو تصدیق دل سے بھائی جانی
نہیں کوئی حق مگر برحق خدا ہے	وہی لایق عبادت کے سدا ہے
محمد عبد اوس کا اور نبی ہے	وہی جگ کا نبی خاص ربی ہے

حقایق الاشیاء در نفس الامر ثابت است

مبحث الایمان

در بیان اثبات حق سبحانہ و تعالیٰ

دربیان قدرت اوسی تعالی

فی بیان الایمان

اچھیں آپس میں دو محتاج بھائی | کہاں ناقص سزاوار خدائی

سنو ہرگز قدیم ہوتے نہیں دو | قدیم اول اچھے ثانی نوا ہو

اچھے ایک ملک پر دو شاہ کا راج | جہاں ایک آن میں ہو جائے تاراج

یقیں عالم کو کیک پیدا کرنہار | قدیم ہے ذات اور صفتاں اوسکی اے یار

اوسی سے ہے بلندی اور پستی | اوہی سے پائی دو عالم نے ہستی

نہیں ہے اوسکے تئیں کوئی یار غمخوار | نہ ہرگز ہے اوسے جانو مددگار

کیا وہ آن میں عالم کو موجود | اتھے عالم اپس میں آپ نابود

نہ اوسکو ہے کسی سے کوئی یک آس | جہاں محتاج ہے ہر آن اوس پاس

دو عالم کا وہی صاحب دھنی ہے | کہ جس کی ذات عالم سے غنی ہے

دربیان عالم حادث است وقابل فنا او تعالی راست بقا وثنا

صفات و ذات رب ہے پاک ہر دم | کہ اوس کے بعد سب کو بوجھ عالم

پہچانو خوب یہ عالم نوا ہے | نہ تھا اول ولے پیدا ہوا ہے

ہے اوسکو دمبدم نقصان ہمدم | کبھو ہووے زیادہ اور کبھی کم

سنو عالم سے اول حق کی تھی ذات | جگت سے کوئی یک حق کے نہ تھے سات

اپس قدرت سے حق دو جگ بنایا | یکایک نیست کو ہستی میں لایا

جگت ہو جائے گی آخر کو نابود | رہیگا حق تعالی آپ موجود

قولہ تعالیٰ ویحذرکم الله نفسہ والله رؤف بالعباد

حجاب اسکو نہ ہووے کوئی یک شئے	سدا نزدیک اپنے آپ وہ ہے
سدا اپنے اوپر ہے آپ ناظر	سدا ہووے اپس میں آپ ظاہر
وجود اس کا حقیقت اسکی ہے جان	نہیں ہے وہ مرکب نام سے مان
کرے ہر شان میں ہر آن میں وہ سیر	جو اوسکو واسطہ ہرگز نہیں غیر

عالم را وجود از وست وقیام عالم با وست

قولہ تعالیٰ الله نور السموات والارض مثل نورہ

دو عالم کا وجود اس ذات سے جان	بھی اوسکی قائمی اوس ذات سے مان
نہ آوے ذہن میں اوس کا تصور	نہ پاوے غیر اوسکو اے برادر
ہے عالم کے خیال و وہم سے دور	زمین و آسمان سب وسکے ہیں نور

او سبحانہ وتعالیٰ از صفات بشر پاک ست

صفاتاں سے بشر کے پاک ہے وہ	سدا ہر عیب سے بیباک ہے وہ
نہ اوسکو شکل ہے نہ اوسکو صورت	نہ اوسکو جسم ہے نہ اوسکو مورت
نہ حد ہے اس کے تئیں نیں ہے نہایت	نہ اوسکو جہت ہے نہ اوسکو غائب
نہ وہ معدود ہے گنتی میں آوے	نہ وہ محدود ہے حد اوسکو پاوے

نہ وہ آگے نہ پیچھے چیز کے جان
سدا ہر عیب سے ہے پاک سبحان
نہ اوس کوئی خارج بوجھ کامل
کبھو نہ اوس منے ہو غیر داخل

او تعالیٰ را ہیچ قیاس ہیچ صورت در نتواں یافت

او تعالیٰ نہ در زمان و مکان است و از قدرت

نہ جاگہ اوس کے تئیں ہے نا اوسے گھر ۔ نہ اوسکو ہاتھ ہے نہ پاؤں نہ سر
نہ وہ ہے جائے پر نہ جائے کے بیچ ۔ نہ وہ ہوتا کبھو ہے جائے کے بیچ
نہ اوسکو وقت ہے نہ اوسکو ساعت ۔ نہ اسکو رنج نا اوسکو ہے راحت
نہ کم ہووے کبھو اور نا زیادہ ۔ ہے اوسکو اختیاری اور ارادہ
سدا وہ پاک ہے اور بے نشاں ہے ۔ اپس قدرت سے وہ ہر جا عیاں ہے

نسبت معیت اوتعالیٰ با جمیع عالم مساویست

کہا قرآن میں یوں پاک اوذات ۔ کہ ہُوں نزدیک میں اور سب کے ہوں سات
کہا سالار اوس کا خوب ایمان ۔ کہ بُوجھے سات اپنے رب کو ہر آن
ہے جیسی اسکی نسبت عرش کے سات ۔ ہے ویسی اسکی نسبت فرش کیساتھ
ہے یکساں اوسکو نسبت دو جہاں سے ۔ زمین و آسماں اور انس و جاں سے
احاطہ علم سے نیں کوئی خالی ۔ رگِ گردن سے ہے نزدیک والی
اپس کو دُور کر نزدیک ہے جاں ۔ کہ جب کامل تیرا ہوویگا ایماں

اوتعالیٰ از تشریک و تعطیل و تشبیہ و تعلیل منزّہ است

سنو تم ہے خدا تعطیل سے پاک ۔ سدا رہتا ہے وہ تعلیل سے پاک
منزّہ ہے وہی تشبیہ سے جان ۔ بھی وہ تشریک سے ہے پاک سبحان

نہایت اوس کی صفتاں کو نہیں ہے	نہایت اوسکے ناواں کو نہیں ہے
نہ نیں ایک کم سو نیں پچھانو	نہیں اوسکے اوپر موقوف مانو
صفتاں اوسکی ہر ایک چیز ہیں غیر	ناوس سے عین ہیں نا اوس سے ہیں غیر

اسماء و صفات او تعالیٰ باہم نہ عین و نہ غیر اند و تقدیم و تاخیر ندارند

صفاتاں ہیں پر کسے بیچ ہیں نہیں	یکتا اس سے یک نہوئے غیر نا عین
نہیں اول ہیں کچھ تقدیم و تاخیر	کہیں پر یک نہیں رکھتے ہیں تاخیر
ازل تیں نیں تھے عالم اتھے وہ	رہیں گے دو جہاں معدوم گر ہو

اسماء سبحانہ و تعالیٰ موقوف بر شرع است

ہبی اوس کے نام ہیں سب نیک اے نیک	شریعت کے اوپر موقوف ہے دیک
جو یک یک نام سے ہر اک کو ہے کام	شریعت سے ہوئے معلوم سب نام
بکھو مت نام یک اپنی طرف سے	ڈرو تم بھائی جان ایسے حرف سے
شریعت بیچ ہے نام اوس کا جواد	سخی مت بول اوسکو یاد رکھ یاد

دربیان صفات حیات او سبحانہ و تعالیٰ

صفاتاں اوسکے ذاتی سات ہیں مان	حیات اول صفت ہے سب منے جان

در بیان صفت علم او سبحانہ و تعالیٰ

دربیان صفت ارادت او سبحانہ و تعالیٰ

دو عالم ہیں نظر میں اس کے اک تار
نظر ہے پاک اس کی عیب سے یار
سنے نم آواز اس کے پاؤں کا صاف
اگر چیونٹی ہو سنگ سیاہ اور رین تاریک
برابر ہے اسے تاریک اور نور
ہمیشہ یکساں دیکھنا نزدیک اور دور
نہ آنکھوں سے نہ اور کس بات سے ہے
خدا بینا اپنی ہی ذات سے ہے
نہ اوس کو دیکھنے کو آنکھ درکار
بصر چھٹویں صفت ہے جان اے یار

نہ ہو اس بات پر حق کا ارادہ	نہ ہرگز ہووے گا کم اور زیادہ

دربیان صفت قدرت او سبحانہٗ و تعالےٰ

سنو چوتھی صفت اے بھائی دانا	خدا ہے ذات سے اپنی توانا
کیا اک آن میں عالم کو موجود	دیا قدرت سے اپنی جگ کو مقصود
نہ اوس کے کام کو اسباب درکار	نہ اوس کے کام میں ہے کوئی مددگار
کیا رحمت کا جب عالم پہ سایہ	دیا عالم کے تئیں قدرت سے مایہ
سدا قدرت ہے اوسکی عیب سے پاک	دو عالم اوس کے آگے ہے مٹھی خاک

دربیان صفت سمع او سبحانہٗ و تعالےٰ

سمع اوسکی صفت ہے پانچویں جان	نہ سننے کو درکار ہے کان
خدا سنتا اپنی ذات سے ہے	نہ کانوں سنے اور کس بات سے ہے
سنے عالم کے دل کا رمز اور راز	نہ پہونچے تک زبان پر حرف و آواز
اگر اک آن میں مل کر دو عالم	پکاریں رکھ مراداں دل میں ہردم
سنے اک آن میں ہر اک کا آواز	بجز آواز کے جو رکھیں ہیں راز
سماعت میں نہیں اوسکے تفاوت	سدا بہرے پنے سے ہے سلامت

دربیان صفت بصر او سبحانہٗ و تعالےٰ

دربیان صفت کلام او سبحانہٗ و تعالےٰ
کلام اس کا صفت ہے جان آخر
کہ ایک کن سے کیا عالم کو ظاہر
سنن اسی کو خلق سے حاجت ہوئی ہے
نہ حاجت بھی زبان کا اس کے ہوئی ہے

سخن میں اس کے نہیں تقدیم و تاخیر
تجدد و انقطاع سے ہے پاک
کلام اوسکا نہیں ہے حرف و آواز
سخن میں اسکے نہیں ہے موقوف
کمالاں ہیچ ہے حرف و صوت سے ہے

دربیان صفت افعال او تعالیٰ جل شانہٗ
سو افعالی صفتاں ہیں ہزاراں
ستم ذات کو فعلی صفت ہے
جلانا، مارنا، پالنا، دینا
افعالی صفت ہیں سب جاناں

ولیکن ہیں قدیم جو اُسکی ہے ذات	نہیں نقصان اس ہیں یاد رکھ بات

در بیان آنکہ تقدیر خیر و شر از اللہ اکبر است

خدا سے جان ہر دم خیر اور شر	ہدایت اور ضلالت اے برادر
بھی اس سے جان تو عالم کے سب کام	بھی اس سے کفر ہے اور نورِ اسلام
سدا انسان کو قدرت دیا او	زبردستی نہیں کس پر کیا او
جو کاماں بندگاں کے اے برادر	اگرچہ ہیں یہ سب مخلوق داور
ولے مختار ہیں اور بندگاں کے	ہوئے ظاہر لیاقت پر عیاں کے
ہے اُنکی اختیاری سے بد و نیک	نہ اس صورت سے اور مخلوق ہیں دیک
اگرچہ نیک و بد تقدیر سے ہے	جو اس خالق کی سب تدبیر سے ہے
ولے اس کی رضا نیں فعلِ بد پر	ہے نیکی پر رضا اس کی سراسر
آپس کے کام ہیں بندہ ہے مختار	نہیں مختار ایسا جوں ہے جبار
نہیں مجبور ایسا بوجھ ہیہات	کہ ہیں جس طور پر سارے جمادات
کیا انسان پر احسان او نیک	دیا ہے کام سب اوسط منے دیک
جو دے کر اُس کو قدرت پاکبازی	دیا ہے فعل ہیں بھی اختیاری
ثواباں اور عذاباں اس لئے جان	کرے اختیار سے ہر کام انسان

جمیع حسنات از خدائے تعالیٰ است و جمیع سیئات از نفس خود است

جہاں پر حکم اُسی کو ہے سزاوار
دل و جاں میں سزاوار نام دار

معرفت شریعت و
ایمان برای ہم
مومناں فرض است
شریعت کی پچھانت فرض ہے مومناں

ہو عالم بیچ جو کچھ درد اور غم		عذاباں اور بلایاں رنج و ماتم
گذرتا ہے جو کچھ عالم پہ نقصان		سب اُس کے عدل کا آثار ہے جان
جو کچھ عالم منے راحت کے ہیں کام		خوشی اور خرمی اور عیش و آرام
جو کچھ ہوتے ہیں مشکل کام آسان		خُدا کے فضل سے ہے جان ہر آں

او تعالیٰ ہر چہ کند باختیار و ارادت کند نہ بغرض و حاجت
امّا خالی از حکمت و مصلحت نیست

ارادے سے کرے ہر کام باری		بھی اوس کو فعل میں ہے اختیاری
جو کچھ چاہے کرے ہر آن ہر دم		مگر کرتا ہے زیادہ نا کبھو کم
غرض سے پاک ہے ہر کام اُس کا		غنی ہے دو جہاں میں نام اُس کا
ولے ہے کام اُس کا مصلحت پر		نہیں حکمت سے خالی اے برادر

بروی تعالیٰ ہیچ چیز واجب نیست ہر چہ کند فضل
اوست و حکم بر ہر چیز سزاوار است

جگت ہے اس کے فرماں بیچ ایسور		نہیں کوئی چیز اس کے حکم سے دور
سنو اس پر نہیں کوئی چیز لازم		دو عالم میں نہیں کوئی اس پہ حاکم
جو کچھ کرتا ہے او فضل و کرم ہے		کھلاتا ہے جو کچھ اس کا رحم ہے

از ارشاد انبیاء علیہم السلام ثابت نہ شد سنت و بدعت

فصل در الایمان

ارکان ایمان و اسلام

ایمان و اسلام ارکان است

سدا ایمان اور اسلام ہے یک تُلے ایمان نا ہے حال باطن	نہ کر اس بات میں ہرگز کچھو شک ہے ظاہر کا عمل اسلام میں گن

نزد امام شافعی ارکان ایمان سہ است ایمان کم و زیادہ می شود

سنو شافعی کے پاس اے جان کہے تصدیق دل دوسرا جو اقرار بھی حضرت شافعی کے یہ سخن مان ہو زاید بندگی کے بیچ ہر دم	کہ ہیں ایمان کے یہ تین ارکان عمل تیسرا بارکاں بوجھ دلدار زیادہ اور کم ہوتا ہے ایمان گنہ سے دمبدم ایمان ہو کم

ایمان برامر و نہی او تعالی فرض است

ابھی امر و نہی کو برحق سمجھ لے کیا ہے حکم دو او پاک سبحان تمھیں ہر آن اے اولاد آدم اپس دل کو رکھو تم نہی سے پھیر	اپس کی عمر کو برباد مت دے بھی فرمایا بیان قرآن میں جان رہو تم امر پر ہے نیک ہر دم کرو مت اس عمل کے بیچ تم دیر

اگر کسے پرسد انت مؤمن درجواب بگو انا مؤمن حقا

کوئی پوچھے تجھے مومن کہا کر	کہو مومن ہوں میں سچ اے برادر

ضمیمہ ایمان المجمل

در بیان آنکہ وعدہ و وعید

کبائر میں گن ہاں جان مشہود
نہ مومن کو کرے ایمان سے دور

ملائک سب ہیں گناہ سے پاک معصوم
معزز ہے ہر اک کو جانے معلوم
فرشتہ سب خدا کے پاک ہیں نور
کبھو فرماں سے ہوتے نہیں دور

اگر سہوًا کبھی مومن سے ہووے	ولے توبہ سے اپنے دلکو دھولے
اگر عمداً کرے گا کوئی ناداں	سنو اس بات میں ہے خوب ایماں
گناہ چھوڑے سے تئیں چھوٹا نکو دیکھ	اگر جانے سبک ہے کفر اے نیک

در بیان آنکہ توبہ بر مومناں فرض است

بھی توبہ فرض ہے مومن پہ ہر آن	کہا یوں حق تعالیٰ دیکھ قرآن
کرے توبہ جو کوئی اپنے گناہ دیکھ	گناہاں اسکے تئیں کرتا ہوں سب نیک
ہے توبہ کیا سوا شرمندگی ہے	کہ ہر دم مومناں کی بندگی ہے
نہ کرنا کام ویسا پھر کبھو جان	رکھے شرمندگی دل بیچ ہر آن

در بیان آنکہ حسن نیت بر ہر مومن لازم است

ہے لازم نیک نیت مومناں پر	کہا قرآن میں اللہ اکبرا
تمہارے کام پر میری نظر نئیں	نظر بھی صورتاں کو نا کروں مَیں
نظر کرتا ہوں مَیں سب کے دلاں پر	رکھے ہیں نیتاں کیا کیا چھپا کر
نکو ہرگز بسرا سے بھائی مومن	کر نیت نیک رکھ تو رات اور دن

در بیان آنکہ ایمان بر ہر یک ملائک فرض است

ملک ہیں یاد ہیں سر کو جھکا کر	کسی کو تین دو اور چار ہیں پر
جو کچھ دنیا منے ہے چیز اور شئے	ملک اس سارہ کا ثن اس منے ہے
نہیں ہے مرد و زن سے انکی صورت	ولے چاہے سو او لیتے ہیں صورت

در بیان آنکہ رسولاں ملائک چہار اند

فرشتے پاک ہیں ہر عیب سے دور	انھوں میں ہیں رسولاں چار مشہور
سنو قرآں سے اس چار کا نام	کہ ہے اس چار کو یک یک بڑا کام
جو لانے وحی پر جبریلؑ ہے جان	ہے میکائیلؑ روزی کے اوپر مان
سن اسرافیلؑ کے ہے ہاتھ میں صور	لے جانے جان عزرائیلؑ مامور

در بیان آنکہ چہار ملک بر ہر آدمی موکل اند

ملائک چار ہیں ہر آدمی پر	لکھے ہر آن اس کا خیر اور شر
فرشتے دن کو دو اور رات کو دو	ہے اس کے بازواں پر جائے انکو
لیا ہے جو ملک سیدھے پہ آرام	لکھے ہر آن اس کے خیر کے کام
ملک ڈاویں طرف کا اے برادر	لکھے او فعل بد اس کے سراسر

در بیان آنکہ ایمان بر کتابہائے او سبحانہ تعالی فرض است

سمجھ اول سے شریعت کی بشارت
سمجھ دوسرے سے طریقت کی اشارت
تو اک کو چھوڑ کر [illegible]
ایسی کی زندگی برباد ہے تو
تو اس کو جمع کر لے بھائی ایمان
کہ ہے یہ عین ایمان عین عرفان

در بیان آنکہ بر رسولان [illegible]

کہ یک آیت بنانے انس اور جن	گذاریں گے اگر سب عمر کے دن
نہ اک آیت برابر لائیں گے او	خجالت سے رہیں ہر آن درد

بر کلام قدیم ذو المنن حرف و اصوات ہمچو لباس بر تن است

کلام اس کا سدا محفوظ ہے دیک	ہمیشہ پاک ہے ہر عیب سے نیک
لباس اُس کا سمجھ تو حرف و آواز	کہ اوس کا یاد اور جو کچھ کہ ہے ساز
ہے اس پر یوں عبارت اے برادر	ہزاروں کسوتاں یک تن کے اوپر
دگر سو کسوتاں بدلے ہر اک آن	نہ ہرگز ہووے گا اس تن کو نقصان

در بیان آنکہ ایمان بر آیات تنزیہات و تشبیہات بر آرد

سنو اس جاگے پر اے بھائی فی الفور	کہ ہیں قرآن میں آیات دو طور
"ہو الظاہر" اوپر ہیں آیتاں کے	"ہو الباطن" اوپر بھی آیتاں کے
تو اس کو چھوڑ کر اس کو نکو لے	اسے لے کر اوسے تو چھوڑ مت دے
عقیدہ ایک کہ اس دو سے ایجان	تو اس کو جمع کر ہے عین ایمان

ایمان بر معانی ظاہر و بر معانی باطن دارد

ہے دو معنی کہ ایک آیت کے اندر	عقیدہ ایک رکھ اس دو کے اوپر

انبیا علیہم السلام در فرقت [illegible]

[illegible]

نبیاں ہیں تین سو تیرہ ہیں مرسل
کہ ہیں او انبیا کے بیچ افضل

بھی افضل مرسلاں ہیں اے برادر
جو اولو العزم ہیں رکھ یاد از بر

جو آدمؑ نوحؑ و ابراہیمؑ امجد
ہے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ بھی محمدؐ

تو سن اون پانچ ہیں افضل محمدؐ
ہے سب میں بوجھ تو اول محمدؐ

محمدؐ تاج ہیں پیغمبروں کے
محمدؐ تاج ہیں سب مرسلوں کے

خدا کے بعد ہیں او سب سے افضل
خدا کے بعد ہیں او سب سے اول

انبیاء علیہم السلام صادق القول اند و در ابلاغ پیام کوتاہی نکنند

ہے فرمایا خدا قرآن اندر
سخن ہیں سانچ ہیں ہر یک پیمبر

جو پہونچانے اوپر احکام سے جان
کبھو سستی نہیں کرتے ہیں یک آن

چھپاتے نیں اوسے اے صاحب ہوش
نہ ہوتے ہیں کبھو اس سے فراموش

نہ کرتے ہیں زیادہ اس پہ یک دم
بھی اس سے حرف یک کرتے نہیں کم

دکھاتے ہیں ہر ایک کو راہ عرفان
سکھاتے ہیں ہر ایک کو دین و ایمان

او تعالیٰ انبیاء بسوی بنی آدم فرستاد تا ایشانرا ہدایت کنند

بھی ہر اک قوم پر بھیجا پیمبر
اپس کی معرفت اون کو سکھا کر

کرے اون کے دلوں سے شرک کو دور
کرے اونکے بتوں کو چھوڑ کر چور

کسی کو پانچ چھ یک تین دو چار
کسی کو ہے زیادہ بوجھ اے یار
نبیاں سے معجزے ظاہر کیا او
مدد اون کو سدا اس سے دیا او
رہے شک جو کسی خاطر بیچ اے سور
کرے وہ معجزہ اس شک کے تیں دور
محمدؐ کے ہزاروں معجزے ہیں
کہ ان کے معجزے کو حد نہیں کہیں

بعثت آنسرور عالم بکافہ خلق حق است

در انبیا اول نبی آدمؑ است و آخر

و آخر ہمہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم	
سنو آدم نبی ہے سب سے اول	محمد سب کے آخر سب سے افضل
نہیں بعد از محمد کے پیغمبر	ہوئی ختم رسالت ان کے اوپر
بیاں ایسا کیا شاہِ یگانہ	کہ جس وقت ہووے گا آخر زمانہ
فلک سے آئیگا عیسیٰ اتر کر	تمامی خلق کا ہووے گا رہبر
او میرے دین کی دعوت کریگا	او میری شرع پر قائم رہے گا
شریعت آں سرور ناسخ و شریعتہائے دیگر منسوخ است	
ہے احمد کی شریعت کو فضیلت	کہ ہوگی دور اوس سے ہر شریعت
محمد کا قوی ہے دین پُر نور	ہوئے سب دین اس کے دین سے دور
اگر کوئی شرع کا یک حکم دل پر	کرے اس کی شریعت کے برابر
نہ اس کی پیروی ہرگز روا ہے	ہے جائز اس شریعت سے ہوا ہے
شریعت انتظام میدہد امور دینی و دنیوی و ظاہر و باطنی را حق است	
شریعت بیچ ہیں جو کچھ کہ احکام	کرے آراستہ سب دین کے کام
کرے آراستہ دنیا کے تئیں او	سمجھ تو ہوش ہے گر نیک ہے خو
بھی دیوے فائدہ سب کو جگت بیچ	بھی دیوے فائدہ اور آخرت بیچ

ہوا اور عرش و کرسی چھوڑ کر پار — گیا جب لامکاں کے بیچ سالار

جو اوس آنکھوں سے دیکھا حق کا دیدار — کلام حق سُنا اس کان سے یار

پھر آیا آن ہیں جب گھر کو سرور — یقیں ہے گرم تھا سرور کا بستر

فرق در مدارج فضیلت انبیاء و رسولاں و ملائکہ و اولیاء حق است

ملائک کے رسولاں سے برادر — رسولاں ہیں بنی آدم سے بہتر

بہر یک زاہداں سے اے عزیزاں — کہ افضل ہیں ملائک کے رسولاں

ملائک سے جو بہتر عارفاں ہیں — تمامی عابداں اور زاہداں ہیں

اُمتِ آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم از اُممِ سابقہ افضل و اکرم اند

سُنو ایسا نبی کس کو کہاں ہے — کہ فرماں بیچ جس کے دو جہاں ہے

ہے اُمت اسکی سب اُمت سے بہتر — ولے ہیں عارفاں ان سب سے بہتر

خصوصاً آل اور اصحاب اول — ہیں بعد از انبیا کے سب سے افضل

ترتیب فضیلت آں سرور و مراتب احبابِ آں نامور

بھی اُس کے آل اور اصحاب سارے — ہدایت کے فلک کے ہیں ستارے

تو سب اصحاب ہیں دس جان افضل — ہے جنت کی بشارت انکو اول

مراتب فضیلت حسن و حسین و فاطمہ و ازواج

فضیلت عورتاں

تعظیم صحابہ مبین بر ہمہ مومنین تا دم واپسین فرض است

نبی کے دین پر جو کوئی رکھا سر ہے واجب اس کے اوپر اے برادر
رکھے اصحاب کی تعظیم ہر دم مرے تک نا کرے تعظیم میں کم
کئے او دل سے اپنے جان باری کیا جب دینِ احمدؐ استواری
کئے او محنتاں میں آپکو چور محمدؐ کا ہوا سب دین پُر نور
ہے واجب اس لئے سب مومناں پر رکھیں تعظیم اُن کی دل کے اندر

نصب امام بر ہر مومن خاص و عام واجب است

ہے واجب مومناں پر اے برادر کریں یک پیشوا اپنا مقرر
کہ بالغ مرد او ہو اور عاقل شریعت بیچ کامل اور عادل
ولے ہووے قریشی قوم سے او ہے جائز بالضرورت اور کوئی ہو
کرے انسان کی حاجت روائی رکھے او دور مردم سے تباہی
کرے ہر کام میں او استواری شریعت کے کرے احکام جاری
سنو یک دل ہو آپس میں مسلماں رہیں اسکی اطاعت بیچ ہر آں

بداں کہ ایماں بر شبیہ رسول علیہ السلام واجب است

محمدؐ کی رسالت پر برادر کیا تصدیق اور اقرار اس پر

سراپا نور تھے وہ پاک سرورؐ	دو عالم نور سے ان کے منوّر

در عمر چہل سال بہ نبوت مشرف شدن و در شصت و سہ سال رحلت فرمودن حق است

ہوئے چالیس کے جس وقت سرورؐ	ہوئی ان کو نبوت اے برادر
دو بازو بیچ اُن کے بھائی جانی	تھی مہرِ نبوت کی نشانی
سنو اس نقش میں کلمہ لکھا تھا	یقیں وہ غیب سے ظاہر ہوا تھا
بھی تریسٹھ میں سنو حضرت کی رحلت	مدینہ میں دفن ہیں بدرِ رفعت

حق است چہار کرسی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

محمدؐ سے دو عالم پائے آرام	ہے عبداللہ ان کے باپ کا نام
ہیں عبداللہ سن مطلب کے فرزند	بھی مطلب کو سمجھ ہاشم کا دلبند
مناف ہیں باپ ہاشم کے برادر	یہ کرسیاں چار ہیں رکھ اسکو ازبر

چہار مذہب اہلسنت وجماعت با مدارج کرامت حق است

یقیں سنت جماعت چار مذہب	رکھو تم اعتقاد ان چار پر سب
حنیفہؒ ، شافعیؒ ، مالکؒ و حنبلؒ	امام اعظم کو ان میں جان اول
اگر چاہتا ہے پائے حق طرف راہ	نہ ہو غفلت میں ہرگز تو گمراہ

ولی ہوئے اطاعت سے نبیؐ کی	کرامت بوجھ ہمت سے ولی کی
ولیکن شرط اس میں ایک ہے مان	ولی غافل نہ ہو اس چیز سے جان
سنو تم سحر کو اب ساحراں کے	ہے منتر سے نظر کے ناظراں کے
نہ او ہے چیز واقع بیچ تو دیکھ	کہ ہے جیسا کرامت معجزہ نیک

دعا و صدقہ زندگاں نافع است درحق مردگاں

تو کر دل سے دعا ہرگز نکو بھول	ہے مومن کی دعا ہر آن مقبول
تو کر مردوں کے حق میں ختم قرآن	بھی دے خیرات انکے حق منے جان
دعا سے زندگاں کے اے برادر	کہ پاویں فائدہ مردے سراسر
بھی دیویں زندگاں خیرات کچھ شئے	کہ اس سے فائدہ مردے کے تئیں ہے

دربیان آنکہ تکفیر اہل قبلہ در ہیچ گاہ جائز نیست

ہیں بے حد اہل قبلہ اے برادر	کر ان کی تو کبھی تکفیر مت کر
بھی کافر بول مت مسلم کو اے یار	قیامت بیچ نا ہووے گرفتار
رہے گر کوئی طاعت بیچ دن رین	بجز طاعت کے تیں اسکے تئیں چین
بہشتی اس کے تئیں ہرگز نکو بول	زباں اس بات سے ہرگز نکو کھول
رہے بد کام میں کوئی رات اور دن	تو اس کو دوزخی ہرگز نکو گن

تیرا رب کون ہے اور کیا ترا دین	نبی ہے کون تیرا کیا ہے آئین
جواب اس کا کہے گا صاف یوں جن	خوشی کرتا رہے اور رات اور دن
سنو میرا خدا ہے پاک او یک	نبی میرا محمدؐ ہے سو بیشک
سنو اسلام ہے خوش دین میرا	سنو راہِ نبی آئین میرا
کہیں گے جب ملک خوش ہو کے اسکو	کرے عا رس کی من جا سو رہو تو
بسر جا تو ایس کے درد اور غم	خوشی کرتا رہو ہر آن ہر دم
بنے گی گور اس کی سبز گلشن	کھلے جنت طرف سے اسمیں روزن
جواب اُن کا نہ دیوے کوئی بدکار	کریں اُس پہ ہزاروں گُرز کی مار
کرے گی گور اس کو دمبدم چُور	رہیں گے سانپ بچھو گور میں پور
کھلے دوزخ طرف سے اسمیں روزن	ہو اس پہ حال اس کا صاف روشن
رہے گا رات اور دن غم منے او	رہے گا گور میں ماتم منے او

اجزاء مُردہ در جائیکہ باشد مسئول ملائک میگردد حق است

اگر مُردے کے تئیں بار الجاوے	ویا کوئی آگ میں اسکو جلاوے
ویا اُس کو بناوے خاک میں خاک	ویا کھاوے جناور اُس کے تئیں لاک
اچھے جس جائے او جا کر ملک دو	کریں اس پہ سوالاں آن میں او

در بیان آنکہ علامت قیامت حق است

جب اسرافیل ہو کر حق سے مامور	کہ پھونکے زور سے یک بار کا صور
چلے گا صور پر جس وقت پر دم	مرینگے آن میں ایک بار عالم
جہاں ہو جائے گی یک آن میں دور	زمین و آسماں اور چاند و سور
پہاڑاں یوں اُڑیں گے بوجھ اے یار	دھنکنے سے اُڑیں جوں رُوئی کے تار
برس چالیس بعد از پاک سبحان	کہ دیوے گا بزاں یوں اس کو فرمان
نہ لا کر دیر تو اب پھونک یک صور	کہ صاحب صور کا ہو رب سے مامور
چلاوے صور کا دم دوسری بار	اُوٹھیں گے خلق سب یک آن میں یار
مریں جس شان سے ویسا اُٹھیں گے	اُٹھیں جس شان سے ویسا رہیں گے

بحکم رب الغفور از دمیدن صور ہمین بدن عنصری محشور شود

ہے برحق حشر اس تن کا اے من	اتھا جس حال سے دنیا میں تن
خدا دانا ہے بینا اور توانا	کرے یک آن میں ہر تن بنانا
کرے ہر جان ہر تن بیچ داخل	کہ تھے ہر تن کے تئیں جگہ بیچ حاصل
ہو اس تن جنتی کو عیش خرم	ہو اس تن دوزخی کو درد اور غم

در بیان آنکہ دادن عمل نامہ برحق است

ہے اس کے بعد از اں محشر کا میدان	رہیں گے سب واں عالم پریشان

ہر ایک ذرہ کو نیکی کی جزا ہے	ہر ایک ذرہ کے تیں بد کی سزا ہے
سنو ہے نیک کو آسان ہر آن	بداں آہیں رہیں گے ہو پریشان

در روز قیامت لسان و دست و پائے انسان در عمل کنندہ ایشاں گواہی خواہند داد حق است

بھی قرآں بیچ فرمایا الٰہی	دیویں اعضا انھوں کے سب گواہی
زباں انکی بھی انکے پاؤں اور ہاتھ	کہ ان کے کام ہیں ہر آن ہیں ساتھ
کہیں گے حال انکا صاف در صاف	کہ فردا ہوئیگا جب وقت انصاف
کئے جو کچھ کہ وہ دنیا منے کام	دیئے ہر اک کو جو کچھ رنج و آرام

در بیان آنکہ سوال حق است

پوچھے گا حق تعالیٰ بندگاں ساتھ	اول جبریل سے پوچھے گا یہ بات
تو لے کر وحی کو کیونکر گیا ہے	لجا کر انبیا کو کیوں دیا ہے
پوچھے گا انبیاء کو بعد ازاں یوں	تمھیں سب قوم کو دعوت کئے کیوں
پوچھے گا امتاں کو بعد ازاں رب	مجھے ظاہر ہیں کیا بوجھے تمھیں سب
مجھے باطن منے تم کیا پہچانے	اپس دل ہیں سدا تم کس کو مانے
تمھارے تیں سکھانے دین و ایماں	کیا تھا ئیں روانہ کئی رسولاں
نبیاں تم کو ہدایت کیا کئے ہیں	تمھیں اس سے ہدایت کیا لئے ہیں

بحکم داور داد گستر روز محشر اعمال کنندۂ خیر و شر با فواد و سمع

در بیان آنکہ صراط حق است

مصباح الایمان

کہ جاوے گا وہاں سے او گذر کر	نہیں تو جائے گا دوزخ کے اندر
پوچھیں گے آنمازاں دوسرے بیچ	بھی پوچھیں گے زکوتاں تیسرے بیچ
چہارم بیچ روزے نیک فرجام	پوچھیں گے پانچویں میں حج واسلام
ہے ششم بیچ پاکی بوجھ اے یار	طہارت سے نہ ہو اے یار بیزار
بھی ہفتم بیچ سُن رکھ یاد از بر	پوچھیں گے حق ہمسایہ برادر
ادا جس سے نہ ہو یہ بات سارے	رہیں دوزخ منے جاکر بچارے

دربیان آنکہ حوض کوثر آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم حق است

ہے برحق مصطفےٰ کا حوض کوثر	کہ ہو سب مومناں کو او میسّر
ہے اُوس کا آب اُجلا دودھ سے خوب	مزے میں شہد اور شکر سے مرغوب
ہے خوشبو بیچ او ایسا معطّر	گلاب و مشک سے بُو اس سے بہتر
ہیں کوزے حوض کے اطراف سارے	کہ ہیں سب روشنی میں جوں ستارے
ہے اس کا طُول یک مہینے برابر	ہیں کونے چوک میں چاروں برابر
گر اس سے بوند پیوے یا سنگھے باس	کبھو ہرگز نہ ہووے اس کے تئیں پیاس

شفاعت انبیاء علیہم السلام وعلماء واولیاء وصلحاء کرام حق است

شفاعت بوجھ برحق انبیاء کی	بھی سارے عالماں اور اولیاء کی

ہمیں سب آج آدم پاس جاویں ۔ ہمارا حال سب انکو سناویں

ہر اک اُس آن آدم پاس جا کر ۔ کہیں گے حال کو اپنے سنا کر

شفیع ہوں آپ ہمارے آج کے روز ۔ تمہارے بن نہیں ہے کوئی دلسوز

کریں تب نوح کو آدم حوالہ ۔ پھریں گے لوگ سب با آہ و نالہ

بھی سارے جائیں گے سب نوح کے پاس ۔ شفاعت کی رکھیں گے ان ستی آس

کہیں گے نوح ان کو صاف اے یار ۔ کہ ہوں ہیں حال میں اپنے گرفتار

خلیل اللہ کے نزدیک جاؤ ۔ تمہارا حال سب اون کو سناؤ

کریں گے شالنے دنیا اور آہ و ماتم ۔ رکھیں گے سینہ پُر غم چشم پُرنم

نراسے ہو کے پھریں گے لوگ دلگیر ۔ چلے آئیں گے ابراہیم کے دھیر

کہیں گے اُن کے تئیں ہر آن رو رو ۔ ہمارے آج کے دن تم شفیع ہو

خلیل اپنا کہا ہے تم کو باری ۔ شفاعت کیجئے حضرت ہماری

خلیل اللہ کہیں گے اے غریباں ۔ کہ میں ہوں آج کے دن کئی پریشاں

تمھیں موسیٰ کنے سب جاؤ مل کر ۔ شفاعت ہوئے گی تم کو بیستر

پھریں گے تلملاتے لوگ رو رو ۔ اپس کے آنکھ کے پانی سے مُنہ دھو

کلیم اللہ سے جا کر کہیں گے ۔ اپس کا درد و غم ان سے کہیں گے

ہمیں سب ہو گئے ہیں آج تاراج ۔ خدا نے تم کو رسالت کا دیا تاج

کرو حق سے شفاعت آج کے دن ۔ وسیلہ نیں ہمارا کوئی تم بن

محمد انبیاء کے شاہ سر تاج
دو عالم کے اوپر انکے ہیں راج
شفاعت کا انھیں رتبہ دیا ہے
شفیع المذنبیں ان کو کہا ہے

ہمیں ہیں بیکساں ہم کو پناہ دو
شفاعت ای ہیں ہم بیکساں تئیں لو
کرو اب دور ہمارا درد اور غم
تمھیں اب چھوڑ کر جائیں کہاں ہم
ہمیں اول تمھیں سے فیض پائے
فدا سے رحمۃ للعالمیں ہو
کہیں گے ان کے تئیں سب بار بار

محمدؐ دیکھ ان کا درد اور غم
ثنا اور حمد کو حق کے ادا کر
کہے گا حق انھیں اپنا اُٹھا سر
تیری خاطر گناہ گاراں ہزاراں
سر اکر حق کے تئیں بھر آنکھ پانی
کہے گا حق انھیں سر کو اُٹھا یار
ادا کر حمدِ رب ہر آن اُوس دم
کہے گا حق انھیں سر کو اُٹھانے
ثنا کر سر رکھیں گے چاروں بار
ملک اور انبیا انسان اور جن
طُفیل اُن کے تمامی عالماں بھی
ہزاراں شکر ہر دم پاک داور
بحق مصطفےٰؐ اے پاک سُبحان
محمدؐ کے تصدق سے الٰہی
حیات عاجز کو رکھ اُمت میں اُس کے

کریں اس آن اپنی چشم پُر نم
رکھیں گے سر کے تئیں سجدہ میں مکرر
ہے تیری آرزو کیا بول دلبر
دیا میں بخش سب اُن کے گناہاں
رکھیں گے سر کے تئیں پھر بارِ ثانی
دیا میں بخش کر لاکھوں گنہ گار
رکھیں سر کو بزاں سالارِ عالمؐ
تو مالک ہے جسے چاہے اُسے دے
کہ بخشے جاویں گے سارے گنہ گار
ثنا اس کی کریں گے رات اور دن
کریں گے آ شفاعت اُمتاں کی
ہمارے تئیں دیا ایسا پیغمبر
رکھ اُمت بیچ اس کے ہم کو ہر آن
بحقِ آل و اصحابِ گرامی
بھی اس کو موت دے ملت میں اس کے

در بیان آنکہ دوزخ الآن مخلوق است

صحیح تخت ہیں ہر گھر میں کئی لاکھ | کہ ہر گھر میں ہزاراں حور ہیں پاک

ہزاراں مسنداں ہر تخت اوپر | لگے ہیں مسندوں کو لعل و گوہر

زمیں ہے مشک کی چھت اُسکی کا نور | لطافت میں ہر ایک نورٌ علیٰ نور

نہاراں چار ہیں جنت کے اندر | ہے پانی کی نہر اول برادر

شنو تم دودھ ہے دوسری نہر بیچ | شراب پاک ہے تیسری نہر بیچ

مصفا شہد کی چوتھی نہر ہے | چمن ہے اور نہالاں پُر ثمر ہے

ہر یک مومن کو جوں علم و عمل ہے | کہ ویسا اسکو جنت میں محل ہے

ہمیشہ جنتی ہنستے رہیں گے | سدا اس عیش میں بستے رہیں گے

رہیں گے دوستاں سے دوست مل مل | رہیں گے خرمی سے دمبدم دل

رہیں گے عیش میں ہر آن ہر دم | نہیں ہے کس کے تیں واں درد اور غم

ہیں بیحد نعمتاں جنت کے اندر | ہے دیدار خدا اُن سب سے بہتر

رویت او تعالیٰ در محشر مومناں را بچشم سر بیچگونگی خواہد بود حق است

سنو دیدار میں نیں کیف اور کم | بیاں ایسا کئے سالار عالم

کہ دیکھیں گے خدا کو چشم سر سے | پونم کے چاند کو جیسا نظر سے

نظارے بیچ اس کے کھو رہے ہوش | کریں گے جان اور تن کو فراموش

ہے صبح و شام سب خاصوں کو دیدار | عوام الناس کو ہفتہ میں دو بار

نبی کا ہو رہے ہر آن غم خوار

محبت میں نبی کی یوں رکھو جوش

محض برائے پروردگار خُود کُند

ہر اک مومن کے اُوپر فرض ہے جان	کہے تاکید سے بھی شاہِ عرفان
خُدا کے واسطے کرنا ہر ایک کام	خُدا کے واسطے دینا درم دام
خُدا کے واسطے کھانا کھلانا	خُدا کے واسطے دینا دلانا
خُدا کے واسطے بھی زندگانی	بھی غصّہ اور محبّت مہربانی

قادر بیچوں در مراتب ظہور کمال قُدرت از مظاہر گوناگوں کہ آئینۂ کمال اوست جلوہ فرمودہ

کہیا یوں حق تعالیٰ سُن ارے من	کہ تھا میں گنج مخفی بیچ روشن
کہ میں چاہا کروں آپس کو ظاہر	اچھے اسما کے تئیں میرے مظاہر
رکھا میں دوست ہونے کو ہویدا	کیا عالم کے تئیں اُس وقت پیدا
سنو یہ راز ہے رازِ نہانی	رکھو ایمان اس پر بھائی جانی
اتھا وہ گنج اسما بیچ کُلّی	کیا اپنے اُوپر حق یک تجلّی
ہوآئے اعتباراں اسکے تئیں چار	کیا پھر حق تجلّی دوسری بار
سنو اول تجلّی بیچ ظاہر	ہُوئے اعمال اسما اور مظاہر
ہو تفصیلاً تجلّی بیچ ثانی	کہ اسماء اور مظاہر بُوجھ جانی
تجلّی پھر کیا آپس کے اُوپر	ہُوئے اس سے سبھی روحاں برادر

کیا تی سے پیدا اس کو اے یار ۔ دیا یوں اہل کو اس کے نمودار

رحم میں لا رکھا کر اوس کو نطفہ ۔ بنایا اس کو علقہ بعد مضغہ

بھی اس سے استخواں اس کے بنایا ۔ بھی اوس پر گوشت کا کسوت پہنایا

رکھا جب جیو کو تن کے بیچ سبحاں ۔ ہوا اس وقت پر یہ خاک انساں

نظر کر اپنے عیباں پر برادر ۔ نظر کر رب کے احساناں کے اوپر

اتھا مردہ دیا حق اسکے تیں جان ۔ کہ او بھوکا اتھا اوس کو دیا نان

برہنہ تھا اوسے کسوت پہنایا ۔ اتھا پیاسا اسے پانی پلایا

اتھا بہرہ دیا حق اس کے تیں کان ۔ کمینہ تھا دیا حق اسکے تیں شان

او جاہل تھا سو اب جانی انجان ۔ دیا بھی علم اس کو پاک سبحان

اتھا اندھا دیا حق اسکے تیں آنکھ ۔ اسے پاواں دیا بھی ہاتھ اور ناک

بھی اس کو ناتوانی سے چھڑایا ۔ اپس قدرت کی راہ اسکو دکھایا

اتھا گونگا زباں اوسکو دیا او ۔ اپس قدرت سے یوں پیدا کیا او

اتھا گمراہ ہدایت بیچ لایا ۔ اپس کا راز بس اوسکو سکھایا

یہ صفتاں پاک ہیں اسکیاں بانت ۔ نہیں نقصان کو اسکے نہایت

بھی تجھ جانے گا آخر منے او ۔ کہ جوں پیدا ہوا ظاہر منے او

صفاتاں اس کے یہ ہوتے ہیں سب دور ۔ جب آوے اوسکے اوپر ایسور

ذلیل اور خوار اور محتاج ہم سب ۔ موثر ہے ہمارے ہیں یقیں رب

سنو تم دو حقیقت سے میاں جاں
کیے پیدا بنی آدم کو سبحاں
کہا اول اسکو ظاہر بیچ صورت
کہا دوسرا اسکو باطن بیچ سیرت
پچھانا گر اینک سیرت جن کو حاصل
تو اس کو بوجھ لے انسان کامل

اگر شہوت کے اوپر عقل ہو در	ملک سے خوب ہے او اے برادر
سنو گر عقل پر شہوت رہے در	کہ او حیوان سے ہے سخت بدتر
سمجھ شہوت کے تئیں نقصان کے کام	نہ ہو اس کام سے تو بد سرانجام

آنچہ سرور دو جہاں بیان احسان فرمود حق است

محمد جان معنے رمز اسرار	کئے احسان کا ہے بیاں وار
خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر	عبادت بیچ اس کے رکھ تو اسرار
کہ گویا دیکھتا ہے رب کو ہر آں	اگر نیں دیدۂ حق بیں تجھے جان
تجھے رب دیکھتا ہے رات اور دن	بھی تیرے حال پر اسکو خبر گن
خدا سے شرم رکھ ہر آن دل بیچ	نکو رکھ غیر کو اے جان دل بیچ

بقول سرور عالم تفاوت با یکدیگر در عالم از صورت و سیرت است نہ بچیز دیگر حق است

یہ سب عالم ہوا اک چیز سے جان	نہیں اس بیں تفاوت بوجھ ہر آن
تفاوت سن ہر اک کے بیچ ہیں دو	کہ یک صورت سمجھ اور دوسرا خو
فرشتہ کوئی ہو اور کوئی انسان	کوئی شیطاں ہو اور کوئی انسان
کوئی پتھر ہو اور کوئی پانی	ہر اک بیں ہے تفاوت بھائی جانی

او تعالی بنی آدم را از دو حقیقت آفریدہ است حق است

تجلی سے کیا ہے رب اکبر	ظہور اپنا صُور سے مختلف پر
کہ اس کی کیفیت کو اے برادر	تو حق پر سونپ دے رکھ یاد از بر
قیامت میں تو سُن او پاک کرنار	ظلل سے ہوویگا آپی نمودار
اپس کو شرک میں ہرگز نکو کھو	کہ دُنیا بیچ تو اعمی نکو ہو

دربیان آنکہ حق سبحانہ تعالیٰ مشرکاں را ہرگز نخواہد بخشید حق است

سنو دو شرک ہیں دُنیا کے اندر	رہو ہر آن اس سے دُور ہو کر
کہو قرآن میں یوں پاک بے چُوں	نہیں ہرگز کبھو مشرک کو بخشوں
یہ اول شرک ہے او کافراں کی	پرستش چاند اور سُورج بُتاں کی
بجز رب کے پرستش کفر و شر ہے	اگر اسباب میں تجکو نظر ہے
ہے دوسرا شرک یہ باریک مانے	ضرر اور نفع سب غیروں سے جانے
فلانی چیز سے میرا دُکھا سر	فلانے کے سبب میرا اگیا گھر
مگر ایسا سخن اے بھائی جانی	سمجھ ایسے سخن کو شرک ثانی
پرستش جز خدا ہرگز نکو کر	خدا سے جان سب کاماں برادر
بسر مت یہ سخن اے اہلِ عرفاں	کہ ہر ایک فعل میں فاعل خدا جان
نبیاں کو اس لئے نازل کیا نُور	کریں تا بندگاں سے شرک کو دُور

بنائے ایمان برین چہار ارکان کہ ہر رکنے از کمال ایمان است

سفر میں مسح کر موزے کے اوپر — بھی کر تو مسح موزہ جب لبے گھر

ہے جائز گر کرے فاجر امامت — ادا کر اس کے پیچھے فرض سُنّت

ولے اس شرط سے ہے جان بھائی — امامت میں نہ ہو اس کنے تنہا ہی

بھی ڈر سے عاقبت کے دور مت ہو — تو بیجا عُمر کو ہرگز نکو کھو

سُبک کر کُفر کو ہرگز نکو دیکھ — بدی کو مت سمجھ ہرگز کبھو نیک

حیا رکھ تو خدا سے دل کے اندر — بھی احساناں اُوپر رب کے ذکر کر

کسی پر تو کبھی بدبیں نکو ہو — بھی ہرگز تو کبھی خودبیں نکو ہو

بھی غیبت پر کسی کے دل نکو دھر — کسی کا عیب تو ہرگز نکو کر

ہر ایک مومن سے نیّت نیک رکھنا — ہر اک کی آبرو اپنی سمجھنا

نہ رکھنا دشمنی مومن سے اے یار — رہے سب مومناں کا دل سے غمخوار

گواہی جھوٹ پر ہرگز نکو دے — کسی کا ظلم سے بھی مال مت لے

گواہی کو چھپا مت اے میاں جان — کہ اس سے ہوئیگا دھن کو نقصان

اگر وعدہ کرے کس سے وفا کر — ضعیفاں پر نکو ہرگز جفا کر

بھی حق داروں کے حق سے ہو ادا تو — بھی کر ماں باپ کی خدمت سدا تو

بھی رکھ اُستاد اور مُرشد کی حُرمت — سدا رکھ عالماں کی دل سے عزّت

تو بیجا خرچ اپنا زر نکو کر — نہ کر نقصان کس کا زر برادر

خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر — تو کر ہر کام کو دُنیا کے اندر

کہے یا رنگ ہے یا اوس کے تئیں باپو — کہ بیشک سب کہے کافر ہوا وہ

ویا اوسکو کہے گر جسم و جاں ہے — کہے یا کوئی گر اوسکو زباں ہے

ویا بوجھے اوسے ہے پاؤں اور ہاتھ — زباں سے اوسکے تئیں ہے روز اور رات

رکھے یک نام سے یا کوئی انکار — رہے یا یک صفت سے کوئی بیزار

کسے یک طور سے انے بھائی انجان — رکھے کوئی اوسکی پاکی بیچ نقصان

لہے ایمان اوس سے دور اے یار — ہو لعنت بیچ وہ ہر دم گرفتار

خدا کے واسطے یا نا کرے کام — رکھے تقدیر سے انکار کوئی خام

ویا کوئی یک فرشتے سے رکھے کار — ویا ہووے اگر ملت سے بیزار

خدا سے یا نہ جانے خیر اور شر — ویا پھیرے عقائد سے اگر سر

رکھے یا حشر سے انکار دل بیچ — رہے میزان سے بیزار دل بیچ

عمل نامے سے یا پھیرے اگر سر — ویا پل سے رکھے انکار کوئی خر

کرے یا کوئی پیمبر کی اہانت — رکھے گر یک نبی سے کوئی عداوت

ویا پھیرے نبی سے کوئی یک سر — ویا تہمت کرے گر کوئی نبی پر

کہے گر حکم اون کا نئیں برابر — کہ وہ کافر ہوا سن اے برادر

رہے وعدہ سے خاطر بیچ بیزار — وعید سے یار رکھے گا کوئی انکار

کتاباں سے اگر انکار لاوے — ویا یک لفظ اس کا خام پاوے

کرے یا حرف قرآں پر زیادہ — کہے سے یار رکھے اوس پر ارادہ

ویا بیچے خمر یا نرد کھیلے | بندھے مومن کے اُوپر کوئی حیلے

ویا مومن کے تئیں آزار دیوے | کسی کی ظلم سے یا جان لیوے

ویا ناتے حراماں بیچ بدکار | کرے گا یا نکاح یا آرزو یار

ویا غیبت کرے یا کوئی بہتاں | کرے یا کوئی لواطت یا زنا جان

رکھے یا کوئی اماماں سے بغاوت | کرے یا عالماں کی گر اہانت

رکھے یا کوئی اگر مرشد سے انکار | ویا اُستاد کو جانے اگر خوار

رکھے یا کوئی اگر ماں باپ سے جنگ | ویا ملنے سے عالم کے رکھے ننگ

حلال اس کو سمجھ کس نے کیا ہو | ہر اک کے پاس اُس کا فر ہُوا او

سنو تم اس بیاں کو اے عزیزاں | اگر جانے حلالاں کو حراماں

لکھا ایمان میں ہے جو بیانوار | کرے یک بات کا گر اس میں انکار

ہر ایک کے پاس وہ کافر ہُوا دیک | تو ایسی بات سے ہو دُور اے نیک

در بیان خاتمہ کتاب مفتاح الایمان

تو سن اب ہوش سے اے صاحب ہوش | نہ ہو اس بات سے ہرگز فراموش

تو جب بستر کے اُوپر جاوے ہے سو | حسد حرص دغا کو ہاتھ سے دھو

تو رکھ اوسوقت دل کے بیچ انصاف | تو کر توبہ سے اپنے دل کے تئیں صاف

گنہ کو دیکھ اپنے بھائی جانی | تو برسا آنکھ سے اوسوقت پانی

کام اپنا دیکھ کر رو زار زار	جز خدا کے کوئی نہیں ہے دوستدار
دن بہت گئے عمر کے اب ہیں سو کم	تو غنیمت بوجھ اب باقی کے دم
تو جیا ہے جس قدر جینا ہے کیا	ظاہری کا درد و غم پینا ہے کیا
خوب نہیں غفلت میں کھونا زندگی	وقت اب ہے خدا کی کر بندگی
اب سفر ہے کر تو زاد راحلہ	کیا چلا ہے قافلہ پر قافلہ
مال تیرا دوست تیرے نیک نام	اس سفر میں نہیں تجھے آتے ہیں کام
دیکھتا ہے رات دن عالم کا حال	کیسے کیسے ہو گئے ہیں پائمال

حکایت

جب سکندر مر گئے اون کے وزیر	جوں وصیت تھی ہوئے فرماں پذیر
ہاتھ باہر رکھ کفن کے چاک سے	بھر کے دونوں ہاتھ اوسکے خاک سے
مل کے سب لے کر چلے تابوت کو	تھے پھراتے کوچہ کوچہ کو بکو
جابجا کرتے ندا یہ خاص و عام	یہ سنو تم ہے سکندر کا پیام
ہفت کشور اوس کے تھا زیر نگیں	بلکہ وہ تھا مالک روئے زمیں
آج کے دن اوسکی ہے آوارگی	ہے غریبی بے کسی بے چارگی
ملک و دولت مال و زر نہیں ساتھ ہے	ہاتھ خالی خاک دونو ہاتھ ہے

در بیان بے وفائی دنیا و جفائے آں

ہے خدا کو منہ دکھانا ایک روز — مصطفیٰ کو منہ بتانا ایک روز

کوئی نہیں ہے دوست اپنے سات کا — عذر کر سب اپنی تقصیرات کا

کر وصیت ہو وداع سب بات سے — کھو نکو تو وقت فرصت ہاتھ سے

گور میں جو چیز نیں آتی ہے ساتھ — اوس سے اے بھائیجاں دھو ڈال ہاتھ

ہو رجوع رب کی طرف اے بھائیجاں — وقت فرصت آج ہے کل ہے کہاں

کیا ہے دنیا سر بسر خواب و خیال — اوس سے حاصل ہے نجاست اور ملال

حکایت

ایک برہنہ شب کے تئیں تھا زار زار — نیند آئی اس کے تئیں بے اختیار

آہ دیکھا آپ کو وہ بے نوا — سلطنت پر روم کی فرماں روا

الغرض تھا اس کو شاہی ملک و مال — وہ گذارا عیش میں ہفتاد سال

ہو کے فارغ ایک شب دربار سے — مل گیا خلوت میں اپنے یار سے

چشم کھولا ہو گیا جب احتلام — یوں لگا رونے کو وہ اے نیکنام

وائے ویلا سلطنت پر خاک ہو — اس کا حاصل یہ انتہا کیوں پاک ہو

آہ پانی سرد ہے اور درد سر — کیوں کروں میں غسل اپنے وقت پر

اس بیاں سے حال دنیا صاف ہے — گر تیرے میں راستی انصاف ہے

در بیان مکارم اخلاق

ہے خلیفہ خاص تو سبحان کا — کیوں نہیں کرتا عمل اس شان کا

شیخ سن کر ہو گئے جب اشکبار	بعد فرمائے اوسے اے دوستدار
جس میں خصلت نیک ہے انسان ہے	جس میں بدخو ہے سو وہ شیطان ہے
گرچہ صورت اوسکی ہے انسان کی	آہ معنی اوس کی ہے شیطان کی
جان تو معنی کے تئیں ہے اعتبار	کیا ہے صورت اوس کا نیں ہے اعتبار

در بیان خصوصیت عمل بموجب درجۂ اوست

آہ کس کا دل دکھانا خوب نیں	ہاتھ خالی یہاں سے جانا خوب نیں
تو عدم تھا رب دیا تجکو وجود	اور فرشتوں سے دلایا ہے سجود
رب سکھایا اپنے سب ناماں تجھے	نیں خبر اس راز کی کچھ اب تجھے
تو خلیفہ ہے تیرا انسان نام	ہے تجھے لائق سو وہ کرنا ہے کام
جوں کرے گا کام تو اوس کام سے	متصف ہو جائے گا اس نام سے
ہے تو انساں کام کر انسان کا	کام کرنا خوب نیں حیوان کا

حکایت

پیر سے یوں جا کے پوچھا کوئی مرید	بول کس درجہ میں ہوں اے حمید
شیخ فرمائے اسے اے بھائیجاں	رب کیا ہے پانچ درجوں کا بیاں
بولتا ہوں پانچ درجے اب تمام	دیکھ کس درجہ میں ہے تیرا مقام
کھاوے اور سووے ملے عورت کیساتھ	ہو فقط جس شخص میں یہ تین بات

جا کے پوچھے اوسکے تیں سب داستاں
راز جو سینہ میں ہے کر اب بیاں
بوعلی روتا ہوا ایسا کہا
علم سینہ سے اب جاتا رہا
میں نہ سیکھا زندگی میں یہ سخن
میں سمجھتا یہ تمامی علم و فن
من عرف کی میں نہ سمجھا رمز علی
اس سبب جاتا ہے جاہل بوعلی

دربیان فضیلت من عرف

باخبر ہو خوب سن اے بھائی لال
زندگی غفلت میں کھونا رائیگاں
زندگی غفلت میں کھونا خوب نیں
گور میں حسرت سے رونا خوب نیں
ظاہری کا علم و فن وسواس ہے
آہ گل وہ ہے جس میں باس ہے
اس تمامی علم و فن پر خاک ہو
من عرف کا جس میں نا ادراک ہو
علم وہ ہے جس سے آوے بیخودی
باخودی کا علم ہے سو سو بدی

ہے تو انساں میں حیوان واہ واہ	ہے شرافت پہ تیری قرآں گواہ
اور کہا روتا ہوا پھر سگ کے تئیں	تین خصلت تجھ میں ہیں میرے میں نیں
جس سے کھاوے ایک لقمہ تو اگر	رات دن رہتا ہے اوس کے در اوپر
رات دن اوسکے رہے فرمان میں	بھی پہچانے اوسکے تیں ہر شان میں
میں خدا کا رزق کھایا سب عمر	چھوڑ کر پھرتا ہوں اوسکو دربدر
نیں پہچانا رب کو میں ہر شان میں	نیں رہا ہوں آہ میں فرمان میں
خوب ہے میرے سے تو اب لاکھ بار	کر نظر انصاف سے اے دوستدار

دربیان علم و فن ظاہری موجب حسرت آخرت است

بھائی جاں لے مصطفیٰ کی پیروی	آخرت میں پائے گا تو خسروی
سیکھ عقائد اس قدر عالی نہاد	ہو تیرے دل کو مقید اعتقاد
سیکھ مسائل اس قدر اے دلنواز	ہو درستی سے تیرا روزہ نماز
من عرف کا علم سیکھ تو بعد ازاں	عمر اپنی کھو نکو تو رائیگاں
وقتِ آخر علم و فن برباد ہے	جن سیکھا ہے اوس کا دل ناشاد ہے
جس نے کھویا علم و فن میں زندگی	وقتِ آخر اوسکو ہے شرمندگی

حکایت

بوعلی ہر فن میں تھا یک فنی	اوس کو ہوئی جس وقت پر جاں کندنی

حکایت

[illegible]

دربیان ... عشق

[illegible]

درد سے زنگارِ دل ہوتا ہے دور ۔ درد سے ہو نور کا دل میں ظہور

درد کی خاطر تجھے حق دل دیا ۔ دردِ دل کے واسطے پیدا کیا

درد نیں سو دل ہے او دل خام کا ۔ ویسے دل پر خاک بھا نیں کام کا

کام کا وہ دل ہے جس میں درد ہو ۔ کل ظہورِ ذات کا آئینہ ہو

تو خلیفہ اور تو انسان ہے ۔ اس قدر بے ہمتی نیں شان ہے

آگ میں جلتی ہے زن ہمت سے او ۔ مرد ہو کر زن سے کم ہمت نہ ہو

دیکھ بلبل اور پروانہ کے تئیں ۔ جان دینے دل سے کیا مشتاق ہیں

شرم لینا خوب ان حیوان سے ۔ آہ او حیوان تو انسان ہے

جان کو کب تک چھپانا اے پسر ۔ آہ آخر ایک دن جانا ہے مر

جان کو اپنی چھپانا خوب نیں ۔ رائگاں یک روز جانا خوب نیں

خوب ہے اب جان کا کرنا فدا ۔ سر کو دے سلطان ہو جا اے گدا

شوق میں اس یار کے مستانہ ہو ۔ شوق میں دیدار کے دیوانہ ہو

ظاہری کی خوب نیں فرزانگی ۔ خوب ہے اس راہ میں دیوانگی

دیدہ گریاں سینہ بریاں خوب ہے ۔ جسم عریاں چشم گریاں خوب ہے

سر پہ اپنے خاک بہانا خوب ہے ۔ دل کے تئیں اپنے جلانا خوب ہے

دل گنوانا یاد میں دلدار کے ۔ سر گنوانا راہ میں اس یار کے

آہ کرنا ہاتھ ملنا خوب ہے ۔ رات گلنا دن کو جلنا خوب ہے

حکایت

باب دوسرے بیچ ہے ذکرِ سلوک	سالکاں کوں نیں خدا بن پیاس و بھوک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب دوم

رب کو لائق ہے سدا حمد و ثنا — دے صفائی دل کے تئیں یا ربنا

ہے محمد مصطفیٰؐ نورِ ظہور — نیست عالم ہے سو ہستی خاص نور

ہے یہ دوسرا باب اسمیں ہے سلوک — نیں خدا بن سالکوں کو پیاس بھوک

بعضے لوگاں شغل کو کہتے سلوک — راہ یہ نیں ہے سراپا اس میں چوک

نیں مریداں ان کے پہونچے سیر کو — نیں گیا سو کیوں لے جاوے غیر کو

صاف سیدھی راہ ہے راہِ علیؓ — جو چلے اوس راہ پر ہووے ولی

ہیں موجودہ خانوادے چار پیر — خاص اون کی راہ ہے یہ بے نظیر

مصطفیٰؐ سے آج تک ہے یہ سلوک — قربِ حق سب پائے ہیں نیں اس میں چوک

باقرؓ و کاظمؓ جنیدؓ و بایزیدؓ — بوحنیفہؓ، شافعیؓ، مالکؓ، سعیدؓ

پائے ہیں اس راہ سے موجود کو — پائے ہیں اس راہ سے معبود کو

پہلے ہو کر پیرِ کامل کا مرید — رب کو بوجھے بعد دیکھے اسمیں دید

اولیا کا یہ سلوکِ خاص ہے — وہ پہچانے جس کے تئیں اخلاص ہے

در بیان شریعت و طریقت و حقیقت

کر عمل دونوں ملا کر ہو ولی	تفرقہ سے نافقتی اور جاہلی

در بیان چہار طریق

ہے ثنا اور حمد رب کی شان میں	لا رکھا ہے سرّ انا کو جان میں
جان کو لا کر رکھا وہ من کے بیچ	من کے تئیں لا کر رکھا وہ تن کے بیچ
عقل کا محکوم جب تن ہو گیا	انبیاء کو بھیج کر فرماں دیا
جب ہوا اس دید کا سب کو نیاز	تن پہ حق واجب کیا روزہ نماز
آ کے جب احکام ظاہر تن لیا	اور محبت کو خدا کی من لیا
ڈھونڈھ پایا روح جب قربت کے تئیں	دیکھ تو اس راز کی نسبت کے تئیں
ہے شریعت میں عبادت تن کے ساتھ	ہے طریقت میں عبادت من کے ساتھ
در حقیقت ہے عبادت جان سے	معرفت میں دید ہے سبحان سے
تو ملا اس چار کو یک شان میں	راز اس کا میں کہوں کہ جان میں
تو کرے اس بدن سے جب نماز	ذکر حق میں دل کے رکھ با نیاز
دید میں سبحان کے رکھ جان کو	ہے سوا اللہ نہیں سو ہو نہیں جان دو
یوں ملایا چار کو یک جا سدا	تو کیا چاروں عبادت کو ادا
جو کرے اس چار سے یک کو خلل	نیں ہے کامل وہ ہے ناقص پر دغل

حکایت

کوئی پوچھا شیخ کو کر کے تلاش	معرفت رکھتی ہے کیا عقل و معاش

در بیان چہار منزل

حکایت

دربیان مقام زہد

زاہدی کا بوجھ لے دوسرا مقام
سالکوں کو چاہیئے ہے مدام
در شریعت زاہدی وہ ہے عزیز
دور کرنا جو کچھ دنیا کی چیز
در طریقت زہد و تقویٰ استام
دور کرنا اپنی غفلت کو تمام
در حقیقت زاہدی کی وہ خودی
دور کرنا اپنی ہستی اور خودی

حکایت

ایک زاہد تھا کہیں ثابت قدم
کوئی پوچھا اس سے اے صاحب کرم
کس طرح حاصل کیا تو یہ مقام
یوں کہا زاہد اسے اے نیکنام
کبر و کینہ غیبت و بغض و حسد
[illegible] خوب ہے کو دل سے دور
پیدا ہوا علم و عمل کا جب ظہور
تب سے چمکا زاہدی کا مجھ پہ نور

موج کو دریا اگر سمجھے حبیب	پار اس منزل سے ہووے عنقریب
تین اس منزل میں آئے ہیں مقام	یاد رکھ تفصیل سے نیک نام

دربیان مقام توبہ

پہلے ہے سالک کے تئیں توبہ مقام	تین نسبت سے کرے توبہ مدام
تو شریعت کے گنہ سے تن کو دھو	جوں زنا ہے اور ایسے کام ہو
رکھ طریقت کے گنہ سے دل کو صاف	جوں ہے کینہ اور غیبت ایسی لاف
در حقیقت یہ گنہ ہے روح پر	بوجھنا اپنے کے تئیں موجود کر
اپنی ہستی سے گزر جانا تمام	ہے یہی توبہ حقیقی والسلام

حکایت

آئے یکدن عائشہؓ کے گھر رسولؐ	مصطفےٰؐ کو عائشہؓ دیکھے ملول
آنکھ دونوں تھے مبارک اشکبار	تھے بہت بیتاب اور تھے بیقرار
عائشہؓ پوچھی نبیؐ سے کیا سبب	اس قدر بیتاب ہو روتے ہیں اب
عائشہؓ سے یوں نبیؐ فرماتے ہیں	ہے یہ توبہ اس لئے روتا ہوں میں
جب خودی میری مجھے آتی نظر	ہے گذرتا حال یہ میرے اوپر
عائشہؓ یہ بات سن روتی رہی	آہ کرتے ہاتھ ملتی یوں کہی
آہ دامن مصطفےٰؐ کا پاک ہے	تس پہ توبہ سے یہ سینہ چاک ہے

زاہدی کا تو اگر چاہے مقام
تین سیا ہیوں سو عمل کر والسلام

دربیان مقام صبر

بعد ازاں زاہدی کا یہ مقام
صبر تو جان مصیبت سے تمام
[illegible]
ہے شریعت میں زباں [illegible] لینا
ہے سو اللہ بس سو عالم ہو بینا
در طریقت یاد کرنا دل کیسا تھ
حاضر و ناظر سمجھنا رب کی ذات
در حقیقت یاد روحی سے [illegible]
نا نظر اپنی خودی کا [illegible]

حکایت

ایک غافل تھا شرع سے حال بار [illegible]
[illegible]

... دیت جب تجھے بولا خدا	کیا نظر آتا ہے تجھے بولا خدا
روح تن سے جب جدا اس کو ہوا	ہر رگ و ریشہ سے تھا ذکر خدا
آہ و زاری سے کہے جب بایزید	دین خدا کی یاد کر اب بایزید

دربیان منزل ملکوت

دوسرا مسکن ہے سے نوری بدن	اوس سے واجب کو حرکت اے من
یعنی منزل دوسری ملکوت نام	ذکر قلبی ہے طریقت کا مقام
ہے تجرد سے تجھے لے خوب رو	اپنے رب کو دیکھنے کی آرزو
دل سے تیرے سب خیال [illegible]	بول تو اللہ دل سے اور ہو
آئینہ جب دل ہو خورشید تاب	روح کی صورت سے چمکے آفتاب
جب ہے دل غیر سے خالی مدام	یعنی ملکوت کی منزل تمام

حکایت

شیخ ہمدانی سے رکھہ جان میں	منزل ملکوت کی یوں شان میں
وقت جب رات گذرے پر صدا	باوضو ہو یک دوگانہ کر ادا
فاتحہ دے مصطفی پر دل نثار	آہ و زاری سے دعا کر بار بار
تن مثالی کو سمجھ سا روح کر	آئینہ میں دل کے یوں رکھنا نظر
سب سوا اللہ دوسرے کو نہیں وجود	ہیں دو عالم اوس کے پرتو سے نمود

حکایت

وہ کہا رب نے مجھے سب بات سے
میں نہ کھاؤں گا کسی کے ہات سے
میں عدم تھا رب دیا مجکو وجود
در کیا اس تن کو نطفہ سے نمود
تب اٹھا خوار و ذلیل
دودھ میرے واسطے ماں کو دیا
جب رہا ثابت توکل میں سدا

دربیان مقام قناعت

در بیان منزل جبروت

کس کی صحبت نہیں کئے او اختیار

ہے طریقت میں قناعت اسکو گن	رب سے اپنے ہو رہے خوش رات دن
ہے حقیقت میں قناعت باادب	رب سے رکھنا رات دن رب کی طلب

حکایت

اللہ اللہ تھے علی سلطانِ دیںؓ	جب ہوئے وہ مصطفےٰ کے جانشیں
صبح مزدوری کو جاتے یک پہر	جو کہ ملتا اوس کو دو تقسیم کر
گھر میں دیتے دوسرا محتاج کو	گھر سے لیتے ایک انجل بھر ستو
شام کو جب اوس سے روزہ کھولتے	سر کو رکھ سجدے میں ایسا بولتے
تو کیا نعمت سے مجھکو سرفراز	تو مجھے بس ہے تو میرا کارساز

در بیان مقام خلوت

بھائی جاں خلوت سو ہے تیسرا مقام	جامعیت جس کو نہیں وہ ہے سو خام
ہے شریعت بیچ خلوت اسکو گن	لوگ سے رہنا کنارہ رات دن
ہے طریقت بیچ خلوت اس کا نام	دل کو خالی غیر سے رکھنا مدام
سُن حقیقت بیچ خلوت ہے سو وہ	اپنی ہستی اور خودی سے دور ہو

حکایت

بوبکرؓ تھے خاص تر سبحان کے	او تلاوت میں اتھے قرآن کے
آئے خواجہ خضرؑ اسوقت پو	بوبکرؓ سے او کئے ہیں گفتگو

حکایت

شاہ جیلانی سے پوچھا ایک مرید

رات دن کرنا عبادت بانیاب

رب کی خوشنودی کے لئے روزہ نماز

جب کرے گی تجکو حیرت دلبری ناخودی ہو نا جنوں ہو نا پری

ناخبر ہو جب لباس قوت کی آخری منزل ہوا و جبروت کی

دیکھ اس منزل منے اے نیکخو آہ آئے ہیں مقاماں اس ہیں دو

دربیان مقام مراقبہ

پہلے اسمیں ہے مراقب کا مقام پختگی کا سالکاں کرتے ہیں کام

در شریعت ہو مراقب کا یہ حد اپنے اعضاء سے نہ کرنا کام بد

در طریقت ہو مراقب کا یہ فن غیر کے خطرے سے کرنا دل جتن

در حقیقت ہے مراقب باشہود ہو نظر میں رب کی ہستی اور وجود

حکایت

تھے کہیں درویش یک عالی مکاں نام تھا حافظ کریم اللہ خاں

تھے مراقب ایک دن صحرا منے ناگہاں ایک شیر آکر اون کنے

ہاتھ پاؤں اون کے چوما بار بار بھی پکارا جوش سے بے اختیار

نیں ہوا ہرگز تغیر اُن کا حال دل میں اونکے غیر کا نیں تھا خیال

دربیان مقام توجہ

دوسرا آیا توجہ کا مقام ہے شریعت میں توجہ اس کا نام

درمیان منزل لاہوت

چاروان تن سب کو ...

اور بھی منزل چار ویں لاہوت نام

... معرفت کا ہے مقام

حکایت

... لاہوت کی منزل ...

دیکھ کر حسنینؓ کو عمار نے
یوں لگے پیش علیؓ آہ مارنے
وے علیؓ حسنینؓ کا کیا حال ہے
پوچھے حاضر جو بیت المال ہے
ان کو بولے یہ نہیں ہم پر حلال
ہے مساکینوں کا حق اوس سے سوال
پٹرکے عمار سے کچھ دام کر
او کہے دم کا بطر و سا ہو اگر
رب ہمیشہ صابروں کے ساتھ ہے
بس یہ دولت آج ہم کو ہاتھ ہے

در بیان مقام رضا

ہے رضا کا آخری آیا مقام
جامعیت کاملوں کو ہے تمام
ہے شریعت میں رضا اوسکو کہے
رب سے اپنے رات دن راضی رہے
ہے طریقت میں رضا سو اوس کا نام
آرزو سے ہے گذر جانا تمام
ہے حقیقت میں رضا سو نیک تر
زندگی میں اختیاری موت ہو

معرفت کے پانچ مسئلے صاف کر
عبد و رب میں کیا ہے نسبت رکھ نظر
دید اوس سے ہو تجھے ہر حال میں
ہے ظہورِ ذات جو افعال میں
رب کو دیکھے آئینہ سب کو بنا
سب کو دیکھے آئینہ رب کو بنا
دید ہووے اس نہج پر تجکو ذات
قبل شئے یا بعد شئے یا شئے کے سات
سب تیرے میں تو ہے اوس میں دیکھ تو
رب کو ڈھونڈھے پاوے آخر آپ کو
بوجھنا سو دیکھنا ہے نیک ہیں
سب یقیں ہیں خاص ہے علم الیقیں
حال حاصل جان کو منزل میں ہو
بوجھ منزل آخری کی سبکو او
ہے اسی منزل میں استغنا تمام
بوجھ اس منزل کے آئے دو مقام

در بیان مقام صبوری

ہے صبوری جامعیت کا مقام
کاملوں کو ہے صبوری صبح و شام
ہے شریعت میں صبوری ہو کے ہم
ہر مصیبت میں رہے ثابت قدم
ہے طریقت میں صبوری بوجھ خاص
رات دن ہے نفس کا کرنا خلاف
ہے حقیقت میں صبوری بوجھ تو
جز خدا کے نا رکھے کچھ آرزو

حکایت

عید کو مسجد میں آئے خاص و عام
خوش لباساں پہن کر کھا کر طعام
فاقہ کا دن تیسرا حسنینؓ پر
آئے تھے میلا پرانا پہن کر

حکایت شہادت حسینؓ

[illegible]

در بیان سالک

[illegible]

کیونکہ رب کی ذات ہے نورِ بسیط	ہے ہر یک ذرّے کے اوپر اور محیط
سیر فی اللہ سیر اسما اور صفات	ہیں مظاہر اُن کے بیحد کائنات
منزلاں ہیں اس میں بیحد بے شمار	کوئی نیں اس سیر سے ہوتا ہے پار

حکایت

مست و بیخود تھے کہیں عبدالعزیز	اُن سے پوچھا جا کے یک صاحب تمیز
ہے الی اللہ اور فی اللہ سیر دو	راز اُن کا ایک اشارے سے کہو
شیخ بولے تو عدم تھا تجھکو بود	جز خدا کے کس کے تئیں نیں ہے وجود
نیں سو خود نیں ہے سو ہستی صرف نور	یک چمک سے دو جہاں کا ہے ظہور
پار اول سیر سے اُس وقت ہو	صاف بوجھے نیں سو خود اور ہے سواو
سیر فی اللہ ہے سو اسما کا ظہور	ہیں مظاہر اُن کے بیحد بیقصور
کاملاں اس سیر کو نیں حد کہے	واصلاں اس سیر میں دائم لگے ہے

دربیان تجلّیات

ایک دفتر ہے تجلّیوں کا بیاں	اس قدر لازم لکھے ہیں عارفاں
ہے تجلّی نفس کی رنگِ کبود	یا سیاہی دستِ چپ سے ہو نمود
پیٹ سے جب ہو تجلّی زرد رنگ	او ہے شیطاں اسکے تئیں ہے زرد رنگ
سیدھے بازو سے تجلّی سُرخ ہو	سبز ہو یا نور مرشد ہے سواو

حکایت

دربیان مقام قرب

در حقیقت قرب ذاتی ہے سو عام

حکایت

در بیان سوال اربعہ

ہیں سو چودہ خانوادہ چار پیر
معرفت کی راہ بن ہیں دستگیر
مصطفیٰ سے پائے ہیں از نہاں
اسمیں ہے اس راز کا دیکھو بیاں

ہے سو اللہ دوسرا معبود نیں
ہے سو اللہ دوسرا مقصود نیں
ہے سو اللہ دوسرا موجود نیں
ہے سو اللہ دوسرا مشہود نیں

تھے کہیں درویش یک عالی مقام
پڑ گئے تھے پاؤں میں کیڑے تمام
دیکھ کر بولے طبیباں آہ آج
کاٹنے کے بن نہیں اس کا علاج
نیں قبولے بات یہ او پاکباز
او ہوئے جس وقت مشغولِ نماز
کر دئیے اس پاؤں کو تن سے جدا
بھی تلے اس پاؤں کو بہرِ خدا
نیں کئے حرکت انھوں یک بال بھر
اپنی ہستی سے اتھے او بے خبر
ہو کے فارغ یہ کہے یہ کن کیا
پاؤں میرا ہے کہاں اور کن لیا
محو تھے اور نور حق میں پاکباز
تسپہ یوں تھا ان کے تئیں روزہ نماز
سالکوں کو آخری ہے یہ مقام
اس کے آگے راہ نیں ہے والسلام
ختم کر اس بات کو یاں سے حیات
بھیج دل سے مصطفیٰ پر تو صلوٰۃ
باب تیسرے بیچ ہے قالِ صحیح
جو کہ سمجھا اس کو ہو حالِ صحیح
یعنی ہے ارشاد کا اس میں بیاں
راز اس کا جانتے ہیں عارفاں

باب سوم

حمدِ رب کے بعد ہے نعتِ نبی
دے پہچانت مومنوں کو یا ربی
تیسرا یہ باب ہے ارشاد کا
مَن عَرف اور قد عرف کی یاد کا
بات اس میں ہے خدا کی راہ کی
معنوی دعوت رسول اللہ کی
سر موئے مصطفیٰ جو لائے ہیں
خاصگاں سینہ بسینہ پائے ہیں

جب اُٹھا دریائے وحدت بے نشاں	ہو گئی اک اس کو جنبش ناگہاں
دیکھ کر اپنے میں آپی سب کے تئیں	یوں کہا رب ہوں سو میں ہوں غیر نہیں
آگئی اُس وقت علمی امتیاز	ہو گیا ہے نیں کے تئیں ہے سے نیاز
آہ ایسا ہے دوئی کا ابتدا	نیں سو ممکن ہے سو واجب ہے سدا
یوں ہوا واجب سے ممکن کا ظہور	نیں پہ چمکا ہے نبی کا خاص نُور
تھا عدم مانند ہستی ایک ذات	آہ کثرت ہو گئی نسبت کے ساتھ
گرچہ کثرت حق سے ہو وہ ایک ہے	نیک سے جو کچھ کہ ہووے نیک ہے
موج دوسری رُوح جانو بھائیجاں	دو تجلّی رُوح کو ہے دو جہاں
یک تجلّی عالمِ ملکوت ہے	یک تجلّی عالمِ ناسوت ہے
دو تجلّی سے یہ دو عالم بنے	ہو کے باطن آپ ہی ظاہر بنے
دو تجلّی جب ملے یک شان سے	نام اس کا ہو گیا انسان کر
ظاہری ناسوت ہے انسان کی	باطنی ملکوت ہے انسان کی
ہے گی ہستی نیں کو بخشی ہے نمود	آئینہ میں نیں کے ہے عکسِ وجود
ہے کو اللہ نیں کے تئیں کہتے عدم	در حقیقت ہے سو اللہ نیں سو ہم

حکایت

کوئی پوچھا جا کے یوں دریا کے تئیں	کیوں تیرے میں جانور لاکھوں سے ہیں
کیا حقیقت اُنکی ہے اور تھی کہاں	کیوں یہ کثرت تجھ سے ہووے کر بیاں

ہے ظہور اس نور کا آئینہ سے
حبیب میرا اور مظہر اس نور کا

کیفیت ظہور اعیان
و بصورت خارجی

نہیں نظر آتے ہیں ہر گز کس کو او
نور خالص ظلمت خالص یہ دو
نور اور ظلمت ملے جب یک دگر
تب یہ دونوں مل کے یک آئے نظر
ظل عدم ایسا ملے آپس میں دو
ہیں جدا اگرچہ ہیں دیسے ایک ہو
مل کے دونوں یک نظر آتے تو پھر
اوسو ہے یہ سو یہ ہے رکھ تمیز
ایک حق سو ایک ہے سو میں دو ہیں
اور ہے صورت یہ ہیولی ہے سو ظل
کیا ہیولی نقش رحمانی ہے نام
بولتے ہیں عکس رب اس کو تمام
ہاں تجلی نفس رحمانی ہے او
نفس نسبت خاص کا اک اس میں ہو

ہر تعین کو ہے نسبت علم سات — جس طرح ہیں رب کے اسماء اور صفات
تو عدم سے رکھ خبر اس بات کا — آئینہ ہے اور ظہور ذات کا
آئینہ ہیں اوسکی ہوئی ہستی نمود — ہے عدم کی ذات پر زائد وجود
سب ہیں ظاہر ہے خدا یا اسم نور — یک تجلّی سے کیا سب ہیں ظہور
یعنی ہے اس ذات کو اصلی وجود — دو جہاں ہوئی اس کے پرتو سے نمود
ہے سدا ظلی کا ظلی ہیں ظہور — نہیں جدا اصلی سے ظلی بے قصور
دو جہاں ہے سو ظلال ذات حق — لے رجال اللہ سے اس کا سبق

حکایت

کوئی پوچھا چاند کو اے شب چراغ — کیا سبب ہے تجھے سینہ میں داغ
شب کو ہے تو روشنی بخش جہاں — دن کے تئیں نہیں کیا سبب ہے بھائیجاں
چاند سن کر یوں کہا جب اس کے تئیں — نور ہے سو سور کا میرے میں نہیں
ذات میری سر بسر بے نور ہے — عیب و نقصان آسمیں سب معمور ہے
صاف ہوں میں جس طرف اے رازجو — آئینہ خورشید کا ہوتا ہے او
ایک سراپا آئینہ میں ہوں کثیف — عاریت ایک نور ہے مجھ سے لطیف
سور کی مجھ میں چمک ہر آن ہے — جس طرح سے آئینہ کی شان ہے
بود میرا سر بسر نابود ہے — نقش میں ہوں نور سو مشہور ہے
سور ہے مختار میں مامور ہوں — اختیاری نہیں سدا مجبور ہوں

حکایت

شیخ فرمائے اُسے اے نیک فال	اس بیاں میں یاد رکھ تو یہ مثال
گول کر کر ہاتھ میں لے موم کو	شکل چاہے سو بنالے اس سے تو
بعد ازاں تو شکل اول توڑ کر	شکل تازی تو بنالے اے پسر
اس نہج پر موم سے ہر بار بار	تو بنالے صورتوں کو بے شمار
تو نظر کر موم میں یہ صورتاں	تھی عیاں اور ہوگئی ہے کیوں عیاں
بے نہایت صورتاں کیوں آئیں ہیں	ہے تغیر صورتوں کو اس کو نیں
جوں ہے نسبت موم کی صورت کے ساتھ	یوں معیت ذات کی با کائنات

عینیت باعتبار وجود است و غیریت باعتبار ذات

من عرف سو دو جہاں نابود ہیں	قد عرف موجود رب ہے غیر نیں
ہے ہر اک بندے میں ثابت دو جہت	ایک ہے سو غیریت یک عینیت
غیریت شخصِ تعین اس کا بود	نیں سکتا تا تھا اور کبھی ہستی کی بو
عینیت سو عاریت اس کا وجود	در حقیقت عین حق ہے بے جحود
جب نظر سے یہ تعین دُور ہو	بے جہت آوے نظر میں نور او
یک تجلی ہے خدا کی دو جہاں	ہے عدم کی شکل و صورت سے عیاں
ہیں خدا کی ذات میں سارے کمال	عیب اور نقصان ہے بندے کا حال
عکس رب کا آئینہ میں ہے سدا	آہ بندہ نیں کبھو ہوتا خدا

تنزیہ عین تشبیہ است و تشبیہ عین تنزیہ است

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب چہارم

يار تها منہ تها بلا كر اپنے پاس	عاريت اسكو پہنا اپنا لباس
تخت پر اس كو بٹها آپ ہى اوتر	جب كيا زينت پہ اپنى شہ نظر
شاد ہن كر تخت پر بيٹها اياز	تئيں ہُوا محمود او اے دل نواز
شان اس كا عاريت اور مستعار	اور سو وہ ہے يہ سو يہ اے دوستدار

مواظبت مشاہدہ نظری

آہ ذاتى آئينہ كو نيں وجود	آئينہ ميں ہے چمك رب كى نمود
آئينہ ميں لے كے صورت اور چمك	ہو گئى پردے سے ظاہر يك بيك
يہ چمك ہے آئينہ ميں مستعار	يہ چمك ہے بے جہت اے دوستدار
آئينہ اس كو دكهاتا ہے تمام	اور دكهاتا آئينہ كو والسلام
آئينہ سے جب چمك جاوے نكل	اور ظرافت پر رہے جو ہے اصل
كر كے اسكو تو ظرافت پر نظر	بولنا اسكو خدا ہے بے خطر
بولنا يہ اس كے تئيں ہے سازوار	ہو كے فانى ہے بقا ميں استوار

حكايت

ايك تها كامل كہيں جو بايزيد	طالب حق ہو گيا اس كا مريد
يوں كئے آخر كے تئيں ارشاد او	نيں رہے تيرے ميں جب ہستى كى بو
ہے تجهے اس وقت پر قرب وصال	اپنى ہستى سے گذر جا ہے كمال

يہ چہارم باب ہے توحيد كا
اور ہے سرمايہ خدا كے ديد كا
تين درجے آئے ہيں توحيد كے
ہيں نتيجہ فيلسے ان كو ديد كے
ايك درجہ ہے سو او تقليد نام
يہ عقيدہ حق كے ركهتے ہيں عوام
دوسرا ہے حجت و عقلى بيان
يہ عقيدہ ہے سو ركهتے عالمان
تيسرا درجہ ہے كشف و عيان
يہ عقيدہ اولياء كا ہے بيان
مختصر لكهتا ہوں تينوں اعتقاد
بوجهے عوام ہر ايك كى مراد

در بيان اعتقاد عوام كہ تصديق ايشان نكى و سمع است

اوہے بیچوں بے چگونہ بے مثال	بے شبہ ہے بے نمونہ بے زوال
اوہے خالق اسکو ہے لائق قدیم	ہیں دو عالم ناقص و حادث عدیم
او منزّہ اوس کو نہیں ہے کوئی عیب	او ہے کامل ذات اوسکی ہے سو غیب
بے جہت ہے بے زماں ہے بے مکاں	اوسکو نہیں حد ذات اوسکی بے نشاں
نام اس کے بے نہایت اور صفات	پاک ہے بے عیب ہیں جوں اسکی ذات
ہے مُرِیدٌ عالِمٌ حیٌّ قَدِیرٌ	ہے کَلِیمٌ اور سَمِیعٌ اور بَصِیرٌ

حکایت

شیخ شرف الدین تھے مکہ نے	ایک دانا جاکے پوچھا اون کنے
ہیں عوام الناس سب تقلید میں	کیا نتیجہ اون کو ہے اس دید میں
شیخ فرمائے اوسے اے نیکذات	گرچہ ہے تقلید ان کا اعتقاد
دائرہ اسلام میں داخل تمام	آخرت میں ان کو ہے جنت مقام
جنت صوری میں ہے ان کو محل	معنوی جنت میں ہے اون کو دخل
سات پردے آسرے میں دید ہے	فاصلہ ہے جس طرح دو عید ہے
ہے عقیدہ ان کا وہی حسب حال	ہو عبادت انکی با وہم و خیال

دربیان اعتقاد علمائے صوری کہ تصدیق ایشان بحجت و بیان است

حکایت

دربیان اعتقاد علمائے معنوی کہ اولیا اند

تصدیق

اوس کے تئیں دیدار ہے ہر جا نصیب
ایک پردہ اس سے ہے ہر شان میں

در بیان کمال ذات او تعالیٰ

ذات مطلق ہے کہ چھپایا ہے عیاں
ذات سے وہم و قیاسات و خیال

تصدیق ایشاں بکشف و عیاں است

ذات سے سبحان کے عین وجود	اوغنی ہے اوسکو ذاتی ہے سو بود
نور ہے خدا و نہیں قسمت پذیر	بے جہت ہے بے نہایت بینظیر
نیں اوس کی ابتدا اور انتہا	عرض و جوہر سے منزہ ہے سدا
ذات واجب ہے سو اویک نور ہے	دو جہاں اوس نور سے معمور ہے
یعنی ہستی نور ہے نور بسیط	ذات سے اپنے دو عالم پر محیط
دو جہاں کے ساتھ ہے نیں کم زیاد	قرب اوس کا بے حلول اور اتحاد
ہے سوائے دو جہاں کے ایک نور	بے خلل صورت سے ہے اس کا ظہور
او ہے باطن وہ ہے ظاہر بے مثال	ہے سو او اوس کے تئیں ہے دو کمال

حکایت

تھے کہیں بیٹھے ہوئے پیران پیر	کوئی پوچھا ان کے تئیں اے دستگیر
سر معنی جس کے اوپر ہو عیاں	کیا نتیجہ اس کے تئیں ہے کر بیاں
شیخ بولے اس کے تئیں اے صاحب تمیز	جان او مومن حقیقی ہے عزیز
علم ذوقی اسکو ہے ہر شان میں	حال اس کا دیکھ جا قرآن میں
دید سے حاصل عبادت اسکو ہو	نیں کو نیں اور ہے کو ہے بوجھا ہے او
معنوی جنت میں ہے اسکو مقام	نعمتاں ہیں معنوی اسکو تمام

حکایت

عارفوں کے رہنما رب کے ولی
ذات حق کی فکر اور ادراک نیں

در بیان کمال اسمائے او تعالیٰ

ذات مطلق ہے نشان بے مثال
ذات سے ہے اوسکو اسما کا کمال
نیں ہیں صفتاں اسکے تئیں

نام انکا افعالی ہے صفات

یوں اثر لینے کی جو رکھتے صفت
دوسرا مخلوقیت مرزوقیت

سن حقائق ہیں بای الحق ان کا نام
سمجھ جو کثرت نسبتی انھیں تمام

بان پوچھ صفت کی صفت تو بھول مت
ہور بیان ہیں اور سکو افعالی صفات

بوجھ ایسی صفت رکھتی ہے ذات
ان کا ہے موقوف مظہر پر ظہور
خالقیت رازقیت بے قصور

اُس کو حاصل ہر صفت ہے ذات سے	ذات ہے سو وے متصف اس بات سے
ذات سے او عین نہیں اور غیر نئیں	یوں تو ہیں صفتاں اپس میں بین بین
جس صفت سے متصف جب ذات ہو	ہے وہی نسبت سے اوس کا نام او
علم کی نسبت سے او ہووے علیم	حلم کی نسبت سے او ہووے حلیم
علم بن معلوم کے ہر گز نہ ہو	ہر صفت میں یوں سکھے نسبت کو او
علم ہے معلوم کے تابع مدام	یوں ہے نسبت ہر صفت میں والسلام

حکایت

ایک دن فرماتے ہیں شیر خدا	ہر صفت تھی ذات میں مخفی سدا
ذات میں یوں ہوکے تھے مخفی کمال	بیج میں جیسا کہ ہو پوشیدہ نہال
ہوکے مخفی ان میں تھی بھی نسبتاں	شاخ میں جوں پھول پھل کی صورتاں
یوں اتھا مخفی ظہورا نور میں	جوں ہے مخفی ہو کے مے انگور میں
تھا ظہورا ذات میں ذوقی مدام	اب مظاہر میں شہودی والسلام

در بیان صفات او تعالیٰ

سب میں اول ہے سو یہ ذاتی صفت	ہے ارادہ علم قدرت اور حیات
ہے بصارت اور سماعت اور کلام	بوجھ تو نسبت سے ہیں ناماں تمام
ذات ہو جب با صفت او ہے سو نام	خالق و رزاق و رحماں والسلام

ذات کو نیں قیدِ خاص و قیدِ عام | اس کا پرتو مظل پایا ہے نام

نقش رحمانی وجود عام او | اس سے پائے دو جہاں ہستی کی بو

نیں سو ہم میں ہے سو شئے ظلِ بسیط | ہے او اعیاں جو ہے خارج پر محیط

ذات تنزیہ ظل ہے تشبیہ کر نظر | ہے سو تشبیہ عین تنزیہ رکھ خبر

نسبت ایسی ظل سے وہ کہتی ہے ذات | جوں ہے نسبت سور کی پرتو کے سات

ہو مقابل یو عدم ہے او وجود | دو ہیں نسبت آئی ایسی ہے نمود

ذات کے آئی مقابل اس کی ذات | بھی مقابل اس کی صفتوں کے صفات

اس کے ناموں کے مقابل اس کے نام | او سو کامل یہ سو ہیں ناقص تمام

اس کی نسبت آئینہ ظل وجود | آئینہ سے عاریت ہے ان کو بود

یک تجلی مظل ہے بھائی جان | اس ہیں ظاہر دو جہاں کی صورتاں

ظل کو بیحد شان ہے او ہے سو غیب | صورتوں سے اسکو نیں نقصان و عیب

دو جہاں پر وہ تجلی یوں محیط | زین کالی سب کے اوپر جوں محیط

سایہ نیں اور منعکس نیں رکھ تو یاد | ہے اثر اور خاصیت اس سے مراد

جب تجلی نور کی لاوے ظہور | عبد کانت ہیں پناہ ہوتا ہے دور

جو وجودی یک ہنا اور اتحاد | رب کہا بیشک ہے تجلی رکھ تو یاد

حکایت

غوث الاعظم سے کیا کوئی سوال | کیوں ہے تمثیل تجلی بول حال

دل کا پرتو یہ بدن ہے بھائیجاں ۔۔۔ روح دل میں دل ہے اس تن میں نہاں

یوں نزولی سیر کر اس شان میں ۔۔۔ سیر اس کا آخری انسان میں

پھر عروجی سیر کر اس شان نیچ ۔۔۔ منتہی ہوتی ہے او رحمٰن نیچ

نقطۂ اول بالآخر ایک ہو ۔۔۔ صاف بوجھو بھائیجاں مطلق ہے او

یک تجلّی اُس پہ کرتی جب غنا ۔۔۔ اُس تجلّی نیچ ہو سالک فنا

وجہ باقی نیچ جب فانی ہو غیر ۔۔۔ ہوگیا آخر یہاں سالک کا سیر

دو جہاں کی آہ یوں نسبت بنی ۔۔۔ نقش ظاہر عکس نقشِ باطنی

حکایت

ایک دن فرماتے ہیں یوں دستگیر ۔۔۔ نام ہے مشہور ان کا شاہ میر

ذات کو لازم صفت وہ ہے سو نور ۔۔۔ جز صفت کے فعل کا نیں ہے ظہور

فعل بن ہے نیں تمثل کو وجود ۔۔۔ بے تمثل نیں اثر کا ہے نمود

فعل جی ہے دل تمثل تن اثر ۔۔۔ فعل جیسا ویسے او دو ہیں مگر

روح دل اور جسم تینوں ایک چیز ۔۔۔ فعل کی نسبت سے ہوا ان میں تمیز

روح و دل اور تن سے تیئں ہنتی سے یوں ۔۔۔ سور او ہے عکس یہ پانی میں جوں

پے چمک پانی سے ہو دیوار پو ۔۔۔ عکس دل سے روشنی یوں تن کو ہو

ذات اور صفتاں میں ہے جو بین بین ۔۔۔ ویسا یہ آپس میں ہیں نا غیر عین

دربیان کیفیت ظہور او تعالےٰ

نیں کھلا جم اور خالی ہے سو جام ۔۔۔ ہیں لبالب اس کے پیمانے تمام
مے سدا بیرنگ ہے تو مت ہو دنگ ۔۔۔ جام کی صحبت سے او پاتا ہے زنگ

حکایت

یوں کہے ہیں شیخ اکبر نامور ۔۔۔ سور ہیں دو چیز ہیں کر تو نظر
جرم یک ہے نور یک اس پر محیط ۔۔۔ ہے جدا اس جرم سے نور بسیط
گرچہ دونوں مل کے ہیں یکجا سدا ۔۔۔ کر تصور یہ جدا ہے او جدا
یہ تعین او سو ہے نور بسیط ۔۔۔ یہ عدم اور نور ہے اس پر محیط
جرم سے خورشید کے تو در گذر ۔۔۔ نور کی کر تو مراتب پر نظر
ذاتِ حق یوں نور ہے نورِ بسیط ۔۔۔ ہے ہر اک ذرہ کے اوپر او محیط

در بیان نسبت ماہیت او تعالیٰ

نیں سو ہے اور ہے سو نیں ہوتا نہیں ۔۔۔ نیں سو خود ہیں ہے سو رب العالمیں
نیں سو تو اور ہے سو او سر نا قدم ۔۔۔ تجکو کچھ نیں ہے سو ناقص اور عدم
نیں عدم کو ذات ہیں ہستی کی بو ۔۔۔ ہیں سو اللہ باطن و ظاہر ہیں او
ہے سو اللہ نیں سو معلومات ہیں ۔۔۔ رب کو ہستی ہے سو ذاتی انکو نیں
شخص رب ہے اس کا سایہ جان تن ۔۔۔ اس سے ہو سایہ کو حرکت اور امن

حکایت

در بیان اضافت او تعالیٰ

حکایت

نور ہستی پہ کرے اول نظر ‏ جون چمک پر سور کے نور بصر

بھائی جاں قلب حقائق ہے محال ‏ تو نہ کر مجہول اعیاں کا خیال

ہے بنا اک چیز سے عالم وجود ‏ ایک صورت اور ہیولی ہے نمود

ہیں یہ دو معدوم لیکن اسکے نئیں ‏ بولتے معدوم نیں موجود نیں

من عرف ہے دو نہج پر سن تمام ‏ سب میں اول من عرف یہ ہے سو نام

جو کہ بوجھا میں ہوں عاجز اور کثیف ‏ رب کو بوجھا ہے او قادر اور لطیف

خاصگاں کو خاص ہے یہ من عرف ‏ اس کو حاصل جو کیا پایا شرف

تن میں تیرے جان یک ہے کر نظر ‏ جان او موجود ہے سب جائے پر

نیں ہے تن سے متحد اور متصل ‏ خارج و داخل نہیں اور منفصل

نیں معین اسکو ہے کوئی مکاں ‏ پانوں سے ہے سر تلک او بے نشاں

ہے بلندی تن میں اور تن ہے کثیف ‏ جان ہے سو نور ہے سب میں لطیف

جان ہر ذرہ پہ تن کے یوں محیط ‏ آہ پانی پر ہے گرمی جوں محیط

آگ جوں گرمی کے اوپر ہے محیط ‏ موم جوں گرمی کے اوپر ہے محیط

آب پانی پر ہے جوں سردی محیط ‏ زر کے اوپر جس طرح زردی محیط

تن نجس ہے نیں خلل ہے جان کو ‏ کیوں خلل عالم سے ہو سبحان کو

مشک و عنبر ہووے یا گوبر اگر ‏ او ہے خوشبو یہ ہے بدبوائے پسر

نور چمکے سور کا دونوں اوپر ‏ نور کو اس دو سے نیں ہے کچھ اثر

حکایت

حکایت

ماہیاں دریا کی مل کے ایک روز

مل کے باہم ہووے یک پر یک محیط	ہے لطافت اور جیسے ہیں بسیط

در بیان قربت او تعالےٰ

ناظر و حاضر خُدا ہے جائے پر	اُس سے خالی جائے نیں ہے اے پسر
بُوجھ عالم سنے خُدا نیں متصل	خارج و داخل نہیں نا متصل
یہ مقدس ہے جو فیضِ کردگار	علم میں اعیاں کے تئیں دینا فراز
اُن کو دینا پھر کے خارج میں وجود	یہ مقدس فیض ہے فیضِ ودود
نُور کے دریا کو نیں حد بھائیجاں	ایک قطرے سے ہے کمتر دو جہاں
جس قدر چھٹی میں اس کا نور ہے	اس قدر افلاک میں معمور ہے
اس میں زائد اس میں نیں کچھ بُوجھ صاف	آئینوں کی شان کا ہے اختلاف
عرش کی نسبت ہے جیسی رب کیساتھ	فرش کی نسبت ہے ویسی رب کیساتھ
ذات حق ہے ایکساں با جزو و کُل	با زمین و آسماں و خار و گُل
آنکھ سے ہے روشنی جیسے قریب	اوس سے رب نزدیک تر ہے اے حبیب
جوں زباں سے ہے سخن نزدیک تر	اوس سے رب نزدیک تر ہے مت بسر
ڈال کر ممکن کے دل میں روشنی	آپ کو او آپ پاتا ہے غنی
تو ہے پردہ ہے سواد ہے حق شناس	پہن آیا نور حق نے وہ لباس
جمع کر با فرق تو اے نیک نام	نا ہو بندہ نا ہو رب اعلیٰ مقام

جس طرح ہیں ماہیاں اے نیکنام
ایسے دریا میں ہیں عالم تمام

در بیان کیفیت ظہور اسماے او تعالیٰ

ذات بحر نام بحر اور صفات
بھی مظاہر انکے بے حد جوں ہے ذات
ذات میں جوں ہو رہے تھے مخفی صفات
یوں تھی صفتاں بیچ مخفی کائنات
جب صفتاں ذات سے لائے ظہور
ہر مظاہر اُن سے تب پائے ظہور
نام صفت

حکایت

در بیان نسبت ظهور اسمائے او تعالیٰ

بیان

ہر صفت جس شان سے رکھتا خدا — یوں لیاقت ہر تعین کو جدا

اُن کو ہستی رب پہ جوں موقوف ہور — اون پہ یوں موقوف ہے رب کا ظہور

یک تعین ہے جدا یک نام کو — بوجھ ہر یک نام کے تو کام کو

مومناں سے جو کہ رکھتا یک ولی — نام اُس کے حال کا عبدالولی

شکر حق بین نیں ہے کرتا جو قصور — نام اس کے حال کا عبدالشکور

یوں حقیقی نام ہیں ہر حال کے — اعتباری نام نیں ہیں فال کے

بوجھ تو ہر نام کو دو ہیں ظہور — ظاہری اور معنوی یوں بے قصور

ظاہری رزاق کے تن کی غذا — علم ہے سو معنوی من کی غذا

ظاہری دستار کی دنیا لباس — عیب پوشی معنوی یوں کر قیاس

معنوی ہو نام اس کے خاص و عام — رب کیا تعلیم آدم کو تمام

یعنی ہر مظہر کو ہے یک اسم رب — خاص نسبت کو سدا رکھتے ہیں سب

اسم اعظم ہے سو نامی نام کا — نام او جامع تمامی نام کا

ہے محمدؐ اس کے مظہر باکمال — ہے ظہور اسما کا اسمیں اعتدال

ہے جو نسبت ہر صفت ہر نام سے — یوں عدم کا کام ہو اُس نام کا

سن ہدایت مظہری ہادی ہیں ہو — عبد ہادی نام اس کا ہے سو او

ہے مضل کی ہے سو مظہر ہیں جلال — نام ہو عبدالمضل یوں سب کا حال

مومناں ہادی کی مظہر ہیں تمام — کافراں مظہر مضل کے والسلام

آئینہ تھے رب کے باطن میں تمام	ہو گئے آخر کو ظاہر والسلام
آئینہ سے جو تجھے صورت نظر	آئینہ سے جب رہے ہے تو بے خبر
آئینہ پر جب تیری ہووے نظر	اپنی صورت سے رہے ہے تو بے خبر
ہے عدم کو جوں لیاقت کام کی	ہے تجلی اس مینے اس نام کی
عبد پاوے کوئی بالاتر مقام	ہو مجازی ہر صفت میں اس کا نام
دور نیں ہے تا تعین ہے سو او	باصفت اطلاق واجب اس کو ہو
آہ انسان ہے بصیرت بے قصور	دیکھ تو ہر کام کا اس میں ظہور
خوب ہے اخلاق ہونا اعتدال	اس میں ہے انسانیت کا سب کمال
ہے نوافل اور فرائض قرب دو	ہے بہ حاصل خاصگاں کو قرب او
رب ہے ظاہر عبد ہوتا ہے نہاں	رب ہو باطن عبد ہووے جب عیاں
بوجھ میں رب دید میں عالم رہے ہے	اس کے تئیں توحید علمی سب کہے ہے
دید میں رب بوجھ میں گر خلق ہو	آہ توحید شہودی ہے سو او
ہے خدا سے قائمی عالم کو سب	دو جہاں اعراض ہیں معروض رب

حکایت

تھے کہیں درویش یک صاحب کمال	اُن کے آگے یوں کہا طالب سوال
ہیں ہمیں اسماء حق کی صورتاں	اُن کے ناموں کی ہمیں ہیں نسبتاں

ہر تجلی تازہ تر ہے دستگیر	تو اشارے سے بتا اس کی نظیر
شیخ فرمائے اُسے جب یہ مثال	دیکھ لے دریا کی ہے موجوں کا حال
بھر کے پانی جام رکھ تو دھوپ بیں	تاب اس کا دیکھ لے اس روپ بیں
جا کے تو ہو جس جگہ آپ رواں	چھاؤں اپنی ڈال اس پر بھائیجاں
ہے رواں سایہ سے پانی تازہ تر	بے خلل سایہ رہے یک حال پر

در بیان افعال خدائے تعالے

بے نہایت رب کے ہیں فعلی صفت	انفعالی ہیں سو باقی بھول مت
فعل رب کا ہے ظہور تازہ تر	اس سے پیدا تازہ تازہ ہر اثر
ذات جیسی فعل ویسے ہیں قدیم	ہر اثر کو بوجھ حادث اے سلیم
فعل ہے سو ہے تجلی رب کی او	نیک اور بد فعل کا نسبت سے ہو
ہے خدا کا فعل علت سے جدا	نیں ہے علت لائق فعل خدا
رب کے فعلاں دو نہج پر ہیں تمام	عالم اجسام اور ملکوت نام
یہ جہاں سو عالم اجسام ہے	او جہاں ملکوت اس کا نام ہے
جوہر اول اس جہاں کا روح نام	اس جہاں کا ہے سو تفقہ والسلام
اس جہاں بیں یہ جہاں بستی ہے یوں	آہ بستا کان بیں آواز جوں
اس جہاں بیں یوں ملی ہے او جہاں	جوں ہے پانی بیچ گرمی بھائیجاں

حکایت

رابعہ بصری اٹھ دانائے راز

در بیان صفت مظاہر اسمائے او تعالیٰ

رازق

رزق کھایا یہ ہُوا مرزوق تب | او اثر رزّاقیت کا یوں ہے سب
یہ کھلایا کس کے تیئں آپی مقام | آہ جب پایا ہے او رزّاق نام
آہ اس کا نام یہ آیا مجاز | بوجھ لے ہر کام کا ایسا ہے راز
سُن حقیقی رب طرف ہیں خیر سب | سر حقیقی ہم طرف ہیں بوجھ اب
او ہے فاعل خیر و شر کا کارساز | ہم ہیں آلہ خیر ہے ہم پر مجاز
سن مجازی کو نہیں ہے انتبار | وسط ہیں سب کام آئے پائدار

حکایت

ایک تھا کوئی بادشاہ ہمدان میں | ہفت کشور اُس کے تھا فرمان میں
او گیا تھا ایک دن کرنے شکار | ناگہاں جاتا رہا او سوئے غار
شاہ دیکھا دو جنے ہیں غار میں | ہیں برہنہ بے نوا اندھار میں
یوں زبانِ حال سے رکھتے تھے آس | خاص اپنا شہ دیا اُن کو لباس
شاہ لاکر مصلحت کو دل منے | یک ندیم خاص بھیجا اُن کنے
او ندیمی جاکے پُوچھا اُن کے پاس | کن دیا ہے تم کو یہ شاہی لباس
ایک بولا میں برہنہ ہُوں قدیم | عاریت یہ مجھ کو بخشا ہے کریم
دوسرا بولا ہے میری ذات سے | میں نہیں پایا کسی کے ہات سے
شاہ سُن کر اُس کے تیئں بخشا حضور | اپنی سرحد سے کیا ہے اُسکو دور

تنبیہ

حکایت

باب پنجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تھا کہیں درویشِ کامل حق پرست | بولتا تھا یوں اپس میں ہو کے مست
آپ ہوتے پر منزّہ عیب سے | ہے نکالا سر کے تیئں ہر جیب سے
سب عدم ہیں ہے سو حق موجود او | آپ ساجد آپ ہے مسجود او
در پس پردہ اپی بُت اور صنم | در پس پردہ اپی دیر و حرم
در پس پردہ اپی پیر و جواں | در پس پردہ اپی کون و مکاں
آپ طالب اور اپی مطلوب ہے | خود محب ہے خود اپی محبوب ہے
آپ سے آباد ویرانہ اپی | شمع آپی اور پروانہ اپی
مے اپی ہے اور میخانہ اپی | آپ ساقی ہو کے پیمانہ اپی
ناز دکھلا کے بہانہ او کیا | آسرا پردہ عدم کا ہے لیا
کیا ہے پردہ او عدم سے دُور کر | حق بہر صورت اپی ہے جلوہ گر
تو خودی سے درگذر او ہے کمال | جب نظر آوے تجھے اس کا جمال
ختم کر اس بات کو یہاں سے حیات | بھیج دل سے مصطفےٰ پر تو صلوٰۃ
باب پنجم ہیں تنزل کا بیان | اس سے ہو مقصود عارف پر عیاں

نا اضافت کوئی صفت اسکی ہو — قید سے اطلاق کے ہے پاک او

لاتعین عالم لاہوت نام — فکر و اندیشہ سے ہے بالا مقام

بے خودی اور خواب کا ہے حال او — یہ اشارہ اس کے تئیں لائق نہ ہو

حکایت

تھا کہیں مجذوب سالک پاکباز — کوئی پوچھا احدیت کا اس سے راز

شیخ نے لے اوسکو یہ نازک ہے بات — پوچھنا اس راز کو نسبت کے ساتھ

احدیت کا حال یہ ہے اور مثال — سو رہا ہے شخص یک صاحب کمال

نا اوسے ہے ذات کی اپنی خبر — نا اوسے اپنے کمالوں پر نظر

جب کہ دیکھا آپ کو ہوشیار ہو — بھائی جاں وحدت کی نسبت ہے سواو

بعد ازاں تفصیل سے پوچھا جیب — ہیں نجومی ہیں مہندس ہیں طبیب

ہے مرے میں یہ ہنر اور وہ ہنر — واحدیت کی نسبت رکھ خبر

در بیان وحدت اوتعالیٰ

ہے یہ وحدت ذات کا اول ظہور — آپ کو اپنے میں یوں دیکھا ہے نور

ہوں سو میں ہوں ذات میری باصفات — ہوں سو میں ہوں میں ہیں سب کائنات

چار نسبت ذات کو آئے نمود — ہے وجود و علم اور نور و شہود

در بیان واحدیت اوتعالیٰ

در بیان حقیقت اعیان ثابتہ

ہیں مُرِیدٌ عالِمٌ حیٌّ قدیرٌ — ہیں علیمٌ ہیں سمیعٌ ہیں بصیرٌ

ہیں ہوں اللہ ہیں ہوں رحمٰن ہیں رحیم — ہیں ہوں خالق ہیں ہوں رزاق ہیں حلیم

جزو کُل کو ہوا اپس ہیں یوں تمیز — ذات یک اوصاف بیحد اے عزیز

ممکناں تفصیل سے آئے ثبوت — جس طرح اسمائے حق پائے ثبوت

یہ سو رب ہیں انکے وہ مربوب ہیں — او محب ہیں ان کے یہ محبوب ہیں

علم حق میں ممکناں پائے مقام — ہوگیا اعیان ثابت ان کا نام

یہ مراتب ہیں سو ذہنی اور قدیم — نیں مقدم نیں موخر نیں قسیم

حال ان کا ہے سو جوں نقش نگیں — ظل وحدت نام اور عین الیقیں

یہ حقیقت ہے سو انسانی تمام — ہے عما ثانی تعین اس کا نام

حکایت

مست بیٹھے تھے کہیں حضرت جلال — با ادب ان کو کیا طالب سوال

واحدیت کس کو کہتے کیا ہے او — میں ہوں خادم یک اشارے سے کہو

اُس کو یوں فرمائے جب حضرت جلال — احدیت کو بوجھ تو نطفے کا حال

آہ نطفہ جب رحم کے بیچ ہو — رکھ خبر وحدت کی نسبت ہے سو او

ہوکے پیدا جب ہُوا کامل قوا — واحدیت اس کی نسبت میں ہُوا

ممکناں تفصیل پائے او صفات — جملہ اعضا صورتوں کے جوں صفات

آئینہ میں عکس آوے جب تمام — آد کہتے ہیں کے تیں بچھو ام

حکایت

یوں کہے ہیں شہ کمال الدین پیر — نام اُن کے پیر کا ہے شاہ میر

رب کے اسما پر مجھے پردہ حروف — آب دیگر ہے چوں ہے پردہ ظروف

حق پہ یوں پردہ ہیں اسما اور صفات — اُن پہ جوں پردہ تعین کی ذات

کیا تعین مرتعلی ہے سو او — خارجی صورت ولے پر ہیں نہ ہو

کیا تعین آئینہ ہے اے پسر — ہے تجلی رب کی اس میں جلوہ گر

گر تعین پر نظر ہے عبد او — گر تجلی پر نظر رب او سعید

کیا تعین نقش صورت ہے سو او — نیں تجھے یو تھا او کبھی ہستی کی بو

ہیں سوا عیان صورت اسما حق — لے زبان شاہ سے اس کا سبق

ہے خدا کی ذات جوں نفسی کلام — ہے وو عالم جوں سخن لفظی تمام

در بیان روح انسانی

ذات کی اول تجلی روح نام — ہے سوا فیض مقدس ذات کا

روح انسانی سو ہے یک شے بسیط — دو جہاں پر ہے احاطہ او محیط

روح کیا نور محمد ہے سو او — روح کیا نور محمد ہے سو او

حکایت

یوں کہے شیخ شرف الدین ... طالب کو ... سرفراز

نفس و دل اور جان یکہ شیخ ہیں او

نفس کی نسبت جدا اک نام ہو

جوں اتفا ویسا رہیگا آفتاب

ہوا گرچہ گھر ہزاروں سے خراب

بوجھ بوجھا روح کو کامل ہے او

سالکوں کو آخری منزل ہے او

بولتا سو روح ہیں ہیں تن کے بیچ

اُس کے تن کو زندگی رکھ من کے بیچ

روح یک اس کا اثر ہے تن پہ یوں	سو ریک اُس کا اثر ہے تن پہ جوں
یوں علاقہ ہے بدن پر جان کا	جوں علاقہ ملک پر سلطان کا
روح کا ہر تن کے اُوپر یوں گذر	جس طرح لیلےٰ پہ مجنوں کی نظر
لفظ تن سے جان کے معنی ہیں یوں	دُودھ میں گھی تار میں آواز جوں
روح کو ہے ظاہری اور باطنی	اس کے دو پرتو سے ہے دو جگ بنی
ظاہری سے روح کو ناسوت ہے	باطنی سے روح کو ملکوت ہے
روح کی باطن سے ہے سب کو حیات	جان حیؔ کی صفت جو ہے سو ذات
روح اپنی مصطفےٰؐ کی روح سات	جن نلایا وہ سمجھتا ہے یہ بات
فیض رب کا روح پر جاری مدام	روح کا ہے فیض سب پر والسلام
باطنی کی ہے جہت سے او قدیم	اس کو وجہ اللہ کر بولا کریم
شان ظاہر میں نوا ہے وہ سدا	اس کو امراللہ کر بولا خدا
روح دریا خاکیاں سب اس کا کف	موج اس کی ہیں ملایک صف بصف
روح ہے سو آئینہ سبحان کا	سور کو مظہر سمجھ تو جان کا
دھوپ جانو جوں ہوا کے ساتھ ہے	جن تن کے ساتھ یوں دن رات ہے
رین ہوتی ہے ہوا پر جوں محیط	جان ہر ذرّہ پہ تن کے جوں محیط
تن کو ریزے کر بتاویں بیشمار	روح کو نیں کچھ خلل اے دوستدار
گر ہوا حرکت کرے اپنے محل	نیں ہوا سے دھوپ کو ہے کچھ خلل

نفس کامل ہو تو عارف اوس کا نام

دل کا ہو کامل تو ... واحدیت ہے مقام

روح کامل ہو تو ... اوس کا نام ہو

ممتنع ممکن میں ... واجب ہیچ ممکن ہے نہاں

ممتنع کا جوں ہے ممکن میں ظہور ... ویسا عیاں

ممتنع کے بیچ یوں عارف کا نور

پہلی منزل

نفس مطلق اور دانش اسکا نام

روح انسانی سمجھ اوسکو تمام

جوں ہے عارف ممتنع میں جا بجا

یوں ہے عارف بیچ ظاہر اوسکا

یوں لئے ہیں ... نہیں تو ہے ... ظہور

درحقیقت ہے سو یہ احمد کا نور

حکایت

جب دئے ہیں دار پہ منصور کو

یوں کہا ابلیس جا کر روبرو

ہے سزا یوں ہی ہے جو آنا اور تو آنا کہا

دو آنا کی ایک نسبت ابلیس کو منصور نے

باخودی سے ہو اسے بیخودی سے ... یعنی

بیخودی سو کفر ہے شیطان ہے

بیخودی سو دین ہے ایمان ہے

ظہورِ سوم عالمِ ارواح است

ہے تنزل تیسرا ارواح کا ۔ ہے علاقہ اُن کے تئیں اشباح کا

ہیں مجرد اُن کے تئیں نیں ہے سواد ۔ ہیں یہ پرتو روح کے رکھ دل میں یاد

آپکو دستی ہیں بھی دوسرنکے تئیں ۔ میں وتو کہتے سو یہ نیں خاک نیں

اس نہج پر تن میں ہے ان کا گذر ۔ جس نہج پر آنکھ میں نورِ نظر

روح انسانی کے تئیں وہ غوں کو جد ۔ اس کو یہ ارواح مرکب اور جسد

او ہے مطلق یہ مقید اسکی بات ۔ جز کی نسبت جس طرح ہے کل کے سات

جبکہ تن میں اوسکو رب داخل کیا ۔ تب نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ کہا

روح حیوانی سو وہ نوری ہے تن ۔ ہے تنِ خاکی میں وہ روحی بدن

روح تن میں واسطہ اوس کا ضرور ۔ فعل جیو کا تن سے جب پاوے ظہور

اتحادی اُون میں نیں دانائے راز ۔ اون سے ہر اک نہج آیا امتیاز

یعنے جیسا علم ہووے اور عمل ۔ حال اونکا ویسا ہووے بے خلل

روح کو یوں ذات ہے جوں سور کو ۔ ہے تعین اور چمک اوس نور کو

اس چمک کو روح کے درجہ میں چاک ۔ تین میں دیکھو انھوں کا کاروبار

عکس اعیاں میں سو روحاں اور مثال ۔ عکس اون کا ہے جسماں دیکھ حال

اوِ نہج پر عالمِ ملکوت ہیں ۔ نیں ہے جسموں پر علاقہ جنکے تئیں

حکایت

محقق اوس تن ہے آگے نور سے
جوں ستارہ روشنی میں نور کے
فرق میں ہے اوسکے تیئں اور التیام
اوسکو حاصل ہے سو ملکوتی مقام
باعلاقہ روح کا اس تن کے سات
جب ہے یہ خاکی بدن پایا وفات
رہ گیا کہ ہر دو تن سب مرد و زن
جیسے کہ جاوے اوس بدن سے او بدن
آئینی پیمانہ وہ ہے والسلام
اور بدن جوں تیغ ہے یہ تن نیام
تو سمجھ دل بیچ او کرتا ہے بات
مصلحت کرتا ہے تو جو ہے سات
دیکھتا سو سیر اوس کی اور نظر
تو جو خاکی ہی ہے اپنی سوچ کر

نفس اوسکی مصلحت سے لائے کام	نفس امارہ کہا حق اوسکا نام
نفس ہو جب رائے شیطان سے جدا	نفس لوامہ کہا اوس کو خدا
قوت ملکی سو اوچھتا ہے کام	آخرت کی اوسکو ہو خوبی تمام
مصلحت سے لاوے اوسکی نفس کام	مطمئنہ نفس یہ پاتا ہے نام
جب کہ غالب ہو ملک کی آہیں خو	نفس کا تب ملہمہ کر نام ہو
جب عروجی سیر میں آتا ہے دل	تب علوم غیر کو پاتا ہے دل

ظہور چہارم عالم مثال است

یہ تنزل چارواں آیا مثال	ہے سو ہر صورت میں اوجوں ہے کمال
جسم و جاں سے ہے مرکب اور لطیف	نفس و جاں کا یہ نتیجہ ہے شرف
تن کی ہے ظلمت میں آداب حیات	ہے علاقہ اوسکے تیئں مضغہ کیسات
جامعیت اوسکو ہے یہ جیو کا ظل	وصف روحی وصف جسمی معتدل
آہ اس خاکی میں او نوری ہیں تن	او ہے نوری اور میثاقی بدن
جب کہا ہے ربکم جل و علا	یہ کہا اوس وقت پر قالوا بلی
حسن و صورت اوسکے تیئں بخشا خدا	ہے سراپا اس بدن میں اوسدا
سر ہے اس نوری بدن کو پاؤں ہاتھ	جوں ہے خاکی تن کے تیئں اے نیکذات
خواب میں ہر ایک کو او آتا نظر	اوسکو ہے ملکوت تیئں سیر و گذر

گڑ گیا جب گور میں میں ناگہاں	ایک اندھیرا ہو گیا مجھ پر وہاں
بعد ازاں ہوئی روشنی سو جان کی	بلکہ تھی اور روشنی ایمان کی
دو جنے آکر کئے مجھ پہ سوال	میں دیا اون کو جواباں حسب حال
گور نیں تھی اک محل تھا خوب تر	وہ گئے ہیں یک دریچہ کھول کر
بھائیجاں اس راہ سے آتا ہوں میں	سیر کرتا اور وہاں رہتا ہوں میں

حکایت

ایک بیراگی اتھا مجنوں مثال	اوسکو یک بوٹی کا تھا ہر دم خیال
نا اونے سوتا نہ کھاتا رات دن	آہ کرتا اور روتا رات دن
ناگہاں صحرا میں او آئی نظر	پی گیا ہے اس کے تئیں وہ پیس کر
پھول جاکر تن ہوا سب چاک چاک	گر پڑی ممکن کے اوپر تھی سو خاک
اوس سے نکلا چاند صورت اک جوان	اوس کی خوبی کا نہیں ہوتا بیاں
جوں ہوا ہے نیں سماتی ہاتھ میں	یوں اتھا نازک بدن ہر بات میں
جا رہا اک آن میں آسمان پر	لوگ دیکھے سو دیئے ہیں یوں خبر

ظہور پنجم در عالم اجسام است

ایک مرکب اور کثافت ہے سو شئے	نام اوس کا عالم اجسام ہے

اس میں جب نطفہ کے تئیں غالب ہے
نام اس کا بھائی تجاں نطفہ ہے
تو سمجھ باقی مراتب یوں تمام
جب غلبہ ویسا او پاتا ہے نام
جب خلافت کا او پاتا ہے ظہور
روح انسانی دیا حق اور نور
پر عجب پتلا بنا ہے خاک کا
رات دن بھرتا ہے دم اس پاک کا

آہ دونوں پر ہوا ہے یوں محیط
خاک پر پانی ہوا ہے جوں محیط

جب ہوا پانی میں بھر گئی بھائیجان
ہے ہوا کے بیچ آتش کو مکاں

آگ ہو اوس تین پر یوں محیط
جوں ہوا ہے آہ اس دو پر محیط

بلکہ ہیں وہ اپنی اپنی جائے پر
جوں لطافت یوں احاطہ یک دگر

گھر میں چمکے شمع کی جب روشنی
نیں ہوا پر جائے تنگ اوس کی بنی

نیں ہے اس سے اسکو خرق والتیام
یوں حیثیت نور کی ہے والسلام

در بیان خلقت آدمی

جب رحم میں جا کے نطفہ بھائیجان
ہووے علقہ اور مضغہ بود ازاں

ہو رگاں مضغہ میں پیدا اور عظام
ہو غذا کی اوس کے تئیں حاجت تمام

استخالی ہیں غذا کے بوجھ چار
قوتاں ہوں تن میں پیدا بیشمار

جب کہ چمکے اوس پر انوار صفات
حس ہو پیدا صفاتاں اوس کے سات

مشتری کی پرورش جب اوسکو ہو
اس مکاں سے اُس مکاں میں آئے او

تین پرتو روح کے ہیں کر نظر
سر میں ایک اور دل میں یک اور در جگر

ہے سو نطفہ علقہ مضغہ کیا گنا
بچپنا ہے اور جوانی بڈھ پنا

موت برزخ حشر و جنت دید جب
یہ مراتب مندرج نطفے میں سب

شے سو یک ہو نام غلبے کا تمام
روح کا ہو اوس میں غلبہ روح نام

حکایت

پیر کامل شاہ عزیز الدین ہیں
ایک دن فرمائے یوں طالب کے تئیں
ظاہری فرزند کی ناسوت ہے
باطنی فرزند کی ملکوت ہے
ظاہری فرزند کی نطفہ ہے سدا
باطنی فرزند کی ذات خدا
ظاہری نطفہ کو پہونچے تو تمام
ذات کو پہونچے تو باطن ہو تمام
ربّ سے یہ پیدا ہوئے ہر جزو و کل
رب طرف جاتے ہیں پھر یہ جزو و کل

آنچہ پیدا است ...
کہ شمہ ... پنہان در انسان است

انسان کے ... انسان کے ...
آہ جامع ہے ... انسان ...
لفظ و معنی ... وہ جہاں ...
یعنی دونوں ... انسان کا ...
ہے وہ ... وہ خلاصہ ...
وہ

در بیان مراتب کلیہ

وہ مرکب تن سے ہے اور جان سے — دو جہاں اس بات سے مقصود وہ

جب اوٹھایا وہ امانت کو سدا — سب وسط کے بیچ ادا کرتا ہے کام

اس میں ہے یہ چھ مراتب کا ظہور — جوں لیاقت ذات میں رکھتا ہے وہ

مصطفیؐ کو ہے بسایط باکمال — جب خلافت اوسکو ہوئی سبحان سے

جب فرشتوں سے ہوا مسجود وہ — مستحق کا ہے سو حق کرنا ادا

خلق ہونا نیک اوسکو والسلام — جب عروجی سیر وہ لاتا ہے سوز

یوں بسایط مرتبوں کی اوسکو ہو — جب کیا ختم رسالت ذوالجلال

حکایت

قطب عالم تھے کہیں مست الست — کیا ہے انساں کو ترقی اور عروج

عام درجہ پانچ ہیں یہ مقبلی — خاص یہ درجہ نبی ہیں اور رسول

جن کے آخر خاتم پیغمبراں — جائے گی ارواح جب تن سے گذر

جائے مومن کو قمر کا آسماں — کافراں کے ہیں جو کچھ روحاں تمام

ایک پوچھا اونسے یوں اے حق پرست — شیخ بولے تو مراتب اس کو بوجھ

مومن عابد زاہد و عارف ولی — اولوالعزم ہیں سو تو کرلے قبول

مرتبے نو۹ اور نو۹ ہیں آسماں — ہیں مقامات اون کو اس ترتیب پر

عرش اعظم مصطفیؐ کا ہے مکاں — اون کو نیچے اوس فلک کے ہے مقام

حکایت

در بیان عروج و نزول بروجہ کلیہ

آب حیات شرح کتاب ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ تمام حمد خدا کو سزاوار ہے جو حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مظہر اسم اعظم کا بنایا اور اس کے نور سے دو عالم کو موجود فرمایا اور انسان کامل کو اصطلاحات دیا اور اسکو تمام اس کا مظہر کیا بعد حمد خدا کے اور نعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]

مصطفےٰ پر ہوں درود و الصلوٰۃ
نام اس کا دل کھا آب حیات

فائدہ ہے اسمیں تازہ رکھ نظر
کھائی جان تکرار اور ترتیب پر

کچھ خطا میرے سے ہووے یا خلاف
نام خدا کے واسطے کرنا معاف

نفس وحس کا ہے سدا اول سبق	ہے سو وہ آثار حق آیات حق
روح و دل کو بوجھ افعال خدا	بولتے ہیں اسکو امر اللہ سدا
نور سر کو تو صفات اللہ جان	ہست اور ہستی کو ذات اللہ جان
نفس وحس سے ہو تجھے دل پر نظر	دل سے ہووے روح کی تجھکو خبر
روح سے تو نور کو جانے سدا	ذرے سے تو جانے گا ذات خدا
فعل حق ہیں کر اثر کو اب فنا	کر صفت میں فعل کو تو اب فنا
یعنے دیکھے ہر صفت میں ذات کو	اور صفت کو فعل میں ذرات کو
ہر اثر میں فعل کو ہے دیکھنا	یوں ہے آنا اور جانا اور فنا
ہے خدا موجود اور ہستی عیاں	ہے یہ سب تحصیل حاصل بھائیجان

دربیان خاتمہ

وہ سخن ہے جس کے اوپر دل فدا	ہے سخن کا یوں کیا حق ابتدا
ہو ارادت کی تجلی روح پر	روح سے کرتی ہے وہ دل پر گذر
دل سے لب پر وہ تجلی ہے عیاں	تب زبان پر راز کا آوے بیاں
اے خدا اوس کو کیا تیری نذر	تو بحق مصطفےٰ مقبول کر
اے خدا میرے سے ہووے کچھ خطا	اب بحق مصطفےٰ تو کر عطا
اہل دل سے عرض کرتا ہے فقیر	میں ہوں عاصی اور نادان و فقیر

بیان معرفت

[illegible] علیہ وسلم نے بتایا ہے ... اصطلاحات اولیا سے ہیں ... راز مخفی ... غافل ہے اصطلاحات ... جابجا ہے ... بطور اختصار ... اسکا کلید معرفت ... طالبان ... اور ابن جاہل ... یاد لاوے [illegible]

باب الف

[illegible] ... جاننا

جاننا اور حق کو ہست اور موجودہ بالذات جاننا ہے اسلام اوس کو بولتے ہیں جو پاوے وجود غیریت کی عینیت حق تعالیٰ کی پانا ہے انسان بصیرت اوس کو بولتے ہیں جو بادشاہ وجود کا ہے انسان کامل اوسکو بولتے ہیں جو عروج اور نزول کے بیچ تمام کیا اثبات خدا کو دیکھنے کو بولتے ہیں امانت اسرار الٰہی اور عشق کو کہتے ہیں اداۓ امانت وہ ہے جو اخلاق نیک پر عمل کرنا اور عطا کرنا ہر صاحب حق کو حق اوس کا موافق خوشتر اوس کے الوہیت اوس کو بولتے ہیں جو تقاضا کرتا ہے فناۓ عالم کو عین بقاۓ عالم میں اور بقاۓ عالم کو عین فناۓ عالم میں ارادت وہ ہے جو تجلی ہے واسطے ایجاد معدوم کے اعیان ثابت اوسکو بولتے ہیں جو صورتاں اسماء حق کی ہیں اور ثابت بیچ حضرت علم کے ہوئے ہیں اور ان کی تعینات کی نسبتاں ثابت ہوئے ہیں ساتھ اسماء رب کے احسان وہ ہے جو تحقیق کرنا عبودیت کا ہے ساتھ حضرت ربوبیت کے اسم وہ ہے جو دلالت کرے ساتھ اعتبار صفت کے اسماء ذاتی اوسکو بولتے ہیں جو موقوف نہ ہوئے یافت اوس کا اوپر غیر کے جیسا کہ حیٌّ واجبٌ اسماء صفاتی وہ ہے جو یافت اوس کا موقوف ہووے اوپر ذات غیر کے جیسا کہ علیمٌ قدیرٌ اسماء افعالی وہ ہے جو موقوف ہووے یافت اُسکا اوپر وجود غیر کے جیسا کہ خالقٌ اور رزاقٌ اسم اعظم وہ ہے جو جامع

دوئی سے تفرید وہ ہے جو غیر حق کو نظر سے دور کرنا اور حق سے حق
کو دیکھنا ہے تصفیہ وہ ہے جو غیر حق کو جائے دل میں نہ دینا۔
تزکیہ وہ ہے جو پاک کرنا ہے نفس کو عیبوں سے نفس کے تعین وہ
ہے جو نسبت اوس کے بیچ حضرت علم کے مقابلہ میں اسم کے ثابت
ہوتی ہے وہ نسبت عقلی اور عدمی ہے اور محل ظہور وجود کا ہے تشبیہ
وہ ہے جو ظہور اسم کا ہے ساتھ اعتبار تمثل اور تجلی کے صورتوں میں
اعیان کے موافق تقاضی صفات کے تنزیہ وہ ہے جو الطاف اسم باطن
کی ہے اور مجرد ہے ظہور کے ساتھ اعتبار کنہ ذات کے تفرقہ وہ ہے
جو دیکھنا کثرت خلق کو اور نا دیکھنا حق کو توجہ وہ ہے جو اپنے کو عدم
جاننا اور حق کو موجود جاننا تنزل وہ ہے جو مراتب ظہور نفس رحمانی کا ہے
تسلیم وہ ہے جو نفس کو اپنے ساتھ حق کے سونپنا ہے تفکر وہ ہے جو توجہ
بصیرت کا ہے اور صورت سے طرف معنی کی توبہ وہ ہے جو ہستی اپنی اور خودی
سے منہ پھرانا ہے توکل وہ ہے جو غیر کو نظر میں نہ رکھنا ہے۔

باب الجیم

جمع وہ ہے جو دیکھنا حق کو بیچ کثرت خلق کے یعنے از روئے وجود کے
تمام کو ایک دیکھنا ہے جمع مع الفراق وہ ہے جو دیکھنا حق کو بیچ کثرت

بولتے ہیں خلق وہ ہے جو علم اور وفا اور سخاوت اور حلم اور تواضع اور عدل و قناعت اور صبر و شکر اعتدال میں حاصل کرنے کو بولتے ہیں جو عینیت اور غیریت میں تمیز رکھنے کو بولتے ہیں۔

بابُ الدّال

دل نور ایک ہے افعالی روح انسانی کا ہے جو اللہ تعالیٰ اوسکو قالب میں آدم کے نفخ فرمایا ہے وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ مراد اس سے ہے وہ بصورت عالم ظہور کیا ہے اور اوس کو روحِ حیوانی کہتے ہیں دل درمیانی روح انسانی کے اور نفس کے ہے دل لطیفہ جامع اسرار ملک اور ملکوت کا ہے دوزخ نفس امارہ کو بولتے ہیں دوزخ جو غضب الٰہی سے پیدا ہوا ہے اور جائے ظہور قہر الٰہی کا ہے۔

بابُ الذّال

ذوق وہ ہے جو شہود حق کا ہووے ساتھ حق کے عین جمع میں ذات اوسکو بولتے ہیں جو نسبت لگے طرف اوس کے اسماء اور صفات کی ذات واجب وہ ہے جو وجود مطلق ہے اور ہستی محض ہے اوس کو بملاحظہ علم کے تعین اول بھی بولتے ہیں ذات عبد عدم امکانی کو بولتے ہیں ذو العین وہ ہے جو حق کو ظاہر اور خلق کو باطن پاوے ذو العقل وہ ہے جو خلق کو ظاہر

باب الشین

اور کیفیت ظہور کو اوس کا کہتے ہیں

سجود وہ ہے جو فنا عبد کا ہے بیچ شہود حق کے سر ربوبیت وہ ہے
جو ظہور رب کا ہے صورتوں میں اعیان کے اور اعیان موجود ہیں ساتھ
وجود حقیقی رب کے سالک وہ ہے جو توجہ دل رکھنے ہارا ہے طرف
اللہ کے جو وہ متوسط ہے درمیانی بندی اور منتہی کے جب تک کہ
سیر میں ہے سالک مجذوب وہ ہے جو ہستی اور صفات اور افعال
کو جمیع موجودات کی ہستی اور صفات اور افعال حق دیکھے سالک فانی
وہ ہے جو ذات سالک کی جیسا کہ عادم معدوم تھی ویسا ہووے اور
سوائے ہستی حق کے کچھ نا رہے سیر او ہے جو توجہ دل کا ہے طرف حق
کے سیر الی اللہ وہ ہے جو منزلوں کے نفس کو پہونچتا ہے نہایت مقدس
دل کے جو مبدا تجلیات کا ہے سیر فی اللہ وہ ہے جو متصف ہونا سالک کا
صفات حق سے جو یہ مقام روح کا ہے سیر باللہ وہ ہے جو سالک ترقی
پاتا ہے ساتھ جمیع احدیت کے جو یہ مقام ولایت کا ہے سیر عین اللہ
وہ ہے جو مقام بقا ہے بعد فنا کے سر قدر وہ ہے جو اختلاف استعداد
اعیان کا ہے ازل میں سکر وہ ہے جو ابتدا میں حیرت ہے اور انتہا میں
غلبہ فنا کا ہے سیر وطیرہ وہ ہے جو سالک نقل کرے ایک حال سے طرف
ایک حال کے یا ایک فعل سے طرف ایک فعل کے یا ایک تجلی سے طرف
ایک تجلی کے یا ایک مقام سے طرف ایک مقام کے سر اسم کو بولتے ہیں

باب الظاء

باب الصّاد

صورت الرحمن مسمیٰ اللہ ہے جو جامع اسماء اور صفات کا ہے جو آدم
مظہر اوس کا ہے صورت حق محمدؐ کو بولتے ہیں صورۃ آلہ انسان کامل
کو بولتے ہیں صورۃ علمیہ وہ ہے جو صورتاں اپنے حق کے بیچ حضرت
علم کے ثابت ہوئے ہیں یعنے ہر صورت محل ظہور وجود کا ہے جو وہ تعین
ہے اور نسبت عدمی ہے مقابلہ میں ہر اسم کے باعتبار خصوصیت کے
حضرت علم میں قرار پاتی ہے صورت ایک جوہر ہے اوترنے والا ہیولے
میں یعنے تجلی رحمانی صورت بالقوہ کو فعل میں لاتے ہیں یعنے اس صورت
سے اپنے کو نمود کرتی ہے صحو وہ ہے جو بعد محو کے ذوق احدیت
جمع کا ہے ساتھ فرق کے صوفی ابن الوقت وہ ہے جو فکر ماضی
اور مستقبل کی نارکھے وقت حاضر پر دل رکھے صوفی ابوالوقت وہ
ہے جو بیچ ہر تجلی کے مشاہدہ ذات کا کرتا ہے وقت تابع اوس کے
ہوتا ہے صفائی وہ ہے جو شہود حق کا ہووے بغیر خلق کے صبر وہ
ہے جو خدا کے طلب میں اور محنت میں ثابت رہنا ہے۔

باب الطاء

باب العین

تجلی فرماتا ہے اور اس کو ہدایت دیتا ہے وہ مظہر عالم کے تئیں ہدایت
کرتا ہے عین الحیات روح ہے عین اللہ اور عین العالم انسانِ کامل ہے
عینیت وہ ہے جو اسم ظاہر کے ظہور میں اور اسم باطن کی نسبت میں
اعتبار ہستی کا اور وجود کا ہے یعنی سوائے تعینات کے وجود ظلی اور
اصلی ایک ہے علم الیقین وہ ہے جو دل قرار لیوے علم ذوقی سے اور ہرگز
رواں نہ پائے عین الیقین وہ ہے جو کچھ کہ علم الیقین سے حاصل ہوا ہے شہود ہووے
عشق وہ ہے جو امر معنوی ہے پردے میں صورت کے اور جذبہ معشوق کا ہے

بابُ الغین

غیب اول تجلی اولی ہے اور تعین اول کو بولتے ہیں غیب مطلق وہ غیب
ہویت ہے سر ذات کنہ ذات کو بولتے ہیں غوث قطب کو بولتے ہیں
غیریت تعین کو بولتے ہیں جو وہ نسبت عدمی ہے مقابلہ میں اسم با مسمیٰ
کے یعنے درمیان عابد اور معبودیت کے غیریت تعین کی ہے نہ غیریت وجود
کی ہے غرق وہ ہے مستغرق رہے سالک مشاہدے میں ذات کے

بابُ الفاء

فصل الوصل وہ ہے جو عروج سالک کا ہے بعد نزول کہ فیض اقدس

باب الکاف

قرب وہ ہے جو ساتھ اعتبار علم کے یافت معیت حق کی حاصل ہوتی ہے
قال صحیح وہ ہے جو نسبت کہ ثابت ہے درمیانی خدا اور رسول خدا کے اور
بندے کے وہ جو علم نسبت ہے اوس کو توحید وجود علمی بولتے ہیں جو اوس سے
ثابت ہوتی ہے نسبت عینیت اور غیریت کی قال وہ ہے جو بیان مکشوفات
کا ہے جو صاحب مقام کو حکم اس بیان کا ہوتا ہے قضا وہ ہے جو ایجاد کرنا
احکام کا موافق قدر کے جو استعداد کا طالب ہے اس احکام کا قدر وہ ہے جو
مقدر کرتا ہے ہر چیز موافق مرتبہ اوس چیز کے قلم وہ ہے اول کو بولتے ہیں
جو وہ فرشتہ ہے قلب ظل روح کا ہے اور روح ظل الوہیت کا ہے
یعنے احدیت کا ایک آواز پر تو روح ہے روح کا عکس اور پرتو قلب ہے
قلب کا عکس اور پرتو جسم ہے قلب جوہر نورانی مجرد ہے مادے سے
اور مدت سے اور درمیانی روح انسانی کے اور نفس کے لئے اور اس جوہر
کے سبب سے انسان ہوا ہے حکما اوس کو نفس ناطقہ بولتے ہیں اور درمیانی
قلب اور روح سے فرق نہیں کرتے ہیں اور روح جاری کو مرکب اوس کا
جانتے ہیں اور اوس کو درمیانی نفس ناطقہ اور بدن سے قرار دیتے ہیں قطب
وہ ہے جو منظور نظر حق کا ہووے اور ہر زمانہ میں اوپر قلب اسرافیل علیہ السلام
کے رہنے قطب الاقطاب وہ ہے جو مظہر باطن نبوت محمدی کا ہے قدعرف وہ ہے
جو سوائے تعینات کے وجود سے سوحق ہے جاننا قناعت وہ ہے جو خدا کو

باب المیم

معرفت وہ ہے جو احاطت اور معیت اور قربیت ذات کی بوجھنا ہے
محاسبہ وہ ہے جو تحقیق توحید کا ہے مقام احدیت میں ساتھ فرق وجمع کے
موجودیت عالم وہ ہے جو سبب ارتباط ممکنات کا ہے ساتھ حق کے جیساکہ
آپ کو شمس بولتے ہیں اس واسطے جو مقابل شمس کے ہوا ہے اور تاثیر اس کا
قبول کیا ہے مشیت وہ ہے جو تجلیات ذاتی ہے واسطے ایجاد معدوم کے یا
نابود کرنے موجودیت عالم کے محقق وہ ہے جو محجوب نا ہے ساتھ حق کے اور ساتھ
خلق کے حق سے موت وہ ہے جو روح حیوانی بدن سے خارج ہو کر بیچ بدن
مثالی کے رہتی ہے من عرف روح کی پہچانت ہے یعنی عدم آئینہ ہے
اور عکس شخص خارج کا اوسمیں ہے شخص جیسا عکس ویسا ہے اور آئینہ آئینہ اور
عکس عکس ہے محجوب وہ ہے جو خلق کو دیکھے اور حق کو بھی خلق دیکھے مصطلح
روح ہے محو وہ ہے جو فنا جو اضافی عبد کا ہے ذات حق میں ممکن الوجود
وہ ہے جو عضو میں واجب کے اعضا ممکن کے نا ہووے تو حس و حرکت واجب
کو یعنی بدن عنصری کو نابود ہووے ممکن کو جسم لطیف اور روح حیوانی
اور قلب مقید اور مثال و خیال بولتے ہیں ممتنع الوجود وہ ہے جو جسم ایک
شکل و صورت سے منع کیا گیا ہے یہ وجود روح کا ہے اس وجود کو لطیفہ
انسانیہ اور روح مقید اور نفس ناطقہ اور ظلمات بولتے ہیں مجذوب

صورتوں کے کپڑا کی ... اسماء الٰہی جو تحت میں اسم رحمان کے داخل ہے اور اس سے دو عالم کا ظہور ہوا ہے یعنی اعیان اول سے ظاہر میں عیان آتے ہیں اور باطن میں جاتے ہیں نفس جو اصطلاح میں اطبا کی روح بخار لطیف ہے جو اخلاط صالحہ سے پیدا ہوتا ہے دل مضغہ میں اور منتشر ہوتا ہے تمام بدن میں سراپا وہ ایک بدن بخار کا ہوتا ہے دوسری بدن کی اوسے صوفیہ اور اہل صورت اسکو نفس کہتے ہیں وہ وقت موت کے معدوم ہوتا ہے اور درمیانی دل کے اور تن کے ہے نفس امارہ وہ ہے جو بدن کے تئیں لذتوں میں دنیا کے گناہ میں ڈالے نفس لوامہ وہ ہے جو بدن کو گناہ میں ڈالے اور شرمندہ ہوکر توبہ کرے نفس مطمئنہ وہ ہے جو طمانیت اپنی رب ...

جونئں آدمی کا اول طبیعت مطلق تھا بعد جسم مطلق ہوا بعد اوس سے خاک ہوا اور خاک نبات ہوئی اور نبات غذا حیوان کا ہوا اور حیوان غذا انسان کا ہوا اور غذا نطفہ ہوا اور نطفہ علقہ ہوا اور علقہ مضغہ ہوا اور مضغہ عروق عظام اور گوشت ہوا بعد پیدا ہوا بعد طفل ہوا اور جوان ہوا اور کہل ہوا اور شیخ ہوا اور مرگیا اور بعث ہوا مبداء اترنے آنے کو بولتے ہیں - معاد جیسا اترتا آتا ہے ویسا چڑھتے جانے کو بولتے ہیں -

باب النون

نبوت تعریف وہ ہے جو خبر دینا عالم کے تئیں معرفت ذات کی اور اسماء اور صفات کی نبوت تشریع وہ ہے جو پہچانا احکام کا اور ادب دینا اور سیاست کے تئیں قائم کرنا ہے نبی وہ ہے جو خدا کے احکام اوپر طریق بصیرت کے عالم کو پہنچایا کرے اور عالم کو خدا سے ملانے والا نفس رحمانی جو وجود اضافی ہے جو حقیقت میں ایک ہے اور زیادہ نظر آتی ہے سبب سے اعیان کے اور احکام اعیان کے اور جیسا کہ دم انسان کا ایک ہے مختلف ہوتا ہے ساتھ حرفوں کے بیچ مخارج کے اور ہوائے گرم کو باطن سے طرف ظاہر کے لاتا ہے اور ہوائے سرد کو ظاہر سے طرف باطن کے لیجاتا ہے یعنی دم واسطے ترویح دل کے آتا جاتا ہے اسی طرح نفس رحمانی جو تجلی واحد ہے اختلاف

باب الواؤ

وصل وہ ہے جو فنا عبد کا ہے اوصاف سے اپنے بیچ اوصاف حق کے
وصال وہ ہے جو دوئی کے خیال کو دور کرنا وصل الفصل وہ ہے جو ظہور
وحدت کا کثرت میں دیکھنا ہے واردات وہ ہے جو کچھ کہ وارد ہوتا ہے
دل پر عالم معانی سے بغیر عمل کے واقعہ وہ ہے جو کچھ کہ نازل ہووے
دل میں عالم غیب سے وجود ہستی وہ ہے جو وہ مفہوم یافت کا ہے وجود حق
وہ ہے جو اول وجود اور آخر بھی وجود ہے اور ذات سے اپنی موجود
ہے جیسا کہ نور شمس کا ذات سے اپنی روشن ہے وجود ارواح وہ ہے جو ایک
جانب وجود اور ایک جانب عدم رکھے ہے اور وہ وجود زائد بر ذات ہوئے
جیسا کہ نور شمس کا زائد ہے اوپر جرم شمس کے وجود اجسام وہ ہے جو
دو جانب وجود اس کے عدم ہووے اور وجود غیر سے ہووے جیسا کہ روئے
روئے روشن ہے مقابلہ میں شمس کے واجب الوجود وہ ہے جو واسطے تصرف
کے اور ظہور صفات اور افعال روح انسانی اور جسم عنصری کے لازم
ہے واحد الوجود وہ ہے جو ایک نور لطیف ہے اور جانتا ہے جو واجب
اور ممکن اور ممتنع اور عارف اور شاہد میرے مظاہر ہیں جو کچھ کہ ہے
سو میں ہوں دوسرا نہیں ہے وحدۃ الوجود وہ ہے جو مضمحل ہونا انانیت
عبد کا ہے نزدیک ظہور تجلی نور کے جیسا کہ مضمحل ہونا نور کواکب کا ہے

اور گونگا ہے اور بہرا ہے اور اندھا ہے
اور جاہل ہے اور بوڑھا ہے اور عاجز ہے اور مضطر
دیکھا تو جو بے بخش ہے اور مردہ ہے
پھر اوس کے گوشت کا لباس پہنا کر
علقہ کیا بعد مضغہ کیا بعد استخوان
زیادہ اور اوس نطفہ کو جسم میں لا کر
نسبتی ذاتی کو جو صورت نطفہ کی
واسطے ظہور اسما اور صفات کے اس
اور یہ سوا اللہ ہے اللہ تعالیٰ نے
۹۰ معلوم کرنا ہے جو نیس سو خود نہیں ہے

جب حق تعالیٰ اوس پر رحم کی نظر
فرما کر روح حیوانی جو پرتو روح
انسانی کا ہے اوس میں داخل
کیا اور اس عالم میں اوس کو لایا تو
قوائے حسی اور نفسانی اور حیوانی
پرتو سے روح انسانی کے بدن میں
ظہور پایا جب وہ مردہ زندہ
ہوا اور جاہل عالم ہوا اور عاجز
قدرت پایا اور مضطر مختار ہوا

نور میں غرق ہونا خودی کو گم کرنا ہے

نظم

یہ رسالہ بسکہ عالی شان ہے	یہ رسالہ معرفت کی جان ہے
یہ رسالہ ہوگیا ہے اب تمام	سُن کلید معرفت ہے اس کا نام
ہے لکھا اس کو ضرورت سے حیات	مصطفیٰؐ پر ہوں درود اور صلوٰۃ

تمام شد کلید معرفت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ظاہر ہووے جو ہر ایک کو فرض ہے یہ تین حال پر ایمان لانا جو حقیقت میں کلمۂ توحید پڑھتا ہے اور مومن برحق ہوتا ہے جو کوئی یہ تین حالت پر ایمان نہیں لاتا ہے اور زبان سے کلمہ پڑھتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا ہے جو کوئی یہ تین حالت سے واقف ہوتا ہے وہ ولی خدا کا ہوتا ہے

حال اول یہ ہے

المعرفت

اسماعت پایا اور اندھا
اور یہ سب کلام میں آیا
بینائی پایا اور اوس سے سن
حق تعالیٰ جانتیں ہیں دیکھ
رو آ کیا اور جانے اور ایسے
بعد اپنے کو جانے اور اس
پہچانے یعنی اپنے کا بدن
بدن میں روح حیوانی زندہ ہے
شناسا ہے تب وہ اس بدن میں
اس آنکھ میں وہ آنکھ ہے اس کان میں وہ
وہ دیکھتا ہے اس کان سے سنتا ہے تب بات
کان ہے جو سنتا ہے اس ہاتھ میں وہ ہاتھ
ہے جو بولتا ہے اس ناک میں وہ
وہ پاؤں ہے جو چلتا ہے اس بدن میں وہ
اس بدن ہے وہ جو یعنی علم اور شعور
حیوان میں پایا ہے بعد نہایت تب انوار
ہے انسان ہوا ہے اس واسطے

مظہر ذات اور صفات حق کا انسان ہے اور مظہر صفات حق کا روح ہے اور مظہر روح کا دل ہے اور مظہر دل کا جسم ہے اور مظہر جسم کا سایہ ہے یعنی سایہ کو حرکت جسم سے ہے اور جسم کو حرکت دل سے ہے اور دل کو حرکت روح سے ہے روح کو حرکت حق سے ہے یعنی انسان مظہر اللہ کا ہے روح مظہر حی کا دل مظہر علیم کا نفس مظہر مرید کا جسم مظہر قدیر کا چشم مظہر بصیر کا گوش مظہر سمیع کا اور زبان مظہر کلیم کا ہے اسی طرح ہر اعضا اور حرکت مخلوق خدا کا ہے اور مظہر ایک ایک اسم کا ہے بوجھنا اور شکر و احسان اللہ کا بجالانا اور ذلت اور خواری اپنی نظر میں رکھنا اور تمام چیزاں اپنے میں عاریت ہیں جاننا اس واسطے حق تعالیٰ امتحان کرنے کے لئے پیغمبر کو روانہ کیا ہے اور قرآن شریف دیا ہے اور موت اوس پر بھیجا ہے اور اس کو اول کے ممر کے بناتا ہے تا بندگان جانیں جو خالق اپنا وحدہٗ لاشریک ہے اور لطیف ہے اور قادر اور حی ہے اور قیوم ہے سب کمال و نکو ہیں اور تمام نقصان ہم کو ہے پھر حق تعالیٰ اس مردہ کو زندہ کرتا ہے اور حشر میں لاتا ہے اور شاہدی سے اوس دو گواہ کے حساب اوس سے لیتا ہے یہ جیسا کیا ویسا پاتا ہے

حال دوسرا یہ ہے

حال تیسرا یہ ہے

اس نہج پر بوجھنا ہے

تمام شد باب المغفرت

مصطفےٰ پر ہر سوں درود اور سلام
جان باب المغفرت ہے اس کا نام
یاد اس کو جو رکھا پایا نجات
اس عقائد کو لکھا سید بیات

نظم

دیدار خدا سے تعالیٰ ہے
کا ہوا اوس کو جنت ہے اور
حالت سے واقف ہوا وہ ولی خدا
ہے واقف ہونا جو کوئی کہ یہ تین
تابع ظہور دوسرے نام کا ہوتا

شروع دستور الایمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

دستور الایمان

پاتے ہیں نافعؔ کا ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ نقصان پاتے ہیں ضارؔ
کا ظہور ہے جاننا اور عالم سے جو کچھ کہ بول و براز دفع ہوا ہے دافعؔ کا ظہور
ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ دھوتے اور وضو اور غسل کرتے ہیں طاہرؔ کا
ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ جیتے ہیں محییؔ کا ظہور ہے جاننا اور عالم
جو کچھ کہ مرتے ہیں ممیتؔ کا ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ علم حاصل کرتے
ہیں علیمؔ کا ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ چاہتے ہیں مریدؔ کا ظہور ہے
جاننا اور عالم جو کچھ کہ کرتے ہیں اور چلتے ہیں قدیرؔ کا ظہور ہے جاننا اور
عالم جو کچھ کہ سنتے ہیں سمیعؔ کا ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ کہتے ہیں
کلیمؔ کا ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ دیکھتے ہیں بصیرؔ کا ظہور ہے
جاننا اور عالم جو کچھ لباس پہنتے ہیں ستارؔ کا ظہور ہے جاننا اور عالم
جو کچھ کہ کھاتے ہیں اور کھلاتے ہیں رازقؔ کا ظہور ہے جاننا اور عالم
جو کچھ کہ ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں خالقؔ کا ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ
کہ دیتے ہیں معطیؔ کا ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ لیتے ہیں قابضؔ
کا ظہور ہے جاننا اور عالم جو کچھ کہ راحت پاتے ہیں باسطؔ کا ظہور ہے
جاننا اور عالم میں جو کچھ کہ صنائع ہیں صانعؔ کا ظہور ہے جاننا اور آسمان
کو بدیعؔ کا ظہور ہے جاننا اور زمین کو عدلؔ کا ظہور ہے جاننا اے
عزیز اس نہج پر ہر چیز ایک ایک نام کا ظہور رکھتی ہے اور ظہور ایک نام کا

چھٹواں یہ ہے کہ جو کوئی مسلمان ہوتا ہے آخرت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم شفاعت کرنے والے اوس کے ہوتے ہیں ساتواں یہ ہے کہ جو شان پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نازل ہوا ہے برحق یہ ہے آٹھواں یہ ہے جو صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم امر اور نہی فرماتے ہیں طرف سے خدا کے ہے نواں یہ ہے کہ دوست خالص رسول کے ہونا اور دوست کو ان کے دوست رکھنا ہے دسواں یہ ہے کہ جو کوئی کہ مسلمان ہوکر مسلمانی سے انکار کیا تو اس پر لعنت خدا کی اور غضب خدا کا ہوتا ہے گیارھواں یہ ہے کہ جو بعد از اسلام لانے کے ہمیشہ امید میں اور خوف میں رہنا ہے اور اخلاق نیک حاصل کرنا ہے ۔ بارھواں یہ ہے کہ جو کچھ خلاف رضا خدا کے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کاماں ہوئے ہیں اوس سے باز آکر دل میں شرمندگی رکھنا اے عزیز جب یہ باتاں دل میں ثابت ہوئے ہیں اور یقین ہوئے تب واسطے رضائے خدائے تعالیٰ عزوجل کے کلمہ پڑھنا

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

معنے کلمہ کے یہ ہیں برحق عبادت کا لینا اللہ کو سزاوار ہے وہ ایک ہے اوسکو شریک نہیں محمد بندے اوس کے اور رسول اوس کے برحق ہیں

فصل

فراموش کیا نماز اوس کی درست نہیں ہوتی ہے اول یہ بات جاننا جو نماز
کرنا واسطے رضائے خدا کے ہے دوسرے یہ بات جاننا جو اللہ حاضر ہے
میرے ساتھ ہے مجھے دیکھتا ہے اور میرے دل کی نیت پر نظر کرتا ہے
تیسرا یہ ہے جو نماز کرنا ہستی پر خدا کے اقرار کرنا ہے اور غیر حق کو نابود
جاننا ہے اور چاروان یہ ہے جو نماز کرنے والے کو اللہ قربت دیتا ہے
پانچوان یہ ہے جیسا کہ غلام تقصیر مند آگے صاحب کے اپنی
عاجزی اور قصور بتاتا ہے ویسا بتاتا ہے چھٹوان یہ ہے جو آگے
صاحب کے سر زمین پر رکھنا اپنے گناہوں کی بخشایش کا سبب ہے
اور وسیلہ نجات کا ہے اے عزیز بیان نماز کا یہ ہے فرض اور واجب
فرمان خدا کا ہے سنت اور مستحب فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم کا ہے بنائے مسلمانی کے پانچ فرض ہیں۔ کلمہ پڑھنا نماز کرنا
روزہ رکھنا، زکوٰۃ، حج کرنا وضو واسطے واسطے نماز کے فرض ہے وضو میں چار
فرض ہیں منہ دھونا ہاتھ کہنیوں تک دھونا اور پاؤ سر کا مسح کرنا اور
پاؤں ٹخنے تک دھونا اے عزیز غسل میں تین فرض ہیں غرغرہ کرنا ناک
میں پانی لینا تمام بدن کو تر کرنا ہے اے عزیز نماز میں فجر کی اول دو رکعت
سنت کے بعد دو رکعت فرض ہے ظہر میں چار رکعت ہے بعد چار رکعت
فرض بعد دو رکعت سنت ہے عصر میں چار رکعت فرض ہے مغرب میں اول

ت سے تو التحیات عبدہٗ و رسولہٗ تک پڑھ کر کھڑے رہنا ایک ایک بار
حمد ہر رکعت میں پڑھ کر موافق دستور کے باقی رکعتاں ادا کرکے بیٹھنا
را التحیات پڑھ کر سلام دینا اگر تابع امام کے ہے تو جب امام سَمِعَ اللّٰہُ
نْ حَمِدَہٗ کہے تو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ بولنا اور قعدے میں التحیات
ڑھنا اور تابعداری امام کی کرنا اے عزیز سنت نماز پڑھنے کی ترتیب یہ ہے
دل میں نیت نماز کی لاکر زبان سے بولنا سنت نماز دو رکعت فجر کی
ڑھتا ہوں واسطے خدا کے اللہ اکبر بول کر ہاتھ باندھنا اگر ظہر کی
سنت ہیں تو ظہر کا نام لینا ہے فرض نماز جیسا کہ ادا کرتے ہیں ویسا ادا کرنا
ر فرض نماز میں اور سنت نماز میں فرق نام کا ہے باقی دستور دونوں
ا ایک سا ہے اقامت اور اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ فرض نماز میں رکعت
ندھنے کے پہلے پڑھتے ہیں سنت نماز میں نہیں ہے فرض تین رکعت یا
چار رکعت ہوں تو اول کی دو رکعت میں الحمد اور ایک سورہ پڑھنا
ہے آخری ہر ایک رکعت میں فقط الحمد پڑھنا ہے مگر سنت نماز میں ہر رکعت
میں الحمد اور سورہ پڑھنا ہے اور نفل نماز کا بھی یہی دستور ہے جیسا سنت
نماز کی ترکیب ہے وہی ترتیب تین رکعت وتر کی ہے مگر تیسری
رکعت بسم اللہ الرحمن الرحیم اور الحمد اور ایک سورہ پڑھ کر
للہ اکبر بول کر دونوں ہاتھ کانوں تک اوٹھا کر باندھنا اور

ہُوا یہ رسالہ یہاں سے تمام لکھا ہے ضرورت سے اسکو حیات	کہ دستور الایمان ہے اس کا نام ہو ہر دم نبیؐ پر درود اور صلوٰۃ

تمام شُد کتاب دستور الایمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد حمد خُدا کے اور نعت محمد مصطفیٰؐ کے ظاہر ہووے جو کلمہ ہیں دو بات ہیں ایک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے دوسرا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے جو کوئی کہ لا الٰہ الا اللہ ہزار پڑھے محمدؐ رسول اللہ صدق دل سے نا پڑھے وہ کافر ہے اس واسطے ہر ایک پر فرض ہے جو ان باتوں کو دل میں ثابت کرنا اور برحق جاننا جو حقیقت میں صدق دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہے وہ مومن برحق ہوتا ہے جو کوئی کہ ان باتوں کو برحق نہیں جانتا وہ کافر ہے اگرچہ کلمہ زبان سے پڑھتا ہے اے عزیز یہ باتاں اختصار سے تین بیان پر ہیں اوّل بیان جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرزند عبداللہ کے وہ فرزند عبدالمطلب کے وہ فرزند ہاشم کے وہ فرزند عبد مناف کے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہاشمی قریشی ہیں مکّے میں جس روز پیدا ہوئے

بتاں ابرہہ کے سر نگوں ہوئے اور حضرت کے پیدا ہونے کے آگے دو روز غیب سے یہ آواز بلند آتا تھا جو محمد پیغمبر آخر الزماں پیدا ہوتا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں کا نام بی بی آمنہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مدور تھی اور گندم رنگ تھا چہرہ سرخ و سفید تھا کشادہ پیشانی تھی اور ناک بلند تھی اور دونوں آنکھ [illegible] سر [illegible] اور بلند گردن تھے اور داڑھی گرد تھی بال اون کے سیاہ تھے اور دونوں ہاتھ دراز تھے اور انگشتاں باریک تھیں اور سینہ کشادہ تھا اور ایک خط روشن سینہ سے ناف تک تھا قد میانہ تھا اور کمر نازک تھی تمام اعضا

دستور الایمان

سر سے پاؤں تک اعتدال میں تھے شکم اور سینہ برابر تھا اور درمیان دونوں بازو نشان نبوت کا تھا یعنی قدرت سے کلمہ لکھا ہوا تھا اور [illegible] لباس نعلین پہنتے تھے اور [illegible] زبان عربی تھی حضرت محمد [illegible]

[illegible]

بدن پر کبھی اور مچھر وغیرہ نہیں بیٹھتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب
گھر سے باہر جاتے تو ابر سر پر اون کے سایہ کرتا تھا اور آں حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جس راہ سے گزرتے تھے تین روز تک
اوس راہ میں مشک وعنبر کی بُو رہتی اور راہ کے تمام شجر اور کنکر اور پتھر
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کہتے السلام علیک یا
رسول اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر جس بُت پر پڑتی وہ
بُت اُن کے آگے سر زمین پر رکھتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے جمال مُبارک پر جو کوئی نظر کرتا بے اختیار زبان سے اوسکے اللہ اکبر
ظاہر ہوتا تھا اور آنحضرت صلعم جب بات کرتے تھے تو بہرا ماں کے پیٹ کا
صاف سماعت کرتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فرماتے مَیں تمہارے
سریکا بندہ خُدا کا اور رسول خُدا کا ہوں آنحضرت صلعم سے اخلاق تمام
پیغمبروں کے ظاہر تھے اور آنحضرت صلعم سے تمام عمر خلاف رضا کے کوئی
کام نہیں ہُوا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام عمر اچھا نہیں کھائے
اور اچھا نہیں پہنے اور آرام سے نہیں سوئے اور رضا میں خُدا کے
جان اپنی دیئے ہیں تیسرا بیان یہ ہے جو نبوّت آدم کی اور نوح کی اور
ابراہیم کی اور موسیٰؑ کی اور عیسیٰؑ کی اور معجزے اون کے خبر متواتر سے
جیسا معلوم ہُوئے ہیں ایعزیز ہر ایک نبی کو اللہ تعالی ایک یا دو معجزے

نظم

یہ رسالہ مسمّیٰ زاد الایمان ہے جو ایمان سے متعلق ہے بضرورت لکھا ہے جو اس کا نام ... اسکو جاننا ضروری ہے درود اور صلوٰۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفیٰ کے ظاہر ہووے کہ جو ہم ہر ایک پر فرض ہے اصول ایمان پر عمل کرنا اور کفر و شرک سے دور رہنا جو کوئی کہ اصول ایمان پر عمل نہیں کیا اور کفر و شرک سے دور نہیں رہا اگرچہ کلمہ ہزار بار پڑھے مومن نہیں ہوتا ہے اس واسطے بطور اختصار کے اصول ہر ایک کا بیان کرتا ہوں جب ہر ایک مومن اوس پر عمل کرکر توحید خدا کی اور تصدیق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل کریں اور مومن

اصول الایمان

برحق اور دوست خالص خدا کے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوجاویں أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ایمان وہ ہے جو اقرار زبان سے کرنا جو اللہ تعالیٰ ... اور دل میں حق جاننا ...

اگر جھوٹ اوس کو نا ادا کرادے تو جھوٹ نبی خدا کا ہوتا ہے اور اللہ کا ارادہ
علم کی خرابی کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سب سے پاک ہے دلیل تیسری یہ ہے جو
محمد تیویس ۲۳ برس تک عالم کو ایمان سے مشرف فرمائے اور اوس وقت
سے جو آج تک ایک ہزار تین سو ستر برس ہوئے کوئی ایک اونکی پیغمبری میں
شک نہیں لایا اور رد کرنے میں جرأت نہیں کیا ہے دلیل دوسری یہ ہے
جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر برحق ہیں اسواسطے اون کی اُمتاں میں غوث اور
قطب ولی ہوتے ہیں دلیل دوسری یہ ہے جو محمد صلعم پیغمبر برحق ہیں اس
واسطے عمدہ بادشاہاں ہزاروں سے اور عقلمنداں لاکھوں سے آجتک ہوئے ہیں
کوئی ایک شک اور اندیشہ اونکی پیغمبری میں نہیں لایا ہے دوسری دلیل یہ ہے
جو جناب سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مُردوں کو زندہ کئے خدا
کے حکم سے اور کور مادر زاد کو بینا کئے خدا کے حکم سے اور لُنج کو ہاتھ اور
پاؤں بخشے خدا کے حکم سے بانجھ کو اولاد دیئے خدا کے حکم سے جب محمدؐ
پیغمبر برحق ہیں اس واسطے اُن کی اُمّت سے ایسی ایسی کرامتیں ظاہر ہوتی
ہیں دلیل دوسری یہ ہے کہ عین القضاۃ اور حمید الدین مردہ کو زندہ کئے
ہیں جب محمد صلعم پیغمبر برحق ہیں اسواسطے اُمتاں اُونکی ایسی کرامتوں سے مشرف
ہوئے ہیں دلیل دوسری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو حق و باطل کی پہچانت
دیتا ہے وہ دین محمدیؐ اختیار کرتا ہے اور اُوس دین پر ثابت رہتا ہے

ایسا ہے اوسکو شک نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے برحق ... اور رسول ... اصول ایمان ...

حقوق